﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 23 | جمعۃ المبارک 21 اکتوبر 2016ء | 19 محرم 1438 ہجری قمری ❁ 21 اخاء 1395 ہجری شمسی | شمارہ 43

آنکھوں کی عبادت

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا:
اپنی آنکھوں سے بھی عبادت میں حصہ لیا کرو۔ صحابہ نے پوچھا یہ کیسے ہو؟ تو آپؐ نے فرمایا: آنکھوں سے قرآن کو دیکھنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائبات کو سمجھنا۔ (العظمۃ جلد 1 صفحہ 226 حدیث نمبر 12)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

تم جان لو کہ افتراء کی عمر تھوڑی ہوتی ہے اور مفتری اپنی عمر کے آخر پر ذلیل ہوتا ہے۔ مزید برآں مفتری لوگ بے یار و مددگار قوم ہوتے ہیں۔ رَبِّ عَلَّامُ الۡغُیُوۡب ان کی مدد نہیں کرتا اور نہ ہی اللہ ان کے حق میں شہادت دیتا ہے۔

سنّت الٰہی یہی ہے کہ جب مکذّبوں میں سے کوئی کسی صادق کا مقابلہ کرتا اور اس سے برسرِ پیکار ہونے کے لئے کھڑا ہوتا ہے یا مباہلے کی نیت سے اس سے پنجہ آزمائی کرتا ہے تو اللہ اسے ذلّت و رسوائی کے ساتھ زمین پر پٹخ دیتا ہے۔

”اللہ تم پر رحم فرمائے! تم جان لو کہ افتراء کی عمر تھوڑی ہوتی ہے اور مفتری اپنی عمر کے آخر پر ذلیل ہوتا ہے۔ مزید برآں مفتری لوگ بے یار و مددگار قوم ہوتے ہیں۔ رَبِّ عَلَّامُ الۡغُیُوۡب ان کی مدد نہیں کرتا اور نہ ہی اللہ ان کے حق میں شہادت دیتا ہے اور نہ ان کے ترکش میں تیر ہوتے ہیں۔ صرف باتیں ہی ان کا اثاثہ ہوتی ہیں۔ نہ ان کی تائید کی جاتی ہے اور نہ انہیں مقبولوں کی طرح برکت دی جاتی ہے۔ اور سنّت الٰہی یہی ہے کہ جب مکذّبوں میں سے کوئی کسی صادق کا مقابلہ کرتا اور اس سے برسرِ پیکار ہونے کے لئے کھڑا ہوتا ہے یا مباہلے کی نیت سے اس سے پنجہ آزمائی کرتا ہے تو اللہ اسے ذلّت و رسوائی کے ساتھ زمین پر پٹخ دیتا ہے۔ حضرت احدیّت کی سنّت اسی طرح جاری ہے تاکہ وہ سچوں اور جھوٹ گھڑنے والوں کے درمیان فرق کر دے کیونکہ اللہ کی طرف سے جھوٹوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ روح اللہ سے ان کی تائید کی جاتی ہے اور نہ آسمانی نور انہیں حاصل ہوتا ہے اور نہ صلحاء کا مائدہ ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور وہ محض دنیا کے کتّے ہوتے ہیں۔ تو انہیں اس پر جھکے ہوئے پائے گا۔ نیز تو ان کے سینوں کو اس (دنیا) کی طمع سے بھرے ہوئے پائے گا اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دینے والے ہیں اور انجام کار وہ رُسوا کئے جاتے ہیں۔ تب ایک امتیاز کرنے والا وجود پہچانا جائے گا جو ناپاک کو پاکیزہ لوگوں سے الگ کرے گا۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے نزدیک صادق ٹھہرے تو اللہ نے ان کی عنانِ توجہ کو دنیا سے پھیر دیا اور ان کے دلوں کو اپنی طرف جھکا لیا۔ پس انہوں نے اس کی خاطر روزِ سیاہ اور موت احمر (یعنی شہادت کی موت) کو منتخب کر لیا۔ اور اپنا ظاہر و باطن اس کو دے دیا اور اپنی مقدور بھر طاقت سے اس کی جانب دوڑتے چلے آئے اور اپنے مناسکِ عشق ادا کئے اور اپنی محبت کا طواف مکمل کیا۔ یہ لوگ اس دنیا میں اور جزا سزا کے دن رسوا نہیں کئے جائیں گے۔ اور وہ عزت و رفعت کے محلات میں سکونت اختیار کریں گے دشمنوں کے مقابل پر اپنی کوئی لغزش نہیں دیکھیں گے۔ اور اللہ انہیں ہر شکست سے محفوظ رکھے گا اور انہیں معاف کرے گا۔ اور ہر ٹھوکر کے وقت انہیں رفعت دے گا پس وہ محفوظ زندگی بسر کریں گے۔ ان کے اور مفتریوں کے درمیان وہی فرق ہے جو دوپہر کے سورج اور تاریک رات کے درمیان یا عمدہ دودھ اور نہایت ترش سرکے کے درمیان ہوتا ہے۔ دیکھنے والوں کے لئے ان کا نورِ جبیں ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے زنِ دنیا اور اس کی زینت کو خیر باد کہہ دیا اور آخرت کو اختیار کیا اور اس کی سکینت کا مزا چکھا۔ اپنی خواہشات ترک کرنے کے بعد وہ اللہ کے ساتھ تعلق کے نتیجہ میں آرام یافتہ ہوئے اور اللہ کے آستانہ پر گر گئے اور دنیا سے منقطع ہو کر اس کی طرف دوڑ کر آ گئے اور دنیا میں سے موٹے کپڑے اور ردّی سبزی پر قناعت کی، تو اس کے نتیجہ میں اللہ نے ان کی ارواح کو عمدہ غذاؤں کے ساتھ ساتھ چمکدار پوشاکیں عطا کیں۔ اور جو کچھ انہوں نے چھوڑا تھا ان کی طرف دوبارہ لوٹا دیا گیا۔ اللہ اپنے مخلص بندوں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتا ہے۔ اللہ نے ان پر نگاہ ڈالی تو انہیں طیّب و طاہر پایا اور اس نے دیکھا کہ وہ اسے اس کے غیر پر ترجیح دیتے ہیں تو اس نے انہیں اغیار پر ترجیح دی۔ اور اس نے دیکھا کہ وہ اس کے ہیں تو وہ ان کا ہو گیا۔ اور اس نے انہیں انوار کے اترنے کی جگہ بنا دیا۔ اسی طرح اس کی یہی سنّت اوّلین سے آخرین تک جاری ہے۔ اور بہت سے کنوئیں ان کے لئے کھودے جاتے ہیں لیکن اللہ خود اپنے ہاتھوں سے انہیں باہر نکال لیتا ہے۔ اور انہیں مصیبت اس لئے نہیں پہنچتی کہ وہ ہلاک کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ اللہ اس کے ذریعہ اُن کی کرامت دکھائے۔ اور کوئی آفت ان پر اس لئے نازل نہیں ہوتی کہ وہ تباہ کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا اللہ اس کے ذریعہ یہ ثابت کرے کہ یہ تائید یافتہ افراد میں سے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے پیارے (خدا) نے چن لیا ہے۔ اور اللہ کسی قوم کو اس وقت تک رسوا نہیں کرتا جب تک ان مخلصین کے دل ان خبیثوں کی ایذاء سے درد میں مبتلا نہ ہوں۔ مخلوق میں اللہ کی یہی سنّت جاری ہے اور جب وہ اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں تو ان کی (دعا) سنی جاتی ہے۔ اور جب وہ فتح کی دعا کرتے ہیں تو ہر ظالم بخیل نامراد و ناکام ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ کی چادر کے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں۔ تُو انہیں زندہ دیکھتا ہے حالانکہ وہ فنافی اللہ ہیں۔ کیا تو خیال کرتا ہے کہ ایسے لوگ صرف پہلے زمانے میں ہی ہو چکے ہیں اور یہ کہ اللہ آخرین میں ان جیسے لوگ پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ تیری ماں تجھے کھوئے ایسا خیال صریح غلطی ہے۔ اے (بھائی) اللہ تیرا بھلا کرے۔ تُو تمام کائنات کے پروردگار اللہ کی سنتوں سے بہت دور جا پڑا۔ اگر ان (مرسلین) کا وجود نہ ہوتا تو زمین اور اس میں بسنے والوں میں ایک فساد برپا ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ روز جزا تک کے لئے ان کا وجود لازم اور ضروری ہو گیا۔“

....(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 71 تا 75۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 جون 2014ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی کے موقع پر انسان، خاص طور پر وہ لڑکے اور لڑکیاں جن کی شادی ہو رہی ہو بڑے خوش ہوتے ہیں، ان کے خاندان خوش ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقی خوشی اس وقت ہوتی ہے جب ہر لحاظ سے یہ شادیاں، یہ رشتے کامیاب بھی ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کی پریشانیوں اور دکھوں کا درد رکھنے والے ہوں۔

پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ ان شادیوں کو صرف دنیاوی خوشیوں کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ اپنے نفسوں کو ٹٹولو۔ ان میں اگر کوئی ایسی برائی ہے جو تمہارے رشتوں میں دراڑیں پیدا کر سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمارے اعمال کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ دور فرمائے اور یہ رشتے جو قائم ہونے والے ہیں ان میں کسی لغزش کی وجہ سے، ہماری کسی کوتاہی کی وجہ سے، ہماری کسی شامت اعمال کی وجہ سے دراڑیں پیدا نہ ہونے لگ جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اس کو پھر دنیا چاہے جتنا مرضی زور لگا لے اس کو گمراہ نہیں کر سکتی۔ لیکن ہدایت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کچھ باتوں پر عمل کرنا ہو گا۔ ان رشتوں کو نبھانے کے لئے کچھ چیزوں پر عمل کرنا ہوگا۔ اور اس کے لئے سب سے پہلی چیز تقویٰ ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سامنے رکھو۔ اپنے جو نئے رشتے قائم ہونے والے ہیں ان کے جاری رکھنے کے لئے، ان کے حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں ان پر غور کرو، ان پر عمل کرو، ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔ اور یاد رکھو اور یہ نہ سمجھو کہ تم جو کچھ کر رہے ہو تمہیں کوئی دیکھنے والا نہیں۔ بعض لڑکوں کی طرف سے ظلم ہوتے ہیں، بعض لڑکیوں کی طرف سے یا ان کے خاندانوں کی طرف سے زیادتیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نگران ہے وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نہیں چلو گے تو جہاں تمہاری اس زندگی میں، اِس دنیا میں تمہیں مشکلات کا سامنا ہوگا، تمہیں پریشانیوں کا سامنا ہوگا، دکھوں اور تکلیفوں سے تم گزرو گے وہاں اللہ تعالیٰ کی سزا کے بھی مستوجب ٹھہرو گے۔ اس لئے ان رشتوں کو نبھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو ہمیشہ سامنے رکھو اور پھر اگر تقویٰ پر چلتے رہو گے، ہدایات کو سامنے رکھو گے اور یہ ہدایت تمہارے پیش نظر رہے گی کہ تم نے ان رشتوں کو نبھانے کے لئے ہمیشہ سچ بولنا ہے، سچائی پر قائم رہنا ہے، ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپانی۔ اور جب لڑکا اور لڑکی میں یہ اعتماد حاصل ہوتا ہے تو وہی رشتے کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض باتیں اگر چھپائی جائیں تو کبھی رشتے کامیاب نہیں ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کل کو بھی دیکھو۔ اپنی کل کو بھی دیکھو اور اپنی نسلوں کی کل کو بھی دیکھو۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے رشتے صحیح طرح نبھائے جا رہے ہیں کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کر کے تم آئندہ آنے والی جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے آپس کے تعلقات کی وجہ سے تمہارے بچے ایک اچھے ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ جب تمہارے بچے پیدا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے جو بچے پیدا ہو رہے ہیں ان کو تم خلافت کے نظام سے جوڑنے کے لئے ان کی تربیت کر رہے ہو کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تم اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر رہے ہو کہ نہیں جو تمہارے لئے دعائیں کریں اور ان کی دعائیں تمہارے مرنے کے بعد تمہارے کام آئیں۔ پس جتنا آپ اس کو پھیلانا چاہیں ان سے مزید وسیع مضمون نکلتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اگر اس نہج پہ یہ خوشیاں منائی جا رہی ہوں تو پھر ہی وہ ہمیشہ کی کامیابی کی ضمانت بنتی ہیں۔ اگر اس طریق پر یہ خوشیاں نہیں منائی جا رہیں تو یہ عارضی خوشیاں ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جو رشتے طے ہو رہے ہیں ان میں واقفین نَو بھی ہیں، واقفین زندگی بھی ہیں، مربیان بھی ہیں۔ اور مربیان کی سب سے زیادہ بڑی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جہاں اپنے آپ کو نمونہ بنائیں، دوسرے ان سے ہدایت حاصل کرنے والے ہوں، ان کے نمونے کو دیکھنے والے ہوں، وہاں وہ اپنے گھروں میں بھی ایک ایسا ماحول پیدا کریں جہاں دین ہمیشہ دنیا پر مقدم رہے۔ ان کی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ایک واقف زندگی کی بیوی، ایک مربی سلسلہ کی بیوی اسی طرح واقف زندگی ہے جس طرح اس کا خاوند۔ اور اس کو اسی طرح قربانیاں دینے کی ضرورت ہے جس طرح اس کے خاوند کو دینی پڑیں گی یا اس سے توقع کی جاسکتی ہے۔ پس یہ سوچ واقفین زندگی سے، مربیان سے شادی اور نکاح کرنے والوں کی ہونی چاہئے اور ان کے خاندانوں کی بھی ہونی چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بیٹی کی ساری خواہشات پوری کی جائیں گی۔ محدود وسائل میں اور مختلف جگہوں پر رہتے ہوئے، جہاں بھی مربی یا واقف زندگی تعینات ہوتا ہے اس کو اس کے ساتھ ان سختیوں سے بھی گزرنا پڑے گا۔ اب تو افریقہ میں بھی بہت سارے حالات بہتر ہیں۔ پہلے ایسے حالات تھے کہ مربیان کو بڑی قربانیاں دینی پڑتی تھیں اور ان کی بیویاں اور بچے بھی اس میں شامل ہوتے تھے۔ ان بزرگوں نے کبھی اُف نہیں کی، کبھی مطالبے نہیں کئے۔ تو یہ تربیت ہے جو جماعت کے واقفین زندگی کی ہونی چاہئے اور مربیان کی ہونی چاہئے اور یہ تربیت ہے جو ہر احمدی کی ہونی چاہئے کہ اس نے اعمال صالحہ بجا لانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے تا کہ اس زندگی کی خوشیاں اتنی لمبی پھیلتی چلی جائیں کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی اس کے کام آسکیں۔

پس یہ باتیں خاص طور پر ہر ایک نئے شادی شدہ جوڑے کو بھی، ہر جوان کو بھی جو شادی شدہ ہے اور ہر بوڑھے کو بھی یاد رکھنی چاہئیں کہ اب بھی، جس وقت بھی خیال آجائے اسی وقت اصلاح کی کوشش کریں۔ اس طریق پر سوچنے کی کوشش کریں اور اپنے گھروں کو اس طرح بنانے کی کوشش کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے بھی اور جماعت کے تمام رشتے اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ اب ان چند الفاظ کے بعد مَیں نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ عافیہ نیلوفر بنت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ کا جناح الدین سیف کے ساتھ ہے جو فلاح الدین سیف صاحب کے بیٹے ہیں۔ اور یہ نکاح تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ یسریٰ بنت عمرو ابن حسن بن عمرو کا ہے۔ آجکل یہ بیلجیم میں ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا: یہ اردو سمجھتے ہیں یا انگلش سمجھتے ہیں؟ یا فرنچ سمجھتے ہوں گے۔

عرض کیا گیا کہ فرنچ ہی سمجھتے ہیں۔

فرمایا: فرنچ ہی سمجھتے ہیں تو مَیں تو فرنچ نہیں بولتا۔ ان کو ترجمہ کر دیں۔ ان کا نکاح محمد بلال خان سکندر ابن حافظ احسان سکندر صاحب کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہے کے وکیل مکرم حافظ احسان سکندر صاحب ہیں۔

حضور انور نے حافظ احسان سکندر صاحب سے دریافت فرمایا: ۔آپ کا بیٹا کہاں ہے؟

حافظ احسان سکندر صاحب نے عرض کیا کہ آج Exam میں مصروف ہے۔

حضور انور نے ازراہ مزاح حافظ صاحب سے دریافت فرمایا: ۔پکّا ہے ناں؟

پھر حضور انور نے حافظ صاحب سے فرمایا کہ ان سے پوچھیں کہ یہ (لفظ) بَین ہے کہ بِن؟ حافظ صاحب کے استفسار پر انہوں نے عرض کیا کہ بِن ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بن عمرو'' کے الفاظ کو دو مرتبہ دہرایا۔ اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح فائزہ کبیر الدین کا ہے جو مکرم کبیر الدین صاحب کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح لقمان احمد باجوہ جو کہ شاہد کلاس جامعہ یوکے کے طالب علم ہیں اور محمد بوٹا باجوہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ ان کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے لقمان احمد باجوہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: کالر ڈھیلا کیا ہوا ہے! گرمی لگ رہی ہے یا ٹائی کی وجہ سے سانس نہیں آ رہا یا ذمہ داری پڑنے کی وجہ سے سانس رک رہا ہے؟

اور پھر حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح حانیہ خان بنت مکرم محمد اکرم خان صاحب جرمنی کا ہے عزیزم شعیب عمر ابن مکرم حبیب احمد عمر صاحب طالب علم جامعہ جرمنی کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ رضوانہ ناصر بنت مکرم محمود احمد ناصر صاحب کا نکاح ہے جو آفاق احمد متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ (جو اشتیاق احمد صاحب کے بیٹے ہیں) تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ لبنیٰ تنویر گھمن بنت مکرم تنویر احمد گھمن صاحب جرمنی کا ہے جو منصور احمد گھمن طالبعلم جامعہ جرمنی کے ساتھ (جو منور احمد گھمن صاحب کے بیٹے ہیں) تین ہزار یورو حق مہر طے پایا ہے۔

حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: ہو گئے سارے؟ جس پر انہوں نے اثبات میں جواب عرض کیا۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

الہام الٰہی کی ضرورت پر ایک بات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''بارہا نیچر کے قدر نہ کرنے والے برہمو مزاج لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ جب کہ قانون قدرت، عقل اور وجدان موجود ہے اور ان سے انسان راستی اور صداقت کو پا لیتا ہے تو الہام الٰہی کی کیا ضرورت ہے۔ مگر مَیں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ آنکھ بند کر کے نظارہ قدرت کو کیوں دیکھتے ہیں۔ دیکھو دنیا میں گھاس پھوس سب کچھ موجود ہے مگر جب تک آسمان سے بارش نہ برسے تو وہ گھاس پھوس ہرگز نشو و نما نہیں پا سکتے۔ بلکہ زمینی کنوؤں کا پانی تک خشک ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح پر اگر الہام الٰہی کی بارش نہ ہو تو عقل اور وجدان اسی گھاس کی طرح سوکھ جاوے۔ جب کہ جسمانی نشو و نما آسمانی بارش کے بِدُوں نہیں ہو سکتا تو روحانی نشو و نما کلام الٰہی کے بغیر کیونکر ہو سکتا ہے۔ پس یہ کیسی آسان دلیل ضرورتِ الہام اور ضرورتِ نبوت پر ہے۔''

(ارشادات نور جلد اوّل صفحہ 68-69)

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 421

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ (1)

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ ان تین فلسطینی بہنوں میں سے ایک ہیں جنہیں قبول احمدیت کے بعد بہت ہی اذیت ناک حالات سے گزرنا پڑا۔عزیز واقارب اور اہل خانہ کی مخالفت کے علاوہ اپنے بچوں سے بھی علیحدگی کا دکھ سہنا پڑا،لیکن انکے پایۂ ثبات میں لغزش نہ آئی۔

بڑی بہن کی بیعت اور بشارت

سب سے پہلے ان کی بڑی بہن مکرمہ سماح عبدالجلیل صاحبہ کا جماعت سے تعارف ہوااور پھر تحقیق کے بعد انہوں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بار بار ایک رؤیا دکھایا جس کے بارہ میں وہ بیان کرتی ہیں کہ:

’’میں نے دیکھا کہ مَیں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک ایسے راستہ پر چل رہی ہوں جس کے بارہ میں میرے دل میں یہ بات راسخ ہوچکی ہے کہ یہ جنّت کو جانے والا راستہ ہے۔اتنے میں دیکھتی ہوں کہ میرے اہل خانہ دیگر بے شمار لوگوں کے ساتھ ایک اور راستہ پر چل رہے ہیں۔وہ مجھے بلاتے ہیں کہ مَیں ان کے ساتھ ان کے راستہ کی مسافر بن جاؤں، اور میری جماعت کے بارہ میں کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔جبکہ مَیں انہیں بلاتی ہوں کہ یہی جماعت صحیح راستہ پر ہے اور یہی وہ راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے اس لئے آپ بھی میرے ساتھ اسی راستہ پر آجائیں۔‘‘

اس رؤیا کے بعد مکرمہ سماح عبدالجلیل صاحبہ نے بیعت کرلی اور باوجود سخت مخالفت کے اپنے اہل خانہ کو تبلیغ کرنے لگ گئیں۔مکرمہ سماح عبدالجلیل صاحبہ کی بیعت کا واقعہ ہم تقریبا پانچ سال قبل مصالح العرب کی قسط نمبر 137 میں بیان کرآئے ہیں۔

مکرمہ سماح صاحبہ نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے دوران رؤیا میں یہ بھی دیکھا کہ انکی دوبہنیں بھی انکی ہمسفر ہوگئی ہیں چنانچہ انہوں نے دعا کے ساتھ ان دوبہنوں کوخصوصی طور پر تبلیغ کرنی شروع کردی۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بالآخر یہ دوبہنیں بھی احمدی ہوگئیں ان میں سے ایک کا نام مکرمہ سحر محمود ہے جبکہ دوسری مکرمہ امل عبدالجلیل ہیں جن کے احمدیت کی طرف سفر کے واقعہ کا ایک حصہ اس قسط میں پیش کیا جائے گا۔مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں:

فرقۂ ناجیہ اور میری جماعت

میرا تعلق فلسطین سے ہے اور میری عمر اس وقت 38 سال ہے۔میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ہم سعودی عرب میں رہتے تھے۔بچپن سے ہمیں یہی بتایا جاتا رہا کہ ہم ہی وہ فرقۂ ناجیہ ہیں جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔لیکن میں جب اپنے اردگرد کے ماحول میں لوگوں کو دیکھتی تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکتی تھی کہ کیا اہل جنت کی صفات ایسی ہوتی ہیں؟ اور کیا جنت صرف ایسی جماعت کیلئے پیدا کی گئی ہے جو اپنے ایمان، اخلاق اور کردار میں نہ صرف گراوٹ کا شکار ہیں بلکہ دوسروں کی گمراہی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ان حقائق کے پیش نظر مجھے کبھی بھی اس بات سے اتفاق نہ تھا کہ میری جماعت ہی فرقۂ ناجیہ ہے۔

میں نے میٹرک تک سعودی عرب میں تعلیم حاصل کی۔ ہم چھٹیوں میں فلسطین اور اردن میں آجاتے اور تقریباً 14 سال کی عمر سے ہی میں ہر دوممالک میں قیام کے دوران مراکزِ تعلیم القرآن میں جاکر دیکھتی کہ آیا یہاں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے والے اس تعلیم کو اپنی زندگیوں میں عملی طور پر بھی لاگو کرتے ہیں یا نہیں۔لیکن میں نے دیکھا کہ مجھے دین کی حقیقت سے دور کرنے میں جس طبقے نے سب سے زیادہ کردار ادا کیا وہ حفاظِ قرآن کا طبقہ ہے جو سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے یہی لقب کافی ہے کہ وہ حافظ قرآن ہیں اور اسکے بعد وہ جو بھی کریں وہ سب معاف ہے۔

اپنے ماحول پر نظر دوڑانے اور فلسطین اور اردن میں اسلامی فرقوں کے مختلف افراد سے ملنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ مسلمانوں میں کوئی جماعت بھی ایسی نہیں جو فرقۂ ناجیہ کہلانے کی مستحق ہو۔

حقیقتِ ایمان اور معرفت الٰہی کی تلاش

مذکورہ بالا صورتحال میں میں نے خود کو سمجھانے کی خاطر کہا کہ مجھے چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کروں۔لیکن ایسا کرنے کے باوجود میں نے محسوس کیا کہ میری روحانی ترقی نہیں ہورہی، کوئی چیز مجھے خداتعالیٰ تک پہنچنے سے روک لیتی ہے اور باوجود کوشش کے میں تقرب الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھنے سے قاصر رہتی ہوں۔ مجھے اس حالت کی کچھ سمجھ نہ آتی تھی اور نہ ہی اس مشکل کا کوئی حل سجھائی دیتا تھا۔مختلف مولویوں کے لیکچرز سننے سے بھی مجھے خدا تعالیٰ پر ایمان کی حقیقت سمجھ میں نہ آسکی۔میری عبادات محض الفاظ وعبارات کا تکرار ہی ثابت ہوئیں۔ میں خدا تعالیٰ سے بہت ڈرتی تھی اور مولویوں کے وعظ سے متاثر ہوکر یہی سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر ناراض ہوجاتا ہے۔اس لئے میں اپنے فرائض بڑی تندہی کے ساتھ ادا کرتی تھی تا خدا تعالیٰ مجھ سے ناراض ہوکر مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔لیکن اسی وقت میرے دل میں یہ خیال بھی آتا تھا کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم بھی تو ہے وہ غفور بھی تو ہے، پھر ہمیں اُس سے اِس قدر ڈرایا کیوں جاتا ہے؟ میری خوف کی اس حالت کا اندازہ آپ اس بات سے لگاسکتے ہیں کہ میں اکثر اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر رویا کرتی تھی اور خدا تعالیٰ سے بے قرار ہوکر دعا کیا کرتی تھی کہ خدایا تو مجھے اپنے عرفان سے بہرہ مند فرما۔ مجھے اپنی ذات پر کامل یقین عطا فرما۔خدایا! میں تو یہ سمجھنے سے بھی قاصر ہوں کہ ایک طرف تیرے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ تُو انسانوں کی نمازوں کا محتاج نہیں ہے جبکہ دوسری طرف جو حقیقت نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کو عبادتیں کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔اور اگر وہ نہ کریں تو انہیں قسمہا قسم کے عذابوں کی وعید سنائی جاتی ہے۔

پھر کبھی کبھار میں مجبور ہوکر دینی عالمات اور دینی علوم کی طالبات سے بھی یہ سوال کرتی کہ عبادت کا وہ کونسا طریقہ ہے جس کے ذریعہ مجھے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اسکی قربت کا احساس ہونے لگے؟ تو اس سوال کے جواب میں مجھے عجیب عجیب نظروں سے دیکھا جاتا جیسے میں نے کوئی ایسی بات کہہ دی ہو جس کی پاداش میں میرا قتل واجب ہوگیا ہو۔

میری دعاؤں اور مذکورہ امور کے بارہ میں سوچوں کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ ہم سعودی عرب سے فلسطین واپس آگئے۔ یہاں آکر میری شادی ہوگئی ،ازاں بعد میں نے یہاں اپنی یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی اور پھر ٹیچنگ کا کورس کر کے گورنمنٹ کے سکول میں بطور ٹیچر کام کرنے لگ گئی۔

لوگوں سے میرا میل جول بڑھا تو معلوم ہوا کہ اسلام سے دور لوگوں کی تعداد، اسلامی تعلیمات پر بظاہر عمل کرنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔سعودی عرب میں اسلامی احکام کی ظاہری پابندی بہت زیادہ تھی لیکن فلسطین میں دیکھا کہ ایک بڑی تعداد تو نماز روزہ سے ہی بے خبر تھی،لوگ برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے ،سرعام گندا میوزک سنتے تھے،عورتوں میں بے پردگی عام تھی اور قدم قدم پر خداخوفی کا فقدان تھا۔

احمدیت سے تعارف

2003ء کی بات ہے کہ میں اپنے والدین کو ملنے کے لئے گئی تو دیکھا کہ انکے گھر میں شور مچا ہوا ہے۔سب میری بڑی بہن سماح کے خلاف بول رہے تھے۔ کچھ دیر اس شور کو سننے کے بعد معلوم ہوا کہ میری بہن نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے،اور اب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی پر ایمان لانے کی نہ صرف قائل ہے بلکہ اس کی تبلیغ بھی کررہی ہے۔میں بہت خوفزدہ ہوگئی اور بچپن سے لے کر اب تک اپنے سنے سنائے دینی علم کے زیر اثر یہ کہنے لگ گئی کہ اب میری بہن سماح پر خدا کا غضب نازل ہوگا اور وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دی جائے گی اور اب تک جو کچھ اس نے عبادتیں کی ہیں اور نیکیاں کمائی ہیں سب اکارت جائیں گی۔یہ سوچ کر میں بھی اہل خانہ کے شور میں شامل ہوگئی اور اپنی بہن سماح سے مخاطب ہوکر سوال کرنے لگی کہ جس شخص کی تم نے بیعت کی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کیسے ہو گیا؟ اسکے معجزات کیا ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ مجھے حیرت اس بات سے نہیں ہورہی تھی کہ سماح مسیح اور مہدی کو ایک وجود قرار دے رہی تھی اور پھر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو ان دونوں کا مصداق ثابت کرنے کی کوشش کررہی تھی، بلکہ مجھے حیرت اسکی پراعتمادی اور اپنے سچا ہونے کے یقین پر ہورہی تھی۔ میں نے دین اسلام کے احکام کا ظاہری علم حاصل کیا تھا اور ان کی حقانیت پر بھی میرا ایمان تھا۔اسکے باوجود مجھے ایسا یقین اور اعتماد حاصل نہ تھا جو میری بہن سماح کو محض چند دنوں میں میسر آگیا تھا۔

میری اس بے اعتمادی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ میں اندر سے بے یقینی اور عدم اطمینان کا شکار تھی، علماء وواعظین کی تقاریر اور تفاسیر سن سن کر میں اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ قرآن کریم ہر زمان ومکان کے لئے نہیں ہے اور خدا کا غضب اسکی رحمت پر حاوی ہے نہ کہ اسکے برعکس ہے اسکی وجہ یہ تھی کہ ہمیں بات بات پر عذاب الٰہی سے ڈرایا جاتا تھا۔میں اکثر یہ خیال کرتی تھی کہ میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی مرتکب ہورہی ہوں اور اللہ تعالیٰ آخرت میں مجھے سزادے گا کیونکہ میرے دل میں شکوک وشبہات ہیں جو خدا سے مخفی نہیں ہیں اور خدا کے سامنے جاتے ہی میرے ایمان کی حقیقت کھل جائے گی۔ اس صورتحال کو تصور میں لا کر میں اکثر بہت زیادہ استغفار کرتی اور خدا تعالیٰ سے ہدایت یابی کے لئے دعائیں کیا کرتی تھی۔

ایک جملہ نے زندگی کا دھارا بدل دیا

سماح کے ساتھ میری بحثیں چند ایام تک جاری رہیں۔ میں ان ایام میں سخت خوفزدہ تھی کہ سماح پر کوئی عذاب نہ نازل ہوجائے۔نیز گو میں اپنی دینی حالت سے مطمئن نہ تھی پھر بھی میرا یہی موقف تھا کہ مجھے کسی نئی چیز کے بارہ میں سننے یا جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔اپنے عقیدے کے بارہ میں شکوک وشبہات کا شکار ہونے کے باوجود میں کہہ رہی تھی کہ میں سچی ہوں۔جب میں نے اپنی بحثوں میں اس بات کا بکثرت اظہار کیا تو میری بہن سماح نے کہا کہ تمہارے اس متشددانہ موقف کے پیش نظر تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ہوتی تب بھی آپؐ پر ایمان نہ لاسکتی۔

اس جملہ نے مجھے اندر سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔میں نے کہا کہ خدا کے قرب کی راہوں کے متلاشی کے سامنے تحقیق کی ایک راہ کھل رہی ہے لیکن متلاشی کہہ رہا ہے کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

سماح کے اس جملہ نے مجھے نئے سرے سے ہر چیز کے بارہ میں سوچنے پر مجبور کردیا۔اور میں نے کہا کہ شاید یہ مسلمانوں کی وہی جماعت ہو جس کی مجھے تلاش ہے اور شاید اسی جماعت میں شمولیت کے بعد مجھے وہ رستہ مل جائے جس کی تلاش میں میں سرگرداں ہوں،اور شاید اسی جماعت کا حصہ بن کر میرے لئے قرب الٰہی کی منازل کو طے کرنا آسان ہوجائے۔چنانچہ میں نے جماعتی لٹریچر کو پڑھنے اور جماعت کی صداقت کو جاننے کے لئے تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے سماح سے کہا کہ مجھے بعض جماعتی کتب لا دو۔اور پھر محض چند روز کے مطالعہ کے بعد ہی مجھے دلی راحت میسر آتی گئی۔میرا دل جماعت کے بارہ میں صاف ہوتا گیا اور حقیقت آشکار ہونا شروع ہوگئی۔خدا تعالیٰ نے اپنی پیاری جماعت کے قریب کرنے سے پہلے مجھے اپنے قرب کے بعض نظارے دکھائے جن میں سے ایک یہ تھا کہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ اب میری دعائیں قبول ہونے لگی ہیں۔جب ایسے ابتدائی نشانات کی کثرت ہونے لگی تو انکے ساتھ ساتھ میرے دل میں احمدیت کی صداقت بھی جاگزیں ہونا شروع ہوگئی۔

وہ جماعت مل گئی جسکی تلاش تھی

جماعت احمدیہ کی صداقت کا یقین راسخ ہونے کے بعد میں نے کہا کہ مجھے جماعت کی صداقت کا اعتراف کرکے اس میں شمولیت کا اعلان کردینا چاہئے۔لیکن اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ کیا وہی جو میری بہن سماح کے ساتھ ہوا؟ کیا میں ایسی مخالفت کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوں؟ میں نے اپنے احمدی ہونے کے اعلان کے بعد کے حالات کا کسی قدر جائزہ لینے کے لئے اپنے خاوند کو اپنے احمدیت کی طرف میلان کے بارہ میں بتایا تو یہ خبر اس پر بجلی بن کر گری۔ وہ پاگل سا ہوگیا اور مجھے دھمکیاں دینے لگ گیا۔میں اس بات کی متحمل نہ تھی اس لئے خاموشی اختیار کرلی۔اس دوران میں احمدیت کے لٹریچر کو پڑھتی رہی اور احمدیوں کے ساتھ رابطے میں رہی۔ پھر جب میری محمد شریف عودہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور انکی باتیں سنیں تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوگئی کہ یہی وہ جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جو اسلام کا حقیقی احترام کرنے والی ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کی حفاظت اور آپ کا دفاع کرنے والی ہے۔

(باقی آئندہ)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست و ستمبر 2016ء

تقریب بیعت۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔

آجکل دنیا میں عموماً ایک بہت بڑا طبقہ یہ الزام لگاتا ہے کہ مذہب دنیا کے فتنہ و فساد کی جڑ ہے۔ ایسے وقت میں ہم احمدی ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی یہ بدامنی اور فتنہ و فساد مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب سے دُور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ یہ فتنہ و فساد اس لئے ہے کہ مذہب کی حقیقی تعلیم کو توڑ مروڑ دیا گیا ہے، اس کو بگاڑ دیا گیا ہے۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے مذہب کی حقیقت، اس کی ضرورت و اہمیت، غرض و غایت اور دین اسلامی کی فضیلت کا تذکرہ۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس سے حضور انور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب)

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائعات اور نومبائع مرد حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقاتیں۔

جلسہ گاہ کالسروئے سے بیت السبوح واپسی۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

4 ستمبر 2016ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

....

تقریب بیعت

بعدازاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست Live نشر ہوئی۔ اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدی احباب نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر شام، جرمنی، بیلجیم، کوسووو، فلسطین، البانیا، میسیڈونیا، ہالینڈ، عراق، افغانستان، کروشیا، مصر، سوڈان اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے 83/افراد نے بیعت کا شرف پایا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور احباب جماعت نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے پیش کیا اور جرمن ترجمہ مکرم حماد ھیٹر صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے
اے سونے والوں جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

عزیزم مرتضیٰ منان (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈلز عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

1۔ نداء الحبیب باجوہ صاحب۔ PhD in Industrial and Organizational Psychology

2۔ عبدالوحید صاحب۔ PhD in Mechatronics

3۔ نسیم الدین خان صاحب۔ Ph.D in Physics

4۔ لقمان علی شاہد صاحب۔ State examination in Medical

5۔ علی وجاہت صاحب۔ State examination in Medical

6۔ غالب شیخ صاحب۔ State examination in Medical

7۔ وجاہت احمد وڑائچ صاحب۔ State examination in Medical

8۔ اہتشام اقدس شاہد صاحب۔ State examination in Medical

9۔ محمد محسن بھٹی صاحب۔ State examination in Medical

10۔ طارق محمود قاضی صاحب۔ State examination in Medical

11۔ عرفان احمد اعظم صاحب۔ Dr. of Medicine in Human Medical

12۔ نوید احمد ارشاد گِل صاحب۔ Dr. of Medicine

13۔ عرفان طارق ھُبش صاحب۔ Magister Artium in Politics Science and German Philology

14۔ صمد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ۔ Masters in Historical Linguistics in Albanien Language

15۔ طٰہٰ احمد قمر صاحب۔ M.Sc in Urban Planning and Urban Design

16۔ داؤد شاہد صاحب۔ M.Sc in Industiral Engineering

17۔ نوید علی منصور صاحب۔ Master of European and International Business Law

18۔ شعیب مظفر صاحب۔ MBA in International Business

19۔ شاہد رفیق صاحب۔ M.Sc in Chemistry

20۔ سعادت احمد صاحب۔ M.A. in Islamic Science

21۔ علی جمال حبیب صاحب۔ Master of Engineering in Bio and Environment Technology

22۔ سفیر احمد چوہدری صاحب۔ M.Sc in Industiral Engineering

23۔ سلمان عظمت چوہدری صاحب۔ MBA in Business Management

24۔ عبدالصمد صاحب۔ M.Sc in Industrial Engineering

25۔ محمد علی شاہد صاحب۔ M.Sc in Computational Science

26۔ عمیر ظفر بلوچ صاحب۔ M.Sc. in Computer Science

27۔ تنزیل طاہر احمد سیال صاحب۔ Master of Engineeri8ng in Information Technology

28۔ فیضان خلیل صاحب۔ M.Sc. in Industrial Engineering

29۔ عثمان حمید صاحب۔ M.Sc in Chemistry and Bio Engineering

30۔ محمد ابوبکر کاہلوں صاحب۔ Master of Engineering and Industrial Engineering

31۔ محمد انعام صاحب۔ M.A. in Education Science

32۔ نعمان چوہدری صاحب۔ MSc in Biotechnology

33۔ باسل احمد مرزا صاحب۔ Master of Education in Teaching

34۔ کبیر احمد راجہ صاحب۔ M.Sc in Business Computing

35۔ ملک حنان احمد صاحب۔ Master in System Engineering Information

36۔ عارف احمد صاحب۔ M.Sc in Electrical and Information Technology

37۔ خرم سجّاد صاحب۔ M.Sc. in Business Computing

38۔ سلمان عارف صاحب۔ M.Sc in Argobiotechnoology

39۔ اسامہ احمد صاحب۔ M.Sc in Medical

40۔ امین احمد صاحب۔ Master of Law in

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج سے مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے جس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحتمند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصاراللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں۔

انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان کے اس عہد میں مذکور ہے جسے وہ اپنے اجلاسات میں دہراتے ہیں۔

ان عہدوں کے حوالہ سے انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کو اہم اور زرّیں نصائح

جامعہ احمدیہ یوکے کے ایک بہت پیارے طالبعلم مظہر احسن (مرحوم) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر
جو کینسر سے شفا پانے کے بعد سینے کی انفیکشن کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی مختلف خوبیوں کا تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 ستمبر 2016ء بمطابق 30 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج سے مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے جس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحتمند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصاراللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں۔ پس ورزشی مقابلوں کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ رہے اور صرف مقابلوں میں حصہ لینے والے نہیں بلکہ دوسرے بھی کم از کم سیر یا پھر ہلکی پھلکی ورزش سے اپنے جسموں کو چست رکھیں۔ تو بہرحال ان اجتماعوں کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی دینی اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی طرف توجہ ہو۔

صدر صاحب انصاراللہ نے مجھے کہا کہ خطبہ میں انصار کو مخاطب کر کے کچھ کہہ دیں۔ انصاراللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں انسان کی سوچ mature ہوتی ہے، پختہ ہوتی ہے اور خود انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہئے اور ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ایک تو پختہ عمر ہونا اور دوسرے ان بڑی عمر کے لوگوں کی مجلس کا نام انصاراللہ ہونا ہر ممبر کو، ہر احمدی مرد کو جو چالیس سال سے اوپر ہے اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کا احساس دلانے کے لئے کافی ہے۔ یہ ذمہ داری یا ذمہ داریاں کیا ہیں جن کو ایک ناصر کو ادا کرنا چاہئے؟ ان کا خلاصہ انصاراللہ کے عہد میں بیان ہو گیا۔

پہلی بات یہ کہ ہر ناصر، ہر شخص جو مجلس انصاراللہ کا ممبر ہے اسلام کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے۔ اور اسلام کی مضبوطی کے لئے کوشش اپنے علم اور طاقت سے نہیں ہو سکتی۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین ہے اور تعلیم کے لحاظ سے کامل اور مکمل دین ہے۔ اس میں کسی انسان نے تو کوئی اور مضبوطی پیدا نہیں کرنی ہے۔ ہاں اپنے آپ کو اس سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کے لئے کوشش کی ضرورت ہے تاکہ اس کامل اور مکمل دین کا ہم مضبوط حصہ بن سکیں۔ اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور انصاراللہ کے معیار سب سے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو، اس کی طرف توجہ دو۔ پس یہ بہت ضروری چیز ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنا ہے۔ جب یہ حق قائم ہو گا تو تبھی احمدیت پر ہم سچے دل سے قائم ہوں گے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونا تبھی ثابت ہو گا جب ہم اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے اپنے آپ کو انصاراللہ ثابت کریں گے۔ پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے۔

پھر آپ نے، انصار نے اپنے عہد میں ایک عہد یہ بھی کیا یا دوسرے لفظوں میں اس ذمہ داری کو نبھانے کا، اٹھانے کا وعدہ اور اعلان کیا کہ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق اور اس کی حفاظت کے لئے کوشش کریں گے۔ یہ کوشش کس طرح ہو گی؟ یہ کوشش تبھی ہو گی جب انصار خلافت کے کاموں اور پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے اس کے مددگار بنیں گے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب انصار اپنے آپ کو خلیفہ وقت کی باتوں کے سننے کی طرف متوجہ رکھیں گے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں ایم ٹی اے کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے جس کے ذریعہ کہیں دُور بیٹھے ہوئے ان باتوں کو سنا جا سکتا ہے۔ پس انصاراللہ کو اپنے آپ کو اس کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یہ بھی عہد کیا کہ اولادوں کو بھی خلافت سے جوڑیں گے تو علاوہ اَور باقی تربیتی باتوں کے اپنی اولادوں کو بھی اس ذریعہ سے خلافت کے ساتھ جوڑ دیں تاکہ نسلاً بعد نسلٍ یہ وفاؤں کے سلسلہ چلتے رہیں اور قائم رہیں تاکہ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کا کام ہمیشہ جاری رہے۔ کیونکہ اشاعت اسلام کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے ہی اعلان کے مطابق قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے ہونا ہے جو نظام خلافت ہے۔ پس اس کے لئے ہر قربانی کے عہد پر نظر رکھیں۔ یہ عہد آپ نے کیا کہ ہر قربانی آپ کریں گے تو اس پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے جس کو انہیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی اکثریت ماشاء اللہ دین پر وفا کے ساتھ قائم ہے۔ اعتقادی لحاظ سے اکثر مضبوط ہیں۔ لیکن ہر لجنہ ممبر کو، ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالتوں کو بھی اس معیار پر لانا ہو گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے اور اپنے فنکشنز اور اجتماعوں پر یہ عہد دہراتی بھی ہیں کہ ہم اپنے مذہب کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ تو پہلی قربانی جو مذہب مانگتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو پیچھے کر کے اپنی عملی حالت کو مذہب کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ ایک احمدی عورت میں سچائی کے اعلیٰ معیار قائم ہونے چاہئیں۔ پھر عورت سے متعلق جو احکامات ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش ہے۔ عورت کو اپنے تقدس اور اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو باتیں بتائی ہیں ان میں پردہ کو بہت اہم قرار دیا ہے۔ اگر اس میں کسی احمدی عورت میں کمزوری ہے تو وہ عملاً اپنے عہد کو پورا نہیں کر رہی۔ پس نہ معاشرے کا خوف، نہ ہی اپنی دنیاوی خواہشات ایک احمدی کو مذہب کی تعلیم سے دور کرنے والی ہو۔ بلکہ ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالت کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے والا ہونا چاہئے۔

پھر ایک عہد سچائی پر ہمیشہ قائم رہنے کا عہد ہے۔ اس میں ہر ایک کو اپنے معیاروں کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم سچائی کی حقیقی روح کے ساتھ اس پر قائم ہیں کہ نہیں۔ اسی طرح اولاد کی تربیت کا عہد ہے اس کو بھی بھرپور طور پر پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ دین سے وابستہ ہیں کہ نہیں۔ بچہ کی سب سے اعلیٰ تربیت گاہ اس کی ماں ہے۔ پس اس کے لئے ماؤں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری ساری عورتیں یہ ذمہ داری ادا کرنے والی ہو جائیں بلکہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ پچاس فیصد بھی ہو جائیں تو نسلوں کی حفاظت کی وہ ضمانت بن جائیں گی۔

(ماخوذ از لجنہ اماء اللہ سنجیدگی سے عورتوں کی اصلاح کرے، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 296)

ان کے دین کو سنوارنے والی بن جائیں گی۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی بن جائیں گی۔ اسی طرح اپنی اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا بھی ماؤں کا کام ہے اور یہ بھی عہد ہے۔ آپ کے عہد میں شامل ہے۔ ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر قوانین کی پابندی کے لئے تیار کرنا ماؤں کا کام ہے۔ برائی اور اچھائی میں تمیز پیدا کروانا ماؤں کا کام ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا، اس کی طرف توجہ دلانا ماؤں کا کام ہے۔ خلافت سے بچوں کو جوڑنا اور اس کے لئے کوشش کرنا جیسا باپوں کا کام ہے ویسا ہی ماؤں کا بھی کام ہے۔ پس اس اہم ذمہ داری کو ہر ماں کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی لجنہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ناصرات بھی عہد کرتی ہیں۔ ان کو بھی اپنے عہدوں کو نبھانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر ہوش کی عمر ہوتی ہے اور اچھا برا سمجھنے کی عمر ہوتی ہے اور یہ آخری عمر ہے ناصرات کی اور اس عمر میں ہی بہت ساری خواہشات بھی ہوتی ہیں۔ اگر دنیا کی طرف نظر ہو تو دنیاوی خواہشات دین پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے عہد کو بار بار دہراتے رہنے کی ضرورت ہے تا کہ ہر احمدی بچی بجائے فضول دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلنے کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والی ہو۔ اور وہ اعلیٰ مقاصد ناصرات کے عہد میں یہ بیان کئے گئے ہیں کہ مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے تیار رہنا، ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا، خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا۔ پس اگر ہماری بچیاں اس عہد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں تو جہاں اپنی زندگیاں محفوظ کر لیں گی وہاں آئندہ نسلوں کی زندگیوں کو بھی محفوظ کرنے والی ہوں گی اور انہیں خلافت سے جوڑنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے اور یہ اجتماع جو ہو رہے ہیں ان کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اجتماع کے حوالے سے اس مختصر بات کے بعد اب میں ایک پیارے عزیز کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ دنوں ہم سے جدا ہوا۔ چند ہفتے پہلے ایک حادثہ کے نتیجہ میں ایک عزیز ہم سے جدا ہوا تھا اور چند دن پہلے جامعہ احمدیہ یوکے کا ایک اور بہت پیارا طالبعلم اور نوجوان جو جامعہ کی تعلیم تقریباً مکمل کر چکا تھا کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ہم سے جدا ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جس بچہ کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا نام مظہر احسن تھا۔ بیماری کی وجہ سے آخری سال کا امتحان نہیں دیا تھا لیکن جیسی اس عزیز نوجوان نے زندگی گزاری ہے وہ مربی اور مبلغ ہی تھا، امتحان پاس کرتا یا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کے اندر ایک جوش پیدا کیا ہوا تھا کہ اس نے کس طرح دین کی خدمت کرنی ہے۔ کس طرح اپنے اخلاق اور اپنی حالت کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق ڈھالنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے۔ ہر انسان جو دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے جانا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جو اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

اس پیارے عزیز کے بارے میں جامعہ احمدیہ کے طلباء، اس کے دوست، اس کے اساتذہ مجھے لکھ رہے ہیں۔ اور یہ صرف رسمی باتیں نہیں ہیں کہ کوئی شخص فوت ہو گیا تو اس کا ذکر خیر کرو بلکہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ عزیز مرحوم والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کی دو بہنوں اور والدین نے بھی، خاص طور پر والدہ نے صبر کا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے اور ان کو صبر میں بڑھاتا رہے۔ ان سب کو اپنی جناب سے تسکین اور صبر کے سامان مہیا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

"یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔" (ملفوظات جلد 8 صفحہ 45)

پس اللہ تعالیٰ پر ہی ہمیشہ بھروسہ ہونا چاہئے۔ عزیز مرحوم بھی صبر اور حوصلہ کی تلقین کرتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہوا ہے۔ غم اور دکھ تو ہوتا ہے جو قدرتی بات ہے اور ماں باپ، بہن بھائیوں کو سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اس غم اور دکھ کو دعاؤں میں ڈھال کر ہم مرحوم کے درجات کی بلندی اور اپنے لئے صبر اور تسکین کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان قریبیوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کا کچھ ذکر میں کرتا ہوں۔

اس بچے کو کینسر ہوا تھا اور اللہ کے فضل سے علاج سے اس کی شفا بھی ہو گئی تھی لیکن بعد میں کوئی ایسی سینہ کی انفیکشن ہوئی جس کا ڈاکٹروں کو پتا نہیں چل سکا اور جس کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت مستری نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ان کے نانا محترم چوہدری منور علی خان صاحب اور دادا حاجی منظور احمد صاحب دونوں درویشان قادیان میں سے تھے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم تھے۔ موصی بھی تھے۔

بعض مختصر باتیں کروں گا کیونکہ لمبی تفصیل میں بعض ایسی جذباتی باتیں ہیں جن کو شاید بیان کرنا مشکل ہو لیکن بہرحال مختصراً میں ذکر کرتا ہوں۔ ان کی والدہ کہتی ہیں کہ مجھے مشورہ دینے والا، میرا رازدان اور ایک استاد کی طرح میری تربیت کرنے والا تھا۔ ہم میں ماں اور بیٹے کے رشتے کے ساتھ ساتھ ایک انوکھی قسم کی understanding بھی تھی۔ وہ مجھے اچھی طرح سمجھتا تھا اور میں اس کو۔ اس کو یہ بھی پتا تھا کہ میری ماں کن چیزوں سے خوش ہوتی ہے اور کن سے نفرت کرتی ہے۔ کہتی ہیں کہ اکثر وہ مجھ سے خلافت کے نظام، خلیفہ وقت اور جماعت اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں کیا کرتا تھا اور یہی topic اسے پسند تھے۔ اگر کوئی دنیاوی باتیں بیچ میں آ جاتیں تو تھوڑی دیر بعد وہ کہتا ان کو چھوڑیں، ہمارا ان سے کیا مطلب۔ اس کی خواہش تھی کہ اس سال جلسہ پر آئے لیکن اس کو احساس ہو گیا کہ ذرا مشکل ہو گا۔ اس لئے ایم ٹی اے پر سننا ہی اس نے مناسب سمجھا اور باقی گھر والوں کو بھیج دیا کہ آپ لوگ جائیں میں اکیلا یہاں سن لوں گا اور manage کر لوں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔ (گلاسگو میں تھا) اس طرح بیماری کے باوجود گھر والوں کو اس نے بھیج دیا کہ آپ جا کے جلسہ سنیں۔ اپنے سارے کام خود کرنے کی عادت تھی۔ اور کہتی ہیں کہ بیماری کے دوران اس کے مزاج میں مزید ٹھہراؤ اور نرمی آ گئی تھی اور کبھی بھی کوئی چڑچڑا پن اور غصہ اس کی طبیعت میں نہیں دیکھا گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا اسے خون کا کینسر تھا۔ پہلی بیماری سے جب ٹھیک ہو گیا تو کمزوری تھی لیکن امیر صاحب سکاٹ لینڈ سے اس نے کہا کہ مجھ سے کچھ جماعتی کام لیں اور پھر اس نے وہاں نیوز لیٹر بنانا شروع کیا اور پھر باقی بھی جو کام کرنے والے تھے ان سے اِن ٹچ (in touch) رہتا تھا۔ ان کو بتاتا رہتا تھا کس طرح کام کرنا ہے۔

اسی طرح سکاٹ لینڈ میں ناصرات اور لجنہ کا اجتماع تھا تو وہاں اس نے ان کے لئے سندات ڈیزائن کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والا تھا۔ 12 ستمبر کو دوبارہ جب اس کو دوسرے انفیکشن کا حملہ ہوا ہے (غالباً یہی دن تھے) تو کہتی ہیں مجھے بلایا اور کہا کہ میرے پاس آ کر بیٹھیں اور پھر کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی انگلیوں پر گنیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا شروع کیا۔ اور پھر کہتا ہے اَور فضل گنائیں۔ تو کہتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اتنے فضل ہیں کہ میں گن نہیں سکتی۔ اس پر مظہر نے کہا کہ بس آپ کو یہی بتانا چاہ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کا ہر حال میں شکر ادا کرتی رہیں۔ کہتی ہیں اس وقت مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مظہر یہ کیا کہہ رہا ہے لیکن بہرحال ذہنی طور پہ تیار بھی کر رہا تھا۔

کہتی ہیں کہ جب تبشیر کے مہمان سکاٹ لینڈ آئے تو آخری قافلے کے انچارج راجہ برہان صاحب تھے۔ وہ مظہر کو ملے اور بہت خوش ہوئے کہ اس کی صحت اچھی ہے۔ کہتی ہیں میں نے مربی صاحب کو کہا کہ مظہر کو جماعت کا کام کرنے کا بہت جنون ہے۔ ہر وقت پلان بناتا رہتا ہے کہ آئندہ میں اس طرح کام کروں گا، اس طرح کام کروں گا۔ مربی بنوں گا تو یہ کروں گا۔

جب اس کو 2015ء کے اکتوبر میں یہ کینسر کی بیماری diagnose ہوئی تو اپنی بہن کو کہنے لگا کہ امی کو بہت احتیاط سے بتانا۔ ان کو میں روتا نہیں دیکھ سکتا۔

ہسپتال میں نماز، تلاوت اور ایم ٹی اے پر خطبات ضرور سنتا تھا۔ آن لائن پروگرامز میں نظمیں، تصویریں وغیرہ سب دیکھتا۔ کلاس فیلوز کے ساتھ باتیں بھی اس کی ہوتیں۔ اساتذہ کے ساتھ باتیں ہوتیں۔ ڈاکٹرز اور نرسز سے جماعت کی تبلیغ کی باتیں ہوتیں۔ آخر وقت تک ہسپتال میں اپنی treatment ہمیشہ بیٹھ کر کروائی اور ڈاکٹروں کو پیس کانفرنس کے حوالے سے، جلسہ کے حوالے سے، جماعت کی مختلف ایکٹویٹیز

(activities) کے حوالے سے ہمیشہ تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ یہاں جلسہ کے بعد جو مربیان کی میٹنگ ہوتی ہے اس میں اس کی کلاس بھی جو جامعہ سے پاس ہوکر فارغ ہوگئی تھی شامل ہوئی تو ان کو اس نے لکھ کے بھیجا یا پیغام دیا کہ جو بھی میٹنگ کے پوائنٹس ہیں وہ مجھے بھی لکھ کر بھیجیں تا کہ میں بھی انہیں اپنی زندگی کا حصہ بناؤں کیونکہ میٹنگ میں شامل نہیں ہوسکتا تھا۔ اسے خلافت سے انتہائی پیار تھا اور جب عزیزم رضا کی اچانک وفات کا پتا لگا تو اس کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے پہلی دفعہ اسے اس طرح روتے دیکھا ہے۔ میں پہلے گھبرا بھی گئی۔ لیکن بہرحال اس کو یہ بھی فکر تھی کہ اچانک وفات ہوئی ہے اور والدین کو بھی اور خلیفۂ وقت کو بھی بڑا صدمہ ہوگا۔

کہتی ہیں ہم اپنے رب سے راضی ہیں کہ اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کی باتیں اللہ جانے، ہمارا کام دعا کرنا تھا۔ خدا کا کام قبول کرنا ہے، کرے یا نہ کرے۔ کہتی ہیں مظہر جاتے جاتے بھی ہماری اصلاح کر گیا۔ 13 ستمبر عید کے دن صبح مظہر کو شدید کھانسی تھی۔ اس نے مجھے قہوہ بنانے کا کہا۔ بستر پر جا کے لیٹ گیا۔ جب جا کے دیکھا تو بہت سخت تیز بخار تھا۔ ایمبولینس کو بلایا اور اس نے جاتے جاتے پھر کہا کہ آج عید ہے آپ لوگ عید پڑھنے جائیں اور ہسپتال میرے ساتھ آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد میں وہاں سے فون کر کے آپ کو بلالوں گا۔ اور میں بھی وہاں جا کر اپنے فون پر عید کا خطبہ سن لوں گا۔ اس بیماری میں بھی اس نے ان چیزوں کو یاد رکھا۔

صبح اس کی وفات ہوئی۔ مظہر کی آواز اچھی تھی۔ اس نے اپنے فون میں صبح نماز یا تہجد کے لئے الارم ریکارڈ کیا ہوا تھا۔ ان کی بہن کہتی ہیں کہ جب اس کا آخری سانس تھا، وفات کا وقت ہو رہا تھا تو اس وقت اسی کی آواز میں ایک دم فون پر اذان کی آواز شروع ہوگئی جس نے ان لوگوں کو اَور زیادہ جذباتی کر دیا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہ رضا تھی۔

بیشمار واقعات انہوں نے لکھے ہیں۔ جب اس کو کینسر کی بیماری کا پتا لگا تو ان کی بہن عروبہ کہتی ہیں کہ کہنے لگا کہ میں ہر چیز برداشت کرسکتا ہوں لیکن اپنی ماں کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا اس لئے ان کو بڑی احتیاط سے بتانا اور اس کا bone marrow ہوا اور ان کی بہن کا ہی میچ کر گیا تو اس کو دیا گیا اور ڈاکٹر بھی حیران تھے۔ پہلے کہتے تھے نہیں ہوسکتا لیکن بہرحال میچ کر گیا اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا بھی دے دی تھی لیکن بہرحال آخری تقدیر یہی تھی۔ chemotherapy کے دوران بھی ڈاکٹروں کو تبلیغ کرتا رہا۔ اللہ پہ بڑا توکل تھا اور کسی بات کی فکر نہیں تھی۔ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اب یہاں سے لے کے گیا ہے تو انشاء اللہ اگلے جہان میں امید ہے اس کی خواہشات پوری ہو رہی ہوں گی۔

ڈاکٹر حفیظ صاحب کہتے ہیں کہ میں مظہر کو کینسر کی diagnosis کے بعد گلاسگو ملنے گیا تو اسے بہت متوکل انسان پایا اور وہاں ان کی والدہ نے کہا کہ یہ ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں۔ گلاسگو سے مکرمہ بینظیر عبدالرافع صاحبہ کہتی ہیں میرا سری لنکا سے تعلق ہے اور مظہر کی والدہ اور ان کی بیٹیاں ہماری بڑی قریبی دوست ہیں۔ جب کینسر diagnose ہوا تو ان کی فیملی سے مزید تعارف ہوا۔ ان کی عیادت کے لئے ہسپتال گئے تو بڑی تسلی اور تحمل سے اپنی بیماری کے متعلق بتایا۔ پھر جب کچھ عرصہ بیچ میں اس بیماری سے ٹھیک رہا تو گلاسگو میں ایک پانچ کلومیٹر کی چیریٹی واک تھی اس میں بھی شامل ہوا اور کہتا ہے یہ تو بڑی آسان تھی۔ میں نے بڑی آسانی سے کر لی۔ حالانکہ ایک لمبی بیماری میں سے گزرا تھا۔ Chemotherapy وغیرہ خود ایک تکلیف دہ procedure ہے۔

حافظ فضل ربی صاحب کہتے ہیں کہ قرآن کریم سیکھنے کا بے حد شوق تھا۔ بڑی پیاری اور پرسوز آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے اور جامعہ آنے سے پہلے بھی نیشنل تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے کے لئے اپنی فیملی کے ہمراہ گلاسگو سے لندن آیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ بعض امیگریشن کے ان کے مسائل تھے۔ کیس پاس نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے جامعہ میں پڑھنے کے باوجود یہاں لندن سے ہر دو ہفتے بعد گلاسگو جانا پڑتا تھا اور پھر واپس آنا پڑتا تھا۔ تو کہتے ہیں مَیں نے اس کو کہا کہ تمہیں بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ تو کہنے لگا کہ کسی عظیم مقصد کے لئے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں کوئی تکلیف نہیں ہوتیں۔

جامعہ کے ایک استاد ہیں وسیم فضل صاحب وہ کہتے ہیں کہ مظہر احسن بہت باہمت، سنجیدہ، باادب، مستقل مزاج طالبعلم تھا۔ عزیزم کا شمار ان چند طلباء میں سے ہوتا تھا جو اپنی ذمہ داری کو نہایت خلوص و وفا اور محبت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔ انتظامی امور میں بہت اچھے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہماری ہوسٹل کی انتظامیہ میں کئی سال سے بطور prefect خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ایک موقع پر جب ایک اہم کام عزیز کے سپرد کیا جا رہا تھا تو کسی نے دریافت کیا کہ کیا عزیزم یہ کام کر لیں گے۔ اس پر ایک استاد نے عزیزم کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کام سپرد کرنے کے بعد تو ہمیں مظہر سے چھپنا پڑتا ہے کیونکہ وہ تو پھر ہم سے زیادہ فکرمندی، سنجیدگی اور مستقل مزاجی کے ساتھ کام میں مشغول ہو جاتا ہے۔ یہ کہتے ہیں عزیزم کی انتظامی صلاحیتیں اور بے لوث خدمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ چند سال قبل جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کے موقع پر عزیزم کی ڈیوٹی شعبہ ضیافت میں لگائی گئی۔ کھیلوں کے آخری دن بہت سے مہمان تشریف لاتے ہیں اور دوپہر کو ظہرانہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ عزیزم نے اس موقع پر ساری رات جاگ کر تمام انتظامی کاموں میں بھرپور حصہ لیا اور ایک لمحے کے لئے بھی آرام نہ کیا۔ اگلے روز بھی اسی بشاشت کے ساتھ خدمت میں مصروف رہا۔ پروگرام کے بعد عزیزم نے اس شعبہ سے متعلق ایک مفصل اور جامع رپورٹ بھی تیار کی جو اب بھی انتظامیہ کے پاس موجود ہے اور اس رپورٹ کے ذریعہ اس شعبہ کے کاموں میں بہت مدد مل رہی ہے۔

حافظ مشہود صاحب کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل جب عزیزم سے فون پہ بات ہوئی تو عزیزم نے اظہار کیا کہ میں جلد از جلد صحت یاب ہوکر بطور مبلغ دین کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ نیز کہا کہ اب جبکہ میرا علاج ہو رہا ہے تو میں نے اپنی مقامی جماعت میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک موقع پر عزیزم نے ذکر کیا کہ وہ گلاسگو میں ہونے والی پانچ کلومیٹر چیریٹی واک میں حصہ لے رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا۔

ملک اکرم صاحب وہاں کے مربی سلسلہ تھے۔ انہوں نے لکھا کہ مظہر احسن صاحب کی فیملی جب دبئی سے گلاسگو شفٹ ہوئی تو خاکسار سکاٹ لینڈ میں بطور مربی خدمت بجا لا رہا تھا۔ جس روز یہ فیملی گلاسگو میں آئی اسی روز مسجد میں کوئی فنکشن ہو رہا تھا جس میں یہ فیملی بھی شریک ہوئی اور ہم نے دیکھا کہ مظہر احسن صاحب سلام دعا کے بعد سیدھے کچن میں چلے گئے اور کچن ٹیم کے ساتھ تمام کام محنت اور جانفشانی سے کرتے رہے۔ پہلے دن سے لے کر جب تک وہ جامعہ احمدیہ میں گئے ہمیشہ مسجد اور جماعت کی بھرپور خدمت کرتے رہے۔ نہایت کم گو، نفیس طبیعت کے مالک، ظاہر بھی صاف اور باطن بھی صاف۔ نہ کبھی گپ شپ میں شامل ہوئے، نہ کبھی وقت ضائع کیا۔ انہیں وقت کے صحیح استعمال کا سلیقہ آتا تھا۔ مربی سلسلہ ہونے کی وجہ سے وہ خاکسار کے بہت قریب رہتے اور انہیں خاکسار نے بہت قریب سے دیکھا۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک، بڑے ہی دھیرے لہجے میں گفتگو کرنے والے، ہر ایک کی عزت و احترام کرنے والے نوجوان تھے۔ ان کی یہ دلی خواہش اور تڑپ تھی کہ ان کا وقف قبول ہو جائے اور جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے مبلغ بنیں اور خدمت دین کریں اور جس دن ان کو جامعہ میں داخلہ ملا اس دن وہ اتنے خوش تھے کہ گویا دنیا جہان کی نعمتیں مل گئی ہیں۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔

ارشد محمود صاحب قائد گلاسگو لکھتے ہیں کہ خاکسار شارجہ کا قائد خدام الاحمدیہ منتخب ہوا۔ پہلے یہ مظہر احسن بھی وہیں شارجہ میں تھے۔ شارجہ قیام کے دوران جماعتی پروگراموں اور اجتماعات کے موقعوں پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے دیکھا۔ کہتے ہیں چونکہ شہر سے باہر دور ایک جگہ ہم اجتماع منعقد کیا کرتے تھے لہٰذا ہمیں کافی پہلے جا کر وقارِعمل اور دوسری تیاری کرنی پڑتی تھی۔ مرحوم باوجود چھوٹی عمر کے ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ ان میں بڑی جرأت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اجتماع میں فی البدیہہ تقریر کا مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ مشکل تھا اور عنوان بھی مشکل تھا۔ مظہر نے بھی حصہ لیا اور کیونکہ تیاری بھی ان کی نہیں تھی تو خدام ان کی تقریر سن کے ہنسنے لگے مگر مظہر احسن نے اپنی تقریر جس طرح بھی کی اس کو پورا کیا اور کوئی پرواہ نہیں کی اور پھر کہنے لگا کہ اگر اسی طرح میں جھجک گیا تو فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ جھجک تو اسی طرح اترتی ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ ہمیں خدام کو مقابلہ جات میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔ اس نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ لوگ ہنس رہے ہیں کہ نہیں ہنس رہے۔ اس نے کہا جھجک دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ میں بولتا چلا جاؤں جس طرح بھی مجھے آتا ہے۔

ایک ہمارے گیمبین مربی سلسلہ عبدالرحمٰن چام ہیں جنہوں نے پچھلے سال جامعہ پاس کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جامعہ کے دوران برادرم کے ساتھ کافی وقت گزارا۔ جامعہ کے بعد ہم وَاٹس اَیپ (WhatsApp) کے ذریعہ رابطہ میں رہے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار وہ میسیجز پیش کرتا ہے جو برادرم مظہر صاحب نے خاکسار کو بیماری کے بعد ارسال کئے۔ ایک یہ تھا کہ میں اس بیماری سے گذر رہا ہوں لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت زیادہ احسانات کئے ہیں۔ اس لحاظ سے مجھے خدا تعالیٰ کا مزید شکر ادا کرنا چاہئے اس لئے میں اس درد سے گزرنا مشکل نہیں سمجھتا۔ پھر یہ ایک ہے کہ میں بیماری کے متعلق نہیں سوچ رہا بلکہ میں اپنے مطمح نظر کو دیکھ رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جماعت کی کس رنگ میں بہترین خدمت کرسکتا ہوں۔

ان کے ایک دوست اور کلاس فیلو شیخ ثمر جو مربی بنے کہتے ہیں ہمیشہ مسکراتے اور لوگوں کو خوش

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

رکھتے۔مظہر احسن ہر ایک سے ایک سلوک کرتا جیسے صرف وہی بندہ اس کا دوست ہے۔کسی کو کسی بھی قسم کی دوری کا یا غیریت کا احساس نہیں ہونے دیتا تھا اور کبھی کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔اس کا دل بہت بڑا تھا۔ ہر موقع پر تبلیغ کرتا اور کوئی بھی تبلیغ کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ہسپتال میں تھا تو ادھر بھی بہت مشہور تھا کہ یہ مسلمان ہے جو ہر ایک کو تبلیغ کرتا ہے۔اس کی وجہ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔کبھی کسی کو برا بھلا نہیں کہا۔دوسروں کی جتنی مدد کر سکتا تھا اس سے بڑھ کر کرتا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا۔ ہر ایک سے پیار اور محبت کے ساتھ رہتا۔

ساحل محمود ان کے کلاس فیلو، مربی ہیں۔ کہتے ہیں ایسی عمدہ شخصیت کے ساتھ سات سال گزارنے کا موقع ملا ہے۔ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔اعلیٰ مہمان نوازی، عاجزی اور انکساری میں اعلیٰ نمونہ۔ ہمیشہ حسن ظنی کا مظاہرہ کرنے والے۔ ہر کام میں نیک نیت۔ جامعہ کے شروع سالوں میں prefect تھے۔ prefect کا کام ہوتا ہے کہ وقت پر لائٹ آف کر کے لڑکوں کو کہنا کہ سو جاؤ۔نمازوں کے لئے جگانا، کمرے کی صفائی توجہ دلانا۔کبھی کوئی جھگڑا ہو جاتا تو اسے روکنا۔ یہ سب ان کے کام تھے۔تو طلباء ان کو تنگ بھی کرتے تھے۔ کہتے ہیں ہمیں ان کو تنگ کرنے کا بڑا مزہ آتا تھا۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ خاکسار نے کوئی غلطی کر دی جس پر انہوں نے مجھے ڈانٹا اور پھر چند منٹ کے بعد میرے پاس آ کر معافی مانگنے لگ پڑے اور رو پڑے۔ بڑے نرم دل کے انسان تھے۔ کہتے ہیں کبھی میں بیمار ہوتا یا کسی وجہ سے طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی اور چھٹی والے دن لیٹا ہوتا تو میرے اٹھنے سے پہلے میرے بستر کے پاس ناشتہ لا کر رکھ دیا کرتا اور کبھی نزلہ ہوا تو بغیر مجھے پوچھے فوری طور پر گرم پانی شہد میں ڈال کر میرے لئے لے آتا۔اور کہتے ہیں جو میرے سے ملاقاتیں ہوتیں ان کا بڑے شوق سے ذکر کیا کرتا تھا۔مختصر یہ کہ زندہ دل، مخلص، عاجز، نیک، دین کا سچا مجاہد، تقویٰ شعار محنتی یہ تمام الفاظ مظہر کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ایک خوبی یہ بھی تھی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا وہی اپنے دوستوں کے لئے بھی پسند کرتا اور کھانے پینے کے لئے جو کوئی چیزیں لاتا تو دوستوں کے لئے بھی لے کر آتا۔سادگی سے زندگی بسر کرتا اور اس کو فضول خرچی کرتے بالکل نہیں دیکھا جو جوانی کی عمر میں بعض لڑکے کرتے ہیں۔صفائی کا بہت خیال رکھنے والا اور نماز کا اور نماز تہجد کا باقاعدگی سے اہتمام کرتا۔ اس کے ایک کلاس فیلو کہتے ہیں کہ مجھے بھی اٹھاتا۔انہوں نے کمرے میں ایک جائے نماز رکھی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر نفل ادا کیا کرتا تھا۔ بلا ناغہ ہفتہ وار نفلی روزے بھی رکھتا اور چندے دینے کا بڑا اہتمام کرتا۔ ہر چیز میں ترتیب تھی۔اپنے وقت کو بڑی عقل مندی سے تقسیم کرنے والا تھا۔ جامعہ کی روزانہ کی تدریس کے علاوہ ان کی یہ روٹین تھی کہ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرے۔ پھر جماعتی کتب کا کچھ مطالعہ کرے۔ پھر خواہ کیسا ہی موسم ہو ہر روز ورزش کرے۔ باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کرے اور پھر دوپہر کو کچھ آرام بھی کرے جو صرف چند منٹ کا ہو اور پھر سونے سے پہلے باقاعدگی سے ڈائری لکھنا۔ یہ تھیں اس کی خصوصیات۔اور خطبہ جمعہ کے باقاعدہ نوٹس لیتا اور پھر خطبہ کے پوائنٹس کو اپنے دوستوں میں ڈِسکس (discuss) کرتا۔ یہ کہتے ہیں کہ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے سچے فدائی تھے اور کبھی خلیفہ وقت یا نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرتے۔ ہر تحریک پر لبیک کہتے اور دوسروں کو بھی یاد دہانی کراتے۔اپنے آپ کو خلیفہ وقت کے سپاہی سمجھتے اور یقیناً تھے۔اکثر کہا کرتے تھے کہ خلافت کے لئے میں جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور پھر وہ صرف الفاظ نہیں ہوتے تھے بلکہ جذبات ظاہر کر رہے ہوتے تھے کہ یہ حقیقت میں وہی کچھ کرنے والا ہے جو کہہ رہا ہے۔کینسر تشخیص ہوا تو ان کے دوست کہتے ہیں کہ ہمیں حوصلہ دلایا کہ پریشان مت ہو۔بس خدا کے آگے جھکو۔خدا تعالیٰ پر ایمان اور توکل بہت پختہ تھا۔اپنی بیماری کو اپنے اوپر ایک آزمائش سمجھ کر قبول کیا۔کسی کے آگے پریشانی یا تکلیف کا اظہار انہوں نے کبھی نہیں کیا۔

ان کے ایک دوست مربی شرجیل لکھتے ہیں۔نہایت اعلیٰ اخلاق والے اور پیارے دوست تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک، خیال رکھنے والے، خلافت کے مقام کا حقیقی طور پر ادراک رکھنے والے، توکل علی اللہ بہت مضبوط تھا۔ جماعت کے لئے سب کچھ قربان کرنے والے تھے۔ایک فدائی تھے۔کبھی کسی کو تکلیف یا نقصان نہ پہنچاتے۔ ہر وقت مسکراتے رہتے۔کوئی انہیں کتنا ہی تنگ کرتا کبھی غصہ نہیں دکھاتے، کبھی جوش میں نہیں آتے۔کبھی فضول باتیں نہیں کیں۔لغو باتوں سے اجتناب کرتے۔آج تک کبھی انہیں برے الفاظ یا بدگوئی کرتے نہیں دیکھا۔ ہر وقت ہر کام کو بڑے صبر اور حوصلہ سے اور بڑی لگن اور محنت سے اور بڑی ذمہ داری سے کرتے۔کبھی کسی کام کو چھوٹا نہیں سمجھتے تھے۔ ہر ایک کی مدد کرتے۔سستی کا ان میں نام ونشان بھی نہیں تھا۔ جامعہ سے بہت محبت تھی۔قوت ارادی بہت مضبوط تھی۔تکلیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور آخر وقت تک بڑی ہمت سے اپنی بیماری کو بھی برداشت کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ کبھی کسی کا مذاق نہیں اڑایا بلکہ لوگوں کو اس سے روکتے۔ ان میں وہ اوصاف تھے جو ایک مربی میں پائے جاتے ہیں۔ان کے دوست لڑکے تو یہ کہتے ہیں کہ ممہدہ سے ہی کامل مربی تھے۔تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے والے تھے کہ میری trimmer کی آواز بھی اونچی ہے اس لئے جب لوگ سوئے ہوتے ہیں تو مَیں trim نہیں کرتا۔

کسی قسم کا تصنع نہیں تھا۔جیسے اندر سے تھے ویسے ہی باہر تھے۔قول وفعل میں مطابقت تھی۔قرآنی احکامات کے پابند تھے۔نوٹس تو ان کے اچھے تھے ہی لیکن ترجمۃ القرآن کے پابندی سے نوٹس بناتے تھے اسی وجہ سے ان کا ترجمہ بہت اچھا تھا۔

ایک جامعہ کے طالبعلم آفاق، مربی بن گئے ہیں۔ پاکستان سے آ کے یہاں داخل ہوئے تھے۔ پہلے وہ کچھ عرصہ جامعہ پاکستان میں پڑھے پھر یہاں ان کے والدین آ گئے تو وہ بھی یہیں آ گئے۔ کہتے ہیں کہ لوگ مجھے ملنے آئے تو مظہر بھی ملنے آیا اور دو منٹ کے بعد چلا گیا اور واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بستر اور تکیہ وغیرہ تھے کہ تم یہ چیزیں لے کر نہیں آئے اس لئے میں نے لا کے تمہیں دے دی ہیں کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ یہ کہتے ہیں کہ ہماری کلاس تین ماہ پہلے برادرم کی تیمارداری کے لئے سکاٹ لینڈ گئی تو بہت ہی خوش لگ رہے تھے۔ جب گھر ملنے گئے تو وہاں پر باقاعدہ بھرپور دعوت کا انتظام کیا ہوا تھا اور ہمیں زور دے کر کہہ رہے تھے کچھ نہ کچھ ضرور کھائیں۔

بہرحال انتہائی شریف اور وقف کی روح کو سمجھنے والا انسان تھا اور گو اس کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ موقع نہ دیا اور چھبیس سال کی عمر میں وفات ہوگئی لیکن جہاں بھی اپنے دوستوں کی تربیت کا موقع ملا تربیت کی۔ جہاں تبلیغ کا موقع ملا تبلیغ کی اور بڑی کھل کے تبلیغ کی بلکہ آخری وقت میں بھی اپنے سامنے کچھ لکھ کے لگایا ہوتا تا کہ آنے والے ہر ڈاکٹر اور نرس اس کو پڑھیں۔ جب بھی دو تین دفعہ ہسپتال میں اور گھر میں بیماری کے دوران فون پہ میری ان سے بات ہوئی تو بڑے حوصلے سے جواب دیا کرتے تھے بلکہ ایک دفعہ تو ان کی والدہ نے کہا کہ دوائیوں کی وجہ سے ان کے منہ میں کچھ چھالے پڑے ہوئے ہیں اور بولا نہیں جاتا۔لیکن جب میرے سے بات کی تو صحیح طرح بول رہا تھا۔ میں نے اسے کہا بھی کہ تم آرام کرو۔لیکن انتہائی خلوص اور وفا سے کہنے لگا نہیں، اب میرے چھالے اب مجھے کوئی تکلیف نہیں دے رہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فضل بھی کیا اور اس کے بعد پھر وہ چھالے ٹھیک بھی ہوگئے۔تو انتہائی وفادار اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والا احمدی بچہ تھا۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر رحمتیں برساتا رہے۔اس کے درجات بلند کرتا رہے۔ ہمیشہ اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور اس جیسے ہزاروں واقفین بھی پیدا ہوں جو اس باریکی سے اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں۔اور خاص طور پر ان کے والدین کے لئے، بہنوں کے لئے دعا کریں۔اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور حوصلے میں بڑھاتا چلا جائے۔

....

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

ابھی نماز جمعہ کے بعد میں ان کا نماز جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا، میں نیچے جاؤں گا احباب یہیں صفیں درست کر لیں۔

☆Design 4 Build Services☆

تعمیرات کے شعبہ میں ماہرانہ خدمات

تجربہ کار انجینئرز، آرکیٹکٹس اور بلڈرز کی ایک قابل اعتماد ٹیم جو آپ کے رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراجیکٹس کے علاوہ پرانے گھروں کی تعمیر وتوسیع و آرائش میں بھی آپ کی مناسب رہنمائی کرتی ہے۔

ہماری خدمات: ☆ڈیزائننگ، پلاننگ، تعمیر اور سپرویژن ☆پلاننگ پرمشن، درخواست واپیل ☆سٹرکچرل انجینئر کی رپورٹ، مشورہ اور راہنمائی

We help to buy and sell properties for cash. We welcome builders and investors to join our team.

Contact: M: 0791 008 0278, **W:** design4build.com

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

Morden Motor(UK)

Specialists in

Electrical & Mechanical

Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C

All Makes & Models

Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**

Contact: Nusrat Rai@ 07809119621

E: mordenmotor@yahoo.com

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یوکے میں بابرکت شمولیت۔ خدام کی حوصلہ افزائی، ایمان افروز اختتامی خطاب و دعا

دین کو دنیا پر مقدم کرنے، قرآنِ کریم کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے، خشوع و خضوع کے ساتھ پنجگانہ نمازوں کا التزام کرنے، شراب، جوآ وغیرہ لغویات سے پرہیز کرنے، اپنے تقدّس کی حفاظت کرنے اور عاجزی، انکساری وغیرہ صفاتِ حمیدہ کو اپنانے کی اہم نصائح۔ ایم ٹی اے کے مواصلاتی ذریعہ سے حضورِ انور کا یہ خطاب پوری دنیا میں براہِ راست دیکھا اور سنا گیا۔ یوکے بھر سے پانچ ہزار سے زائد خدام واطفال کی اس بابرکت اجتماع میں شمولیت

اولڈ پارک فارم کنگزلی: 25/ستمبر 2016ء (نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت 23، 24 اور 25 اکتوبر 2016ء کو مسجد فضل سے تقریباً 45/ میل دور واقع اولڈ پارک فارم کنگزلی (Old Park Farm, Kingsley) میں منعقد ہونے والے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت فرمائی۔

خدام کا یہ مقامِ اجتماع حدیقۃ المہدی کے قریب واقع تھا۔ حضورِ انور جمعہ 23/ اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد لندن سے حدیقۃ المہدی تشریف لے گئے اور اجتماع کے تینوں روز مقام اجتماع میں رونق افروز ہو کر خدام کی علمی اور ورزشی کاوشوں کو ملاحظہ فرما کر حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ خدام نے ان تین دنوں میں اپنے پیارے امام کے دیدار اور قرب کا شرف حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حضورِ انور کی امامت میں نمازیں ادا کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔

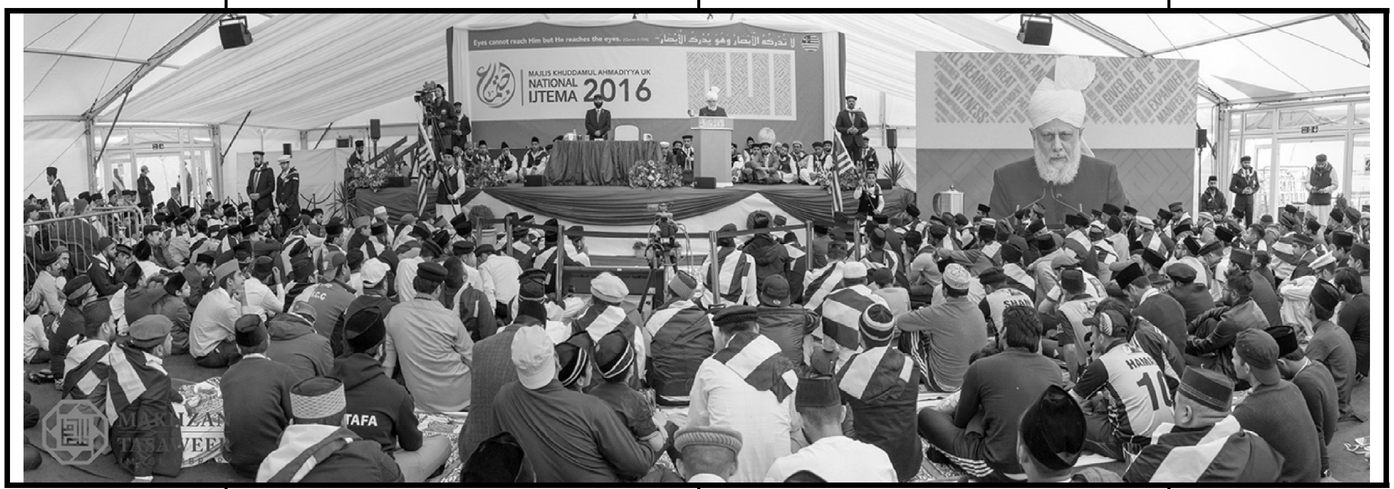

25/ستمبر بروز اتوار حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اجتماع کی اختتامی تقریب کو رونق بخشی۔ اعزاز پانے والے خدام کو انعامات عطا فرمائے اور پھر اختتامی خطاب فرما کر دعا کے ساتھ اس اجتماع کا باقاعدہ اختتام فرمایا۔

امسال اس اجتماع میں یوکے کے طول وعرض سے پانچ ہزار سے زائد خدام واطفال شامل ہوئے۔

مزید برآں دیگر ممالک سے تشریف لانے والے بعض خدام نے بھی اس اجتماع میں شامل ہو کر حضورِ انور کے وجود باجود کے فیض سے برکت حاصل کرنے کی توفیق پائی۔

اجتماع کی اختتامی تقریب میں تلاوت کی سعادت مقابلہ تلاوت میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے محترم صادق ایوب صاحب (ہڈرز فیلڈ) نے حاصل کی۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیات 31 تا 37 کا ترجمہ محترم نعمان ہادی صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) نے پڑھا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریب میں موجود خدام سے 'عہد' لیا۔ عہد کے بعد مقابلہ نظم میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے محترم رانا عبدالمقیت صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام 'بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے' سے منتخب اشعار پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ان اردو اشعار کا انگریزی ترجمہ عزیزم عطاء الفاطر طاہر (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) نے پیش کیا۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے) نے مختصر رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ امسال اجتماع کا مرکزی موضوع (theme) 'تعلق باللہ' رکھا گیا تھا۔ برطانیہ بھر کے تمام مقامی اور ریجنل اجتماعات میں بھی اسی theme کی پابندی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ امسال ہمیں حدیقۃ المہدی کے قریب واقع اولڈ پارک فارم میں مکمل اجتماع گاہ تیار کرنے کے لئے بہت سے چیلنجز کا سامنا تھا۔ یہ جگہ گزشتہ سال کے مقامِ اجتماع سے ساٹھ فیصد وسیع ہے۔ اس کی تیاری کے لئے چار ہزار گھنٹے وقارِ عمل کیا گیا۔ اس عمل کے دوران ایک کھیت کو صحتِ جسمانی ٹیم کے تحت اس قابل بنایا گیا کہ وہاں کھیلیں کروائی جا سکیں۔ امسال اجتماع کے موقعہ پر کچھ نئی چیزیں بھی متعارف کروائی گئیں جن میں The Hub جس میں ایک پروگرام Ask a Murabbi، رشتہ ناطہ کارنر اور Question Time بھی رکھا گیا تھا قائم کیا گیا۔ اِن ڈور سپورٹس مارکی جس میں اِن ڈور کرکٹ، ٹیبل ٹینس اور اِن ڈور گولف کا انتظام تھا، ریویو آف ریلیجنز ایگزیبیشن (exhibition) وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس اطفال الاحمدیہ کی اجتماع گاہ میں بھی گزشتہ سال کی نسبت بہت وسعت لائی گئی۔ امسال پہلی مرتبہ شروع کی جانے والی چیزوں میں Problem Solving، Team Bulidng اور ریجنل ٹیمز کے مابین مقابلہ جات تھے۔ انہوں نے اجتماع کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ نیز حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی ہدیہ تشکر پیش کیا کہ حضورِ انور اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود خدام الاحمدیہ کے اجتماع کو تینوں روز سرفراز فرماتے رہے۔ حضورِ انور کی موجودگی خدام کے لئے انتہائی حوصلہ افزائی کا باعث بنتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا

کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو حضورِ انور کے منشائے مبارک کے ماتحت حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی رپورٹ کے بعد حضورِ انور نے انگریزی زبان میں فرمائے جانے والے اپنے اس خطاب میں خدام کو توجہ دلائی کہ آپ لوگ خدام الاحمدیہ کا عہد ہر موقعہ پر دہراتے ہیں، عہد کا دہرانا صرف کھوکھلے طور پر نہ ہو بلکہ آپ لوگوں کو اپنے عہد کی عملی تصویر بن کر دکھانا چاہئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کا باقاعدگی سے مطالعہ کریں۔ ہمارے لئے قرآنِ کریم کا مطالعہ اس لئے بھی ضروری ہے کیونکہ ہماری کامیابی اور نجات کا ذریعہ یہی ہے۔ یہی روحانی نور ہے جو ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا طریق سکھاتا ہے۔

حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام کو روزمرہ تربیتی امور کی بابت بھی نصائح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ خدام کو خشوع و خضوع کے ساتھ باجماعت پنجوقتہ نمازوں کو ادا کرنے کا التزام کرنا چاہئے۔ فضول گفتگو اور بری صحبت سے بچنا چاہئے۔ ایک دوسرے کو نیکی کی ترغیب دینی چاہئے۔ اپنی پاکیزگی اور تقدس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ صرف غیر شرعی تعلقات سے ہی اجتناب نہیں کرنا بلکہ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنی آنکھوں اور اپنے کانوں کو بھی ہر بری چیز سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ قرآنِ کریم میں بھی جہاں عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں پہلے مردوں کو اپنی نظروں کی حفاظت اور اپنے دلوں اور دماغوں کو پاکیزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نظریں نیچی رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ انسان کو اپنے جذبات اور احساسات کو قابو میں رکھنے کی مشق ہو۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ انسان جب کسی چیز کو دیکھتا ہے تبھی اس کے اندر اس کے بارہ میں جذبات جنم لیتے ہیں۔ شراب اور جوآ بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے بہت دور رَس نقصانات ہیں اور یہ دونوں باتیں انسان کو خدا سے دور کرنے والی ہیں۔ شراب کے بارہ میں تو قرآنِ کریم میں واضح حکم ہے کہ اس کے نقصانات اس کے فوائد سے بہت زیادہ ہیں۔ اور جوآ جو انسان کو محنت اور ایمانداری سے پیسہ کمانے کی بجائے سہولت پسند بناتا ہے اس سے بھی خدام کو ہر صورت بچنا چاہئے۔ حضورِ انور نے عاجزی اور انکساری کو سچے مومنوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عہدیداران کو خاص طور پر ان صفات کو اپنانا چاہئے۔

حضورِ انور نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جیسے اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کی آیت 149 میں فرماتا ہے کہ ہر کسی کا ایک مطمحِ نظر ہوتا ہے تو مومنوں کا مطمحِ نظر یہ ہونا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے سے نیکی میں سبقت حاصل کریں۔ چنانچہ تمام اطفال اور خدام کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اگر وہ سچے مومن کہلوانا چاہتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے سے نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنا ہو گی اور ہر وقت اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرنا ہو گی۔

حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آخر میں اردو زبان میں بھی خدام کو بعض نصائح فرمائیں۔ اور پھر دعا کے ساتھ اس اجتماع کا باقاعدہ اختتام فرمایا۔

حضورِ انور ایدّہ اللہ کا یہ خطاب ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہِ راست نشر کیا گیا اور حسبِ معمول کئی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضورِ انور کے تمام ارشادات سننے، ان کو سمجھنے اور پھر ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ دورۂ جرمنی 2016ء
..................................از صفحہ نمبر 4

Insurance Law

41۔ احمد اسماعیل طاہر صاحب۔ M.A. in Business Administration

42۔ انصر مقصود احمد صاحب۔ Master of Law in Global Licencing

43۔ وقاص احمد صاحب۔ MBA in Logistic

44۔ افتخار احمد صاحب۔ Master of Engineering in Constructive Engineering

45۔ انصار احمد ملک صاحب۔ M.Sc in Technology Oriented Management

46۔ افتخار احمد شیخ صاحب۔ M.Sc in Industrial Engineering

47۔ سفیر احمد صاحب۔ B.Sc in Mechatronic Engineering

48۔ بہزاد احمد صاحب۔ B.Sc in Medical Engineering

49۔ معاذ ملک صاحب۔ B.Sc in Business Information System

50۔ مسرور احمد کاہلوں صاحب۔ B.Sc in Moleculare Biotechnology

51۔ فراز احمد صاحب۔ Bachelor of Engineering in Machanical Engineering

52۔ فہیم احمد درّانی صاحب۔ B.Sc of Economic Science

53۔ ہجّیل احمد کاہلوں صاحب۔ B.Sc Economic Science

54۔ عمّار نور احمد صاحب۔ B.Sc in Business Administration

55۔ Bekim Bici صاحب۔ B.Sc in Communication Science

56۔ فاخر احمد صاحب۔ B.Sc in Physical Engineering

57۔ مبشر حسین صاحب۔ Bachelor of Engineering in International Industrial Engineering

58۔ یحییٰ محمود کلا صاحب۔ Bachelor of Law in Law

59۔ قمر حمید صاحب۔ Abitur

60۔ تحسین عمر صاحب۔ Abitur

61۔ قیصر احمد صاحب۔ Abitur

62۔ جمال احمد شیخ صاحب۔ Abitur

63۔ مسرور احمد صاحب۔ Abitur

64۔ تنزیل احمد خان صاحب۔ Abitur

65۔ تسلیم احمد منیر صاحب۔ Abitur

66۔ اسامہ احمد دھاڑی وال صاحب۔ Abitur

67۔ تیمور احمد خالد صاحب۔ Beccalaureat (Equal to A. Level)

68۔ ڈاکٹر محمود احمد شرما صاحب۔ Ph.D in Orthopedics

69۔ ڈاکٹر سلمان شفیق صاحب۔ Ph.D in Moledcular Genetics and Microbiology

70۔ احمد مرتضیٰ صاحب۔ M.Sc in Design and Construction Project Management

71۔ انصر احمد صاحب۔ M.Sc in Communication Engineering

72۔ وسیم Ashar صاحب۔ M.Sc in Embedded Systems

73۔ جوزف ابراہیم صاحب Hejderup۔ M.Sc. in Computer Science

74۔ وقار نذر صاحب۔ M.Sc in Information and Comminication Systems Security

75۔ ظہیر احمد منصور صاحب۔ M.Sc in Chemical Science and Engineering

76۔ وقار نذر صاحب۔ M.Sc in Bioinformation System Biology

77۔ جوزف سلمان خان صاحب۔ Commercial Airline Pilot Training

78۔ سالک حمید صاحب۔ Upper Secondary School

....

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بعد ازاں پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آجکل دنیا میں عموماً ایک بہت بڑا طبقہ یہ الزام لگاتا ہے کہ مذہب دنیا کے فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔ اس وجہ سے ایک بہت بڑی تعداد مذہب سے دُور ہٹ گئی ہے اور ان دُور ہٹنے والوں میں بہت بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہے جن کا مذہب عیسائیت تھا۔ ابھی تک یہی کہا جاتا ہے کہ دنیا میں کسی مذہب کے ماننے والوں میں سب سے بڑی تعداد عیسائیوں کی ہے لیکن عملاً مذہب کو نہ ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ عیسائیوں میں سے ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے انکار کرنے والے انہی میں سے زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذہب ہماری ضروریات پوری نہیں کرتا۔ مذہب کا کوئی ہمیں مقصد نظر نہیں آتا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کو مانا جائے اور اس پر قائم ہوا جائے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مذہب نئے زمانے اور ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ عیسائیوں میں تو اکثریت نام کے عیسائی ہیں۔ چرچ میں جانے والوں کی تعداد بہت معمولی ہے۔ لوگوں کے اس رجحان کو دیکھتے ہوئے اور بہت سارے دوسرے ایسے مطالبات جو آزادی دلانے والے اور مذہب کے احکامات کے خلاف ہیں ان کے خلاف بولنے والوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے یہ لوگ اپنی بنیادی تعلیم میں جو پہلے ہی بگڑی ہوئی تھی مزید تبدیلیاں کرتے چلے جا رہے ہیں۔

پھر دوسرا بڑا مذہب دنیا میں اسلام ہے اور مسلمان چاہے عملاً اسلام کی تعلیم پر عمل کریں یا نہ کریں لیکن اِلَّا مَاشَاءَ اللہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب ضرور کرتے ہیں۔ اور نہیں تو جمعہ یا عید کی نمازیں ضرور پڑھ لیتے ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار بھی کرتے ہیں جہاں سوال آجائے دینی روایات کا شعائر اللہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا، قرآن کریم کا۔ انہی جذبات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جو مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے لئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں مفاد پرست علماء اور تنظیموں نے مسلمان کہلانے والے ایک طبقے سے غلط کام کروانے شروع کر دیئے۔ انہیں شدت پسند بنا دیا ہے۔ انہیں اپنی حکومتوں کے خلاف غلط رنگ میں ابھار دیا ہے۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان ملکوں کے حکمران بھی اس کے ذمہ دار ہیں جن کے غلط رویّوں اور عوام کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے یہ ردّعمل ظاہر ہوا ہے۔ لیکن جو عوام کے جذبات سے فائدہ اٹھانے والے ہیں ان کی نیت بھی نیک نہیں ہے۔ وہ بھی اپنے مفادات کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور پھر ان دشمنیوں کو اپنی طاقت کے اظہار کو انہوں نے اپنے ملکوں سے باہر نکل کر مغربی دنیا میں بھی خودکش حملوں اور ظالمانہ قتل و غارت کے ذریعہ پھیلا دیا ہے جس کی وجہ سے ان ملکوں میں بھی اسلام کے لئے خوف پھیل گیا ہے۔ اور جو مذہب کے مخالف ہیں، جو خدا کے وجود سے انکاری ہیں، ان کی تعداد میں ان حالات کو دیکھتے ہوئے بھی مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں مذہب ہی فساد کی جڑ ہے اور خاص طور پر اسلام نعوذ باللہ اس میں اوّل نمبر پر ہے۔

ایسے وقت میں ہم احمدی ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی یہ بدامنی اور فتنہ وفساد مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب سے دُور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ یہ فتنہ وفساد اس لئے ہے کہ مذہب کی حقیقی تعلیم کو توڑ مروڑ دیا گیا ہے، اس کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ مسلمان بیشک اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، بیشک قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے، لیکن اس کی تعلیمات کو مفاد پرستوں نے غلط تشریحیں کر کے اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ پس نہ ہی مذہب کے خلاف گروہ نے مذہب کو سمجھا نہ ہی مسلمانوں نے یا بظاہر مذہب پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والوں نے مذہب کو سمجھا ہے۔ ان میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اوّل نمبر پر مسلمان ہیں اور بدقسمتی سے انہوں نے اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو موقع دے دیا کہ وہ اسلام پر اعتراض کرنے میں بڑھتے چلے جائیں۔

قرآن کریم کی تعلیم تو ایسی سموئی ہوئی تعلیم ہے اور فطرت کے مطابق تعلیم ہے اور ہر طبقے کے حق کو قائم کرنے والی تعلیم ہے کہ جس کے رحم اور عدل کے معیار یہ ہیں کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہ کرو۔ میں نے کل یہاں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے سیشن میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں کچھ بتایا تھا تو اس کے بعد اکثر لوگ جن میں یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور پڑھے لکھے لوگ اور مختلف طبقوں کے لوگ شامل ہیں انہوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آج یہ باتیں سن کر ہمارا اسلام کے بارے میں جو تصور قائم ہوا ہوا تھا وہ یکسر بدل گیا۔ اب ہمیں پتا چلا ہے کہ اسلام کے خلاف بولنے والے جو کہتے ہیں اور اسلام کی جو تصویر میڈیا پیش کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو ہمیں آج یہاں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے حوالے سے سننے کو ملی۔ بلکہ ایک شخص نے تو یہ بھی کہا کہ میں عیسائی تھا لیکن میرا مذہب مجھے تسلی نہیں دے سکا اور اب میں دہریہ ہو چکا ہوں۔ لیکن آج یہاں آپ کے خلیفہ نے جو باتیں کی ہیں اور یہ مَیں نے سنی ہیں اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مذہب اسلام بالکل مختلف ہے۔ پہلے تو میں عیسائی تھا اور یہ مذہب چھوڑا تھا۔ اسلام کو تو میڈیا نے اس طرح بتایا ہوا تھا کہ اس میں غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ غور کروں۔ لیکن جب میں نے یہ باتیں سنی ہیں تو میرے نظریات بالکل مختلف ہو گئے ہیں اس سے جو ہمیں بتایا جاتا ہے۔ اور کہنے لگا کہ اگر کبھی میں مذہب کی طرف آیا تو احمدی مسلمان بنوں گا۔

ہم احمدی مسلمان غیروں کو دوسرے مسلمانوں سے کیوں مختلف نظر آتے ہیں؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید احمدیوں نے اسلام کی خوبصورتی دنیا کو بتانے کے لئے اس کی تعلیم میں کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ جب ان کو بتایا جائے کہ ہمارا اسلام وہی ہے جو قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے ثابت ہوتا ہے تو حیران ہوتے ہیں۔ ان کو ہم بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کا بگڑنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا پورا ہونا تھا۔ اور احمدی مسلمانوں کا عمل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اس بگڑے ہوئے زمانے میں جو زمانہ آئے گا بگڑا ہوا بگڑنے کا مسلمانوں کے اس زمانے میں مذہب کی حقیقت بتانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلامِ صادق مبعوث ہوگا جو دونوں طرف کے لوگوں کے اعتراضات دُور کرے گا اور رہنمائی کرے گا۔ جو دنیا کو بتائے گا کہ مذہب دنیا میں فساد پیدا کرنے کے لئے نہیں آتا بلکہ مذہب کا تو کام ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو اور اس کے بندوں سے شفقت کی جائے اور اسلام سب سے زیادہ اس تعلیم کا پرچار کرتا ہے۔ اور اگر قرآن کریم اور احادیث کو دیکھیں تو یہی اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہمیں نظر آتا ہے۔

پس احمدی مسلمان اگر دوسروں سے مختلف نظر آتے ہیں تو اسلام کی بنیادی تعلیم میں تبدیلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں سمجھنے کی وجہ سے۔ اس تعلیم کو اس طرح سمجھنے کی وجہ سے جو زمانے کے امام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں سمجھائی ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ مذہب سے اگر صحیح طور پر فائدہ اٹھانا ہے تو پہلے یہ سمجھو کہ مذہب ہے کیا۔ پھر اس بات کا ادراک حاصل کرو کہ مذہب کی ضرورت کیوں ہے۔ پھر ہمیں بتایا کہ اگر تم مسلمان ہو تو یہ علم بھی حاصل کرو کہ اسلام کی صداقت باقی مذاہب پر کیا ہے۔ اگر اسلام کی صداقت پر یقین پیدا کر لو تو پھر اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کرو جو اسلام اپنے ماننے والوں سے چاہتا ہے۔ اور اس بات کی بھی سمجھ ہونی چاہئے کہ اسلام صرف اپنے ماننے والوں سے مطالبے نہیں کرتا بلکہ دیتا بھی ہے اور اگر دیتا ہے تو کیا دیتا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اس زمانے میں آپ علیہ السلام کے ذریعہ زندگی بخشنے کا مقصد اسلام کس طرح پورا کر رہا ہے۔ روحانی زندگی کس طرح ہمیں حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعہ کس طرح دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانا چاہتا ہے۔

یہ تمام باتیں اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے ہی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ مذہب کیا ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور اس کا ایک قانون ہے جس کو دوسرے الفاظ میں مذہب کہتے ہیں۔ اور یہ مذہب ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتا رہا اور پھر ناپید ہوتا رہا اور پھر پیدا ہوتا رہا۔ مثلاً جیسا کہ تم گیہوں وغیرہ اناج کی قسموں کو دیکھتے ہو کہ وہ کیسے معدوم کے قریب ہو کر پھر ہمیشہ از سرِ نَو پیدا ہوتے ہیں‘‘۔ بیج ڈالا جاتا ہے، زمین میں بیج پڑتا ہے، ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس بیج سے پودا نکلتا ہے پھر

وہی دانہ بن جاتا ہے اور سینکڑوں دانوں میں بن جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’اور بایں ہمہ وہ قدیم بھی ہیں ان کو نَو پیدا نہیں کہہ سکتے۔ یہی حال سچے مذہب کا ہے کہ وہ قدیم بھی ہوتا ہے اور اس کے اصولوں میں کوئی بناوٹ اور حدوث کی بات نہیں ہوتی اور پھر ہمیشہ نیا بھی کیا جاتا ہے‘‘۔ یعنی آپ نے بیان فرمایا کہ تمام انبیاء ایک قسم کی تعلیم لاتے ہیں۔ ایک ہی قسم کی تعلیم ہوتی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرواور اس کے بندوں سے شفقت کی تعلیم۔ یہی سب انبیاء بیان کرتے رہے۔ حضرت نوح بھی، حضرت ابراہیم بھی، حضرت موسیٰ بھی، حضرت عیسیٰ نے بھی یہی بیان کیا ہے۔ لیکن جب سب دین بگڑ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پھر ایک کامل دین ہوا۔ تعلیم وہی تھی جس کو نئے سرے سے اور زیادہ نکھار کر پیش کیا گیا جس نے پھر ان بگڑے ہوئے دینوں کی اصلاح کر دی اور اس زمانے میں پھر آپ کے غلام کو بھیجا جو تجدید دین کر رہا ہے، اس مقصد کو پورا کر رہا ہے جو مذہب کا ہے جو خدا تعالیٰ کا قانون ہے جسے خدا زمین میں پھیلانا چاہتا ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مذہب کو تم نے کس طرح سمجھنا ہے کہ یہ کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مذہب کی جڑھ خدا شناسی اور معرفتِ نعمائے الٰہی ہے۔ اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے۔

پس فرمایا اگر یہ باتیں حاصل ہو جائیں یا اس کو سمجھ آجائیں کہ یہ کیا ہیں تو مذہب کی بھی سمجھ آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنی ضروری ہے۔ اس کوشش میں رہو کہ اللہ کیا ہے۔ اس کو پہچانو۔ اس کی جو نعمتیں ہیں ان کی معرفت حاصل کرنی ہے۔ ان پہ غور کرنا ہے۔ اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ ہیں۔ ان کو اس پودے کو پھیلانے کے لئے پھولنے کے لئے اعمال صالحہ پیدا کرنے پڑیں گے تب اس کو وہ شاخیں لگیں گی اور پھر اس پر پھول لگیں گے۔ جو اعلیٰ اخلاق ہیں وہ اس کے پھول ہیں۔ اور جو روحانی برکات حاصل ہوں گی اللہ تعالیٰ سے تعلق میں پھر ایک خاص مقام حاصل ہوگا وہ اس کا پھل ہے۔ اس کی برکات پھر ملیں گی تمہیں۔ اور یہ ایسی باریک اور گہری محبت ہے جو بندے اور خدا میں پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ لیکن یہ پھل حاصل کرنے کے لئے، اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ نے فرمایا کہ روحانی تقدس اور پاکیزگی حاصل ہوگی تو تبھی تمہیں یہ پھل ملیں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ قدوس ہے۔ وہ اپنی تقدیس کی وجہ سے ناپاکی کو پسند نہیں کرتا اور چونکہ وہ رحیم و کریم ہے اس واسطے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلے جن میں اس کی ہلاکت ہو۔ پس یہ اس کے جذبات ہیں جن کی بناء پر مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو مذہب کو بھیج کر انسانوں کو ہلاکت سے بچانا چاہتا ہے نہ کہ فتنہ وفساد میں ڈالنا۔ جن کا تعلق حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ سے ہے وہ فتنہ وفساد کے قریب بھی نہیں جاتے۔ جب اس بات کی سمجھ آجائے تو پھر انسان یہ سوال نہیں اٹھاتا کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے بلکہ وہ مذہب کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رہے کہ محض خشک جھگڑے اور سبّ وشتم اور سخت گوئی اور بدزبانی جو نفسانیت کی بنا پر مذہب کے نام پر ظاہر کی جاتی ہے اور اپنی اندرونی بدکاریوں کو دُور نہیں کیا جاتا اور اس محبوب حقیقی سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا جاتا اور ایک فریق دوسرے فریق پر نہ انسانیت سے بلکہ کتوں کی طرح حملہ کرتا ہے اور مذہبی حمایت کی اوٹ میں ہر ایک قسم کی نفسانی بدذاتی دکھلاتا ہے کہ یہ گندہ طریق جو سراسر استخوان ہے اس لائق نہیں کہ اس کا نام مذہب رکھا جائے۔

کہتے ہیں مذہب جھگڑے پیدا کرتا ہے فساد پیدا کرتا ہے۔ فرمایا کہ جھگڑے جو ہیں، گالی گلوچ جو ہے، ایک دوسرے پر بدزبانی کرنا جو ہے، یہ سب نفسانیت کی بناء پر ہیں مذہب کی بناء پر نہیں ہیں۔ یہ تو تمہاری اندرونی دل کی جو حالت ہے اس کو ظاہر کر رہی ہیں اور یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ تمہارا اپنے اس محبوب سے، اس خدا سے سچا تعلق نہیں ہے۔ اور اگر سچا تعلق ہے تو کتّوں کی طرح ایک دوسروں پہ حملہ نہ کرو، ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہو، بلاوجہ انسانوں کو معصوم جانوں کو مارو نہ معصوموں کی جانیں لو۔

پھر آپ فرماتے ہیں: افسوس ایسے لوگ نہیں جانتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور اصل اور بڑا مقصود ہمارا اس مختصر زندگی سے کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اندھے اور ناپاک فطرت رہ کر صرف متعصّبانہ جذبات کا نام مذہب رکھتے ہیں۔ (اپنے جذبات ہوتے ہیں ذاتی۔ مفادات ہوتے ہیں وہ مذہب کا نام رکھ دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم آجکل دیکھ رہے ہیں حالت مسلمانوں میں سے بعض لیڈروں کی، علماء کی) ’’اور ایسے فرضی خدا کی حمایت میں دنیا میں بداخلاقی دکھلاتے اور زبان درازیاں کرتے ہیں جس کے وجود کا اُن کے پاس کچھ بھی ثبوت نہیں۔ (جس میں مسلمان بھی شامل ہیں اور غیرمسلم بھی شامل ہیں) وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں بلکہ ایسا خدا ایک مردے کا جنازہ ہے جو صرف دوسروں کے سہارے سے چل رہا ہے۔ سہارا الگ ہؤا اور وہ زمین پر گرا۔ ایسے مذہب سے اگر ان کو کچھ حاصل ہے تو صرف تعصّب۔ اور حقیقی خداترسی اور نوع انسان کی سچی ہمدردی جو افضل الخصائل ہے بالکل اُن کی فطرت سے مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اگر ایسے شخص کا اُن سے مقابلہ پڑے جو ان کے مذہب اور عقیدے کا مخالف ہو تو فقط اسی قدر مخالفت کو دل میں رکھ کر اس کی جان اور مال اور عزت کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان کے متعلق کسی غیر قوم کے شخص کا کام پڑ جائے تو انصاف اور خداترسی کو ہاتھ سے دے کر چاہتے ہیں کہ اس کو بالکل نابود کر دیں‘‘۔ (انصاف ہی کوئی نہیں رہتا۔ غیروں کے ساتھ واسطہ پڑ جائے تو چاہتے ہیں ان کو ختم ہی کر دیں۔ یہ آجکل علماء کا ہم حال بھی دیکھتے ہیں۔ غیروں کی بات تو الگ رہی، مسلمانوں میں یہ حالت ہے) اور وہ رحم اور انصاف اور ہمدردی جو انسانی فطرت کی اعلیٰ فضیلت ہے بالکل ان کے طبائع سے مفقود ہو جاتی ہے اور تعصب کے جوش سے ایک ناپاک درندگی ان کے اندر سما جاتی ہے اور نہیں جانتے کہ اصل غرض مذہب سے کیا ہے۔ اصل بدخواہ مذہب اور قوم کے وہی بدکردار لوگ ہوتے ہیں جو حقیقت اور سچی معرفت اور سچی پاکیزگی کی کچھ پروا نہیں رکھتے اور صرف نفسانی جوشوں کا نام مذہب رکھتے ہیں۔ تمام وقت فضول لڑائی جھگڑوں اور گندی باتوں میں صَرف کرتے ہیں اور جو وقت خدا کے ساتھ خلوت میں خرچ کرنا چاہئے وہ خواب میں بھی ان کو میسّر نہیں ہوتا۔

پس مذہب تو نام ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا اور آپس میں تعلقات کا۔ بعض غلط عمل کرنے والوں کی وجہ سے مذہب کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ مذہب تو نام ہے متعصّبانہ جذبات سے پاک ہونے کا۔ مذہب نام ہے اعلیٰ اخلاق کا۔ مذہب نام ہے خداترسی اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا۔ مذہب نام ہے نفسانی جوشوں کو دبانے کا۔ مذہب نام ہے خدا تعالیٰ کی عبادت کا۔ یقیناً یہ سب چیزیں مذہب کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں نہ کہ عدم ضرورت کو۔ اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ (ہمیں محنت کرنی پڑے گی۔ ہمیں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانے پڑیں گے۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا پڑے گا۔ ہمیں اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینی پڑے گی۔ اور فرمایا) اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لیے ساری ذلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔

پس آج اس بات کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ہمیں ضرورت ہے تاکہ ہم دنیا کو مذہب کی ضرورت اور اہمیت بتا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اسلام کے خوبصورت پیغام کو اپنے ملک میں بھی اور دنیا میں بھی پھیلا سکیں اور دنیا سے فساد دور کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں اور شیطان کے پنجے سے دنیا کو نکالیں جس میں یہ دن بدن گرفتار ہوتی چلی جارہی ہے۔ شیطانی طاقتیں پہلے سے بڑھ کر مذہب کے خلاف حملے کر رہی ہیں ہمیں بھی چاہئے کہ اس سے بڑھ کر ہم شیطان کے حملوں کا جواب دیں۔ مسلمانوں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں اور غیر مسلموں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں کریں تاکہ ہر شخص اُس خدا کو پہچان لے جو دنیا کا خدا ہے۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا سے فساد ختم ہو۔ جو چاہتا ہے کہ بندے ایک دوسرے کے حق ادا کریں جو چاہتا ہے کہ دنیا میں وحدت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ مکمل خطاب حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

....

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جلسہ سالانہ کی عمومی حاضری 38149 ہے جس میں مستورات کی حاضری 19036 اور مرد حضرات کی حاضری 19113 ہے۔ اس کے علاوہ 1084 کی تعداد میں تبلیغی مہمان شامل ہوئے۔

اس جلسہ میں 62 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 4177 مہمان مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیّبہ کا ورد کیا۔

پھر عرب احمدی احباب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ بڑے روح پرور انداز میں پیش کیا۔

پھر اس کے بعد ملک میسیڈونیا (Mecedonia) سے آئے ہوئے نومبائعین نے میسیڈونین زبان میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔

اس کے بعد ملک البانیا (Albania) سے آئے ہوئے مہمانوں نے ترنّم کے ساتھ ایک دعائیہ نظم پیش کی۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق جرمن زبان میں خدام نے ایک ترانہ پیش کیا۔

آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے خلافت کے ساتھ عہد ووفا کا تعلق باندھنے کے مضمون پر مشتمل دعائیہ نظم پیش کی۔

بڑے روح پرور ماحول میں یہ سب نظمیں اور ترانے پیش کئے جارہے تھے۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی محبت، عقیدت اور فدائیت کا اظہار بڑے جوش اور جذبہ سے کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق ومحبت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پُرنم تھیں۔

اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے، اپنے عشّاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جَلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائعات کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائعات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان نومبائعات کی تعداد 19 تھی اور چھ بچے بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ ان خواتین کا تعلق جرمنی، ناروے، ترکی اور بیلجیم سے تھا۔ ان خواتین میں جرمن قومیت سے تعلق رکھنے والی چار اور دو ترک ایسی خواتین بھی شامل تھیں جنہوں نے آج ہی بیعت کی توفیق پائی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے ان خواتین کے بارہ میں اختصار کے ساتھ بتایا۔

☆......بعدازاں ایک خاتون نے حضور انور کے استفسار پر عرض کیا کہ اس کا تعلق عراق سے ہے اور وہ گزشتہ 25 سال سے ہالینڈ میں مقیم ہے اور آج ہی بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئی ہے۔

☆......جو خاتون ترجمانی کے فرائض انجام دے رہی

تھیں۔ حضور انور نے اُن سے استفسار فرمایا کہ وہ کونسی زبان بولتی ہیں اور کب احمدی ہوئیں۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ جرمن اور کرد زبان بولتی ہیں اور جب وہ احمدی ہوئیں اُس وقت اُن کی عمر چھ سال تھی۔

☆......حضور انور کے استفسار پر ایک نومبائع بچی نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ جرمن ہے اور یونیورسٹی کی طالبہ ہے اور کمپیوٹر سائنس کی تعلیم حاصل کر رہی ہے اور آج ہی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ والدین نے مخالفت تو نہیں کی اس پر بچی نے عرض کیا کہ اس کے والدین مسلمان ہیں اور کمیونسٹ ہیں اور البانیا سے ان کا تعلق ہے۔

☆......ایک خاتون نے عرض کیا کہ اس کا نام تہمینہ ہے اور وہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ پر آئی ہے اور آج ہی بیعت کی ہے اور حضور انور سے ملاقات کر کے بہت خوش ہے۔

☆......ایک خاتون ناروے سے آئی تھیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہیں اور احمدیت قبول کرنے کے بعد بہت مطمئن ہیں۔

☆......پاکستان سے آئی ہوئی ایک خاتون نے بتایا کہ گزشتہ سال احمدیت قبول کی ہے۔ پاکستان سے ہالینڈ آئی تھی۔ میرے کچھ رشتہ دار احمدی ہیں۔ مَیں نے احمدیت سے متأثر ہو کر بیعت کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ رشتہ داروں کی طرف سے مار پڑے گی۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ بہت مخالفت کر رہے ہیں۔

☆......ایک خاتون نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ ترک ہیں اور Abitur (او لیول) کیا ہوا ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال بیعت کی ہے۔

حضور انور نے موصوفہ سے استفسار فرمایا کہ آپ احمدی کیوں ہوئیں؟ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ مَیں نے حضور انور کے بارہ میں سنا، مَیں نے ریسرچ کی اور کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھی تھی۔

☆......ایک خاتون نے بتایا کہ وہ اطالوی احمدی ہیں۔ حضور انور نے ان سے استفسار فرمایا کہ کیا وہ جرمن اور اٹالین بول لیتی ہیں۔ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ اس کے علاوہ فرنچ بھی بول لیتی ہیں۔

☆......ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرا نام Alisa ہے اور مَیں نرسری کی ٹریننگ لے رہی ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ جب وہ سولہ سال کی تھی تو اُسے احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی اور مَیں نے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور پھر بیعت کی توفیق پائی۔ مَیں جرمنی میں ہی پیدا ہوئی تھی۔ میرے والدین اٹلی میں ہیں۔

☆......ایک خاتون نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس کا نام عائشہ ہے اور اس کا تعلق لبنان سے ہے لیکن شام میں مقیم ہیں۔ 2004ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ بیٹی وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔ موصوفہ نے اپنے لئے اور بیٹی کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......عراق سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عراقی اور کرد لوگوں کے لئے دعا کی درخواست کی اور بتایا کہ اُس کا میاں اسلام سے تائب ہو گیا ہے اور مَیں نے آج ہی بیعت کی ہے۔ موصوفہ نے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک ترک خاتون نے عرض کیا کہ وہ ترک احمدی مسلمان ہیں۔ موصوفہ نے اپنے والدین کے لئے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ بہت کوشش کر رہی ہیں کہ وہ بھی جماعت میں شامل ہوں لیکن وہ بہت مذہبی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کیا ان کو جماعت کے بارے میں علم نہیں ہے۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ گو ان کی والدہ بہت مذہبی ہیں لیکن دلچسپی رکھتی ہیں اور یہ بھی جانتی ہیں کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک خاتون نے عرض کیا کہ اس کا تعلق فرینکفرٹ (جرمنی) سے ہے۔ گزشتہ سال احمدیت قبول کی تھی۔ والدین سنّی عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ترک ہیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ملک الجیریا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ تین سالوں سے جرمنی میں ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ اُس نے ایک رؤیا اور استخارہ کے بعد بیعت کی ہے اور اسے یہ دکھایا گیا تھا کہ احمدیت ہی سیدھا راستہ ہے۔

ترجمہ کرنے والی خاتون نے مزید بتایا کہ اس الجیرین خاتون کا نام نبیلہ ہے۔ اس کے شوہر یونان چلے گئے تھے اور پھر وہاں سے جرمنی آ گئے۔ جرمنی میں کسی احمدی نے تبلیغ کی تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاء اللہ۔ موصوفہ نے اپنے دونوں بچوں کے لئے اور جماعت الجیریا کے لئے دعا کی درخواست کی تو اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......حضور انور کی خدمت میں ایک خاتون نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ وہ اپنا خواب بیان کرنا چاہتی ہے کہ جب اُس نے بیعت کا ارادہ کیا تو کسی غیر احمدی پاکستانی نے اُسے کہا کہ یہ احمدی کافر ہیں۔ اس پر مَیں نے استخارہ کیا تو خواب میں مجھے کسی نے چھوا اور پھر مَیں نے یہ آواز سنی کہ یہ سیدھا راستہ ہے اس کی تقلید کرو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: الحمد للہ۔

☆......ایک جرمن خاتون نے عرض کیا کہ وہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئی ہیں۔ یہ میرے لئے بہت خوبصورت لمحات تھے لیکن ایک بات سے تکلیف ہوئی کہ چھوٹے بچوں کے لئے کوئی انتظام نہیں تھا۔ اگر مستقبل میں بچوں کے لئے کوئی انتظام ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر لجنہ جرمنی سے فرمایا کہ کیا آپ نے یہاں بچوں کی نرسری نہیں بنائی تھی؟ یوکے والے تو ہمیشہ نرسری بناتے ہیں۔ اس پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں جگہ کم ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ٹینٹ لگا لیا کریں۔ یوکے میں تو بچوں کے کھلونے بھی ہوتے ہیں۔

☆......ایک عرب نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ ان کی آنٹی کی عمر 80 برس ہے۔ لندن میں جو ایک فلسطینی دوست نے جماعت کے خلاف لکھنا شروع کیا ہے اُس شخص نے حضور انور کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ وہ اس شخص کے لئے بالکل دعا نہیں کرتیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تاکید کی کہ وہ اُس شخص کے لئے دعا کریں کہ اللہ اُسے ہدایت دے اور سیدھے راستہ پر لائے۔

☆......ایک نومبائع خاتون جو بیساکھیوں کے سہارے چل رہی تھی۔ حضور انور نے اس کی وجہ دریافت فرمائی اور ان کے لئے دعا کی۔

پروگرام کے آخر پر نومبائع خواتین نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

سات بج کر 45 منٹ پر نومبائع خواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات اپنے اختتام کو پہنچی۔

....

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے نومبائع مرد حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق پونے آٹھ بجے نومبائع مرد حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ ان نومبائعین کی تعداد 35 سے زائد تھی اور ان کا تعلق جرمنی، بیلجیم، فرانس، آسٹریا اور الجزائر سے تھا۔

☆......ایک نومبائع جرمن نے عرض کیا کہ مارچ 2016ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ میرا اسلام میں بہت انٹرسٹ تھا۔ میرے بہت سے دوست تھے لیکن وہ میرے مددگار نہیں تھے۔ میرا ایک پاکستانی دوست سے رابطہ ہوا وہ احمدی مہاجر تھا۔ اس نے مجھے تبلیغ کی اور امام صاحب کا ایڈریس دیا چنانچہ مَیں نے رابطہ کیا اور مزید تحقیق کے بعد بیعت کر لی۔

☆......ایک امریکن نومبائع نے بتایا کہ مَیں امریکہ سے ہوں اور یہاں جرمنی میں کام کی غرض سے آیا ہوں۔ میرے بہت سے احمدی دوست تھے۔ ان کے ذریعہ احمدیت کا علم ہوا۔ مطالعہ کیا اور گزشتہ ماہ مَیں نے بیعت کر لی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بھی پڑھیں۔

☆......ایک نائیجیرین دوست نے عرض کیا کہ مَیں چھ سال سے احمدی ہوں اور اس وقت آسٹریا میں اپنی ماسٹرز کی ڈگری کر رہا ہوں۔

☆......ایک پاکستانی نومبائع دوست نے عرض کیا کہ مَیں ARY نیوز میں تھا اور بیورو چیف تھا۔ پاکستان میں احمدیوں کا جو پرسی کیوشن ہو رہا ہے، جو مظالم ہو رہے ہیں وہ سب ہمارے علم میں آتے تھے اور دوسرے علماء کا کردار اور ان کی حرکتیں بھی علم میں تھیں۔ اس سب صورتحال کو دیکھ کر مَیں نے بیعت کر لی۔

☆......ایک عرب دوست نے بتایا کہ میرا تعلق یمن سے ہے اور مَیں بیلجیم سے آیا ہوں۔ مَیں نے 1997ء میں بیعت کی تھی۔ موصوف نے اپنے ملک یمن کے مشکل حالات کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک غانین دوست نے بتایا کہ مَیں اس وقت بیلجیم میں مقیم ہوں اور پانچ ماہ قبل بیعت کی ہے۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ وہ غانا میں ٹمالے شہر میں رہتے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں بھی وہاں غانا میں آٹھ سال رہا ہوں۔ گزشتہ سو سال سے وہاں غانا میں ٹمالے میں تبلیغ ہو رہی ہے اور آپ نے بیعت بیلجیم میں آ کر کی ہے۔ وہاں غانا میں کیوں نہیں کی۔

☆......ایک نومبائع نے عرض کیا کہ ہم میاں بیوی احمدی ہیں لیکن میری فیملی اور والدین عیسائی ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنے والدین کی خدمت کرو، ان کے لئے دعا کرو کہ وہ احمدی ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور سیدھے راستہ پر لائے۔ ان سے رابطہ رکھو اور ان کی خدمت کرو۔

☆......ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ مَیں نے جون 2016ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے ملک کے سربراہان کو جو پیغام دیا ہے اس نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ حضور انور کی کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ یہ کتاب مَیں نے پڑھی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ دوسری کتب بھی پڑھیں۔

☆......فرینکفرٹ میں مقیم ایک جرمن دوست نے بتایا کہ مَیں نے چار سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اب حضور انور سے پہلی دفعہ مل رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب تو آپ نومبائع نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو برکت دے۔

☆......ایک جرمن دوست نے عرض کیا کہ مَیں نے ڈیڑھ سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

☆......ایک نومبائع نے عرض کیا کہ مَیں نے تین ماہ قبل احمدیت قبول کی لیکن آج دستی بیعت کی ہے۔ مَیں ایک لائن میں چوتھے نمبر پر تھا۔ ابھی حضور انور تشریف نہیں لائے تھے۔ میری شدید خواہش تھی کہ حضور کے سامنے بیٹھوں اور اپنا ہاتھ حضور کے ہاتھ میں دوں۔ تو مَیں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ جو بھی آگے بیٹھنے کا حقدار ہے تو اس کو خود ہی چُن لے۔ مَیں یہ دعا کرتا رہا۔ کچھ ہی دیر بعد انتظامیہ کے ایک دوست آئے اور مجھے کہا کہ تم نے آگے بیٹھنا ہے تو اس طرح مَیں حضور کے سامنے بیٹھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود ہی میری خواہش پوری فرما دی۔

☆......ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ مَیں ٹرکش نیشنل ہوں اور یہاں جرمنی میں رہتا ہوں۔ ڈیڑھ سال سے جماعت کی مسجد میں آتا رہا ہوں۔ مَیں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔

☆......ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں ہمبرگ کے قریب رہتا ہوں۔ والد صاحب کی وفات کے موقع پر اتفاقاً جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ اس کے بعد جماعت سے رابطہ اور تعلق بڑھا۔ یہاں جلسہ میں حضور کا مسکراتا چہرہ دیکھا اور مجھے ہر لمحہ خوشی ملتی رہی۔ مَیں آج سے احمدی ہوا ہوں۔ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ مَیں حضور کے چہرہ کو دیکھ کر ہی احمدی ہوا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ میرے اندر بعض دفعہ غصّہ آ جاتا ہے۔ اگر کوئی مجھے تنگ کرے تو اِس پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو غصّہ آئے تو اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اور ٹھنڈا پانی پی لے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض بیویاں مجھے کہتی ہیں کہ ہمارے خاوندوں کو بہت غصّہ آتا ہے تو مَیں انہیں کہتا ہوں کہ سَر پر ٹھنڈا پانی ڈال دو۔

☆......ایک نومبائع نے بتایا کہ میرے سوتیلے والد ٹرکش ہیں اور میرا تعلق ہمبرگ سے ہے۔ ہمارا معاشرہ مسلمان تھا لیکن ہمارے گھر میں اسلامی رنگ نہیں تھا۔ جماعت احمدیہ سے میرا رابطہ ویب سائیٹ کے ذریعہ ہوا پھر امیر صاحب سے رابطہ ہوا اور جماعت ہمبرگ سے رابطہ ہوا اور آج مَیں نے بیعت کر لی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

☆......فرانس سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ میرا نام حمزہ ہے مَیں نے آج ہی بیعت کی ہے۔ موصوف نے دعا کی درخواست کی کہ میرا اہلیہ سے اچھا تعلق نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک نومبائع دوست نے بتایا کہ میرے والد کا تعلق تیونس سے ہے اور والدہ جرمن ہیں۔ کام کرنے کی جگہ پر ایک احمدی دوست کے ذریعہ میرا جماعت سے رابطہ ہوا۔ وہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بتاتے تھے۔ مَیں نے پوچھا کہ مَیں کس طرح ایمان لاؤں تو انہوں

نے کہا کہ دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہو۔ چنانچہ مَیں نے دعا کی اور خواب میں مجھے ایک بستی دکھائی گئی۔ وہ پرانی بستی تھی اور اس میں ایک بزرگ لمبا کوٹ پہنے چل رہے تھے۔ ایک دن جب مَیں نے ویب سائیٹ پر قادیان دیکھا تو مجھے خواب یاد آ گئی اور یقین ہو گیا کہ بالکل یہی وہ بستی ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ چنانچہ مَیں جلسہ میں شامل ہوا اور آج مَیں نے بیعت کر لی ہے۔

☆......ایک افغانی دوست نے عرض کیا کہ مَیں سوئٹزرلینڈ میں رہتا ہوں اور بیعت کی ہے۔ بیوی بھی احمدی ہے۔

☆......بیلجیم سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرا تعلق مراکش سے ہے اور اڑہائی سال قبل ایم ٹی اے کے ذریعہ میرا تعارف جماعت سے ہوا تھا۔ پھر مَیں نے بیعت کر لی۔

☆......موصوف نے درخواست کی کہ میری ساس بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ بیوی بھی احمدی نہیں ہے اس کی ہدایت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع محمد صاحب نے بتایا کہ ایک دوست کے ساتھ جلسہ سالانہ دیکھا۔ اس طرح پُرامن جلسہ تھا۔ بڑا پُرامن ماحول تھا اور بڑا منظّم انتظام تھا۔ کوئی ملک ایسا نہیں کر سکتا۔ ان سب باتوں سے میری تسلّی ہو گئی اور مَیں نے بیعت کر لی۔

☆......ایک جرمن طالبعلم نے بتایا کہ مَیں نے آج بیعت کی ہے۔ میری عمر 19 سال ہے۔ پاکستانی احمدی میرے دوست ہیں۔ مَیں نے احمدیہ لٹریچر پڑھا ہے۔ تیرہ، چودہ سال کی عمر میں، مَیں نے اسلام کے بارہ میں کتب پڑھی تھیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاءاللہ۔ موصوف نے عرض کیا کہ مَیں بیعت کرنے کے بعد بہت خوش ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ برکت دے۔

☆......بیلجیم سے آنے والے ایک غیر احمدی مہمان 'سیرے جائن' (جو کہ سینیگال کے باشندے ہیں اور بیلجیم میں مقیم ہیں) کہتے ہیں: مجھے بہت سے غیر احمدی اجلاسات اور دیگر تقریبات میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ لیکن جو نظام یہاں دیکھا اور کہیں نظر نہیں آیا۔

ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: جلسہ گاہ میں ایک شخص کرسی سے گر گیا تو تمام کارکنان جو اس وقت موجود تھے وہ اس شخص کی مدد کے لئے آگے بڑھے جیسے وہ سب سے اہم شخص ہو۔ مَیں نے اس نظارہ کو دیکھ کر سوچا کہ یہاں پر سب کو اتنی عزت اور احترام دیا جاتا ہے اور سب سے برابری کا سلوک کیا جاتا ہے۔ میرے لئے اس محبت اور بھائی چارہ کا آج کے دور میں نظارہ کرنا اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ یہی تجدید دینِ اسلام ہے۔ جماعت احمدیہ ہی آج کے دور میں اسلام کی تعلیمات پر حقیقی عمل کرتی نظر آتی ہے۔

موصوف کہتے ہیں: مَیں ایک دوسری بات کی بھی گواہی دینا چاہتا ہوں کہ آجکل یورپ کے اکثر ممالک میں پولیس کا پہرہ ہے اور دیگر اجتماعوں میں پولیس اور پہرے دار نمایاں ہوتے ہیں مگر ان تین دنوں کے دوران باوجود اس کے اس جگہ پر چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع تھے کسی قسم کی بدمزگی اور حادثہ پیش نہیں آئی اور نہ ہی اس ملک کی پولیس نظر آئی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہاں کی پولیس کی وردی کا رنگ کیا ہے۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت نے اسلام کی تعلیمات کو صحیح سمجھا ہے اور اس پر عمل پیدا کیا جس وجہ سے یہ جلسہ پُرامن ماحول میں گزرا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب لباس التقویٰ ہو تو پھر پولیس کے لباس کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆......بیلجیم سے آنے والے ایک مہمان ادریس گربو صاحب کہتے ہیں: ایسا عظیم الشان روحانی اجتماع ہے اور ایسے لگ رہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو لمبے عرصے سے جانتے ہیں۔ پہلے مَیں نے خط کے ذریعہ بیعت کی تھی مگر آج شوق اور ڈر کی وجہ سے میرا دل سینہ میں بڑی تیزی سے دھڑک رہا ہے۔ مَیں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہو جائیں میرے لئے ناقابل یقین بات ہے کہ آج خلیفہ کے سامنے بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ چودہ سال کی عمر سے مجھے یاد ہے کہ مَیں مولویوں سے احادیث سنتا تھا کہ مہدی منتظر آئیں گے۔ آج میری وہ خواہش پوری ہو گئی۔ مَیں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

☆......مراکش کے ایک نوجوان طاہری جلیل صاحب جو کہ بیلجیم میں مقیم ہیں ان کے والد عبدالقادر نے اس سال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر بیعت کی تھی اور وہی انہیں امسال جلسہ جرمنی پر لے کر آئے۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ مَیں پہلی بار کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ ایک نوجوان ہونے کے طور پر مَیں اپنے نوجوان بھائیوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ ضرور ایسے موقعوں پر شامل ہوا کریں کیونکہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے اور مجھے اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ جب ہم نوجوان باہر سڑک پر چلتے ہیں تو سڑک پر چلتے لوگ شاذ ہی آپ کو سلام کرتے ہیں۔ مگر یہاں اس جلسہ میں ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کرتا نظر آ رہا تھا اور یہ بات بہت اچھی لگی۔ مَیں خدا تعالیٰ کا نہایت شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے ایسا موقع عطا فرمایا اور مجھے اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ شروع میں جب مَیں یہاں آیا تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مَیں یہاں تین دن کیا کروں گا۔ مگر جب مَیں نے اس جلسہ کی تقریبات میں حصہ لیا اور یہاں کا بھائی چارہ اور پیار و محبت دیکھی تو مجھے پتہ بھی نہیں لگا کہ یہ تین دن کہاں گئے۔ جلسہ کے تیسرے دن مَیں نے بیعت میں شمولیت کی۔

☆...... غانا سے تعلق رکھنے والے عبداللہ امین اندانی صاحب جو بیلجیم میں مقیم ہیں اور انہوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی اور پہلی مرتبہ کسی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ احمدی ہونے سے پہلے مجھے متعدد مرتبہ غیر احمدی اجتماعات میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہا۔ جب بھی مَیں شامل ہوتا تو ہر اجتماع میں چھوٹے چھوٹے بچے چندہ مانگنے آ جاتے تھے اور اس وجہ سے توجہ بھی قائم نہیں رہتی تھی۔ لیکن جماعت احمدیہ کا چندہ کا نظام اتنا خوبصورت ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت نہیں پڑتی اور پوری توجہ سے انسان جلسہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ نیز جماعت کسی باہر کی تنظیم یا حکومت سے فنڈ نہیں لیتی اس لئے بغیر کسی مداخلت کے جماعت احمدیہ اپنے پروگرام تشکیل دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ کی ہزاروں خوبصورتیوں میں سے ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ یہاں کسی قسم کی discrimi-nation نہیں ہے۔ نہ رنگ کی نہ ہی دنیاوی مرتبہ کی۔ ہر رنگ کے ہر نسل کے لوگ اکٹھے بیٹھ کر جلسہ بھی سنتے تھے اور اکٹھے کھانا بھی کھاتے تھے۔

نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام نومبائعین نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

....

جلسہ گاہ کالسروئے سے بیت السبوح فرینکفرٹ واپسی

اب پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ کالسروئے سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔ نو بج کر 20 منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ یہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جلسہ گاہ کے احاطہ سے باہر نکل رہی تھی تو راستہ کے دونوں اطراف کھڑے ہزارہا لوگ مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ لوگ مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

نومبایعین کے تأثرات

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 83 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق 14 مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے بیعت کے بعد اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا جو درج ذیل ہیں؛

☆ میسیڈونیا سے آنے والے مہمان Severdzan Ibrahimov (سیورجان ابراہیموو) صاحب بیان کرتے ہیں: احمدیت ہی حقیقی سچائی ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر خلیفۃ المسیح کی شخصیت نے چھوڑا اور ان کے وجود نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ انہوں نے میرے تمام سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ میرا دل ہر لحاظ سے مطمئن ہوا اور میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اب میں خلیفۃ المسیح کا ہی بن کر رہنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ مجھے خلیفۃ المسیح کا قرب حاصل ہو۔ مجھے آپ لوگوں کی تنظیم، محبت اور امن نے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے۔

☆ میسیڈونیا کے ایک مہمان Bajram Kadriov (بائیریم کادریوو) صاحب نے بھی بیعت کی۔ موصوف نے بتایا: میں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ جلسہ کے موقع پر مجھے احمدیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور جماعت کا زیادہ سے زیادہ تعارف حاصل ہوا۔ یہ جماعت سچی جماعت ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہے۔ جلسہ پر جب میں نے حضور کی باتیں سنیں تو میں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ حضور ایک ایسا وجود ہیں جنہوں نے اپنے الفاظ سے مجھے اپنے قریب کر لیا ہے۔ اب میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اس جماعت کا حصہ ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس پیغام کو آگے پھیلاؤں گا۔

☆ بلغاریہ سے آنے والی ایک مہمان خاتون مرجان صاحبہ نے کہا: میں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ ان ایام میں جلسہ کے روحانی ماحول اور خلیفۃ المسیح کے خطابات سے اس قدر متاثر ہوئی ہوں کہ اسلام احمدیت قبول کرتی ہوں۔ چنانچہ موصوفہ بیعت کے دوران بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئیں۔

☆ ریاض بصری جن کا تعلق عراق سے ہے بیان کرتے ہیں: میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں دو عرب میٹنگز میں فیملی کے ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا جن میں آپ کے امام کے ذریعہ جماعتی عقائد کا علم ہوا جو میرے لیے بالکل نئے اور حقائق پر مبنی اور دل میں اثر کر جانے والے تھے۔ پھر مجھے جلسہ سالانہ پر جانے کا موقعہ ملا۔ میرے لیے یہ منظر انتہائی حیران کن تھا۔ انتہائی تنظیم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف قومیتوں کے لوگ مگر اخوت اور بھائی چارہ کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی۔ خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں اور آپ کی شخصیت انتہائی نورانی ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقہ کے پاس نہیں ہے۔ اس لیے یہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردد نہیں ہوا۔ واپس آ کر جب ہم نے اپنے رشتہ دار کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ مجھے کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ یہ تمام باتیں سن کر میں بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

..................(باقی آئندہ)

قرآن کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر ہم میں سے ہر ایک کو قرآن کریم آ جائے اور اس دولت سے ہماری جماعت کا ہر فرد متمتع ہو جائے تو ہم بہت حد تک اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائیں گے۔ پھر یہ بھی سمجھ لو کہ اگر سارے لوگ ہی قرآن کریم جاننے والے ہوں تو اِلّا ماشاءاللہ بہت سے جرائم، ظلم، فسادات اور جھگڑے آپ ہی آپ کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ جہاں نور ہے وہاں ظلمت نہیں رہ سکتی۔ ایک چھوٹا سا دیا تم جلاتے ہو جس کی روشنی نہایت دھندلی سی ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس دئے کے جلتے ہی اس کمرے کی ظلمت فوراً دور ہو جاتی ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن جو خدا کا دیا ہے وہ کسی گھر میں روشن ہو اور وہاں ظلمت باقی رہ جائے۔ اگر قرآن ہمارے دلوں میں آ جائے تو تمام ظلمتیں خود بخود کافور ہونا شروع ہو جائیں گی اور نیکی اور تقویٰ کا بیج اس طرح بو یا جائے گا کہ آئندہ نسلیں بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں گی۔"

"اگر تمہارے دلوں میں قرآن شریف آ جائے تو یقیناً یقیناً دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آ سکتی۔"

(خطبات محمود۔ خطبہ عید الفطر جلد اوّل صفحہ 251)

کیا "یسوع" ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا صدر منتخب ہوسکتا ہے؟؟

(طارق حیات۔استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

آج سے چند دہائیاں قبل کی بات ہے کہ سرزمین امریکہ میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے امریکی قوانین اور معاشرے کی بعض ناہمواریاں اور تلخیاں اجاگر کرتے ہوئے ایک فکاہیہ مکالمہ تحریر فرمایا تھا کہ اگر عیسائیت کے بانی "یسوع" اس عالم خاکی میں تشریف لے آئیں تو ان کے ساتھ کیا سلوک ہو!!!اور تو اور ان کو تو اس سرزمین امریکہ پر قدم رکھنے کی بھی اجازت نہ مل سکے جس امریکہ کے ہر نومنتخب صدر سے اس کے عہد صدارت کے آغاز پر اعلیٰ عدلیہ کا سربراہ **بائبل (عہد نامہ قدیم اور جدید یعنی چاروں اناجیل)** پر ہاتھ رکھوا کر حلف لیتا ہے۔

وہ سطور اور منظر کشی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔شائد اس کے پس منظر میں امریکی حکام کے ان زیادتیوں بھرے سلوک کی یادیں اور تلخی بھی موجود ہو جس کا حضرت مفتی صاحب کو امریکہ پہنچنے پر تجربہ ہوا تھا۔

مگر 2008 کے سال میں امریکہ میں ہر ساٹھ دن بعد لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے (bimonthly) رسالے Good News Magazine نے اپنے ستمبر، اکتوبر کے شمارے کے صفحہ 8 پر ایک مضمون شائع کیا Could Jesus Christ Be Elected President? کیا یسوع مسیح امریکہ کے صدر منتخب ہو سکتے ہیں؟ یقیناً یہ مختصر مضمون آج کل امریکہ میں میڈیا پر جاری مختلف امیدواران اور صحافیوں کے بحث مباحثے کی حقیقت بھی عیاں کررہا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔

ذیل میں اس مضمون کا اردو ترجمہ و تلخیص قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

"آج جبکہ امریکہ میں صدر کے انتخابات اور اس کے لئے کی جانے والی غیر معمولی تیاریاں اور اس کے لئے کی جانے والی سخت کوشش اور دوڑ بالکل اپنے آخری مراحل میں داخل ہورہی ہے۔امریکہ کیا ساری دنیا کی نگاہیں اس غیر معمولی معرکے اور اس کے نتائج پر مرکوز ہیں۔ساری دنیا کیلئے اس اہم اور خاص موقع پر ایک چبھتا ہوا سوال ہے کہ

"کیا اگر یسوع مسیح امریکہ کے صدر کی اس دوڑ میں شامل ہوں تو کیا وہ یہ انتخابی معرکہ جیت جائیں گے۔کیا یہ ممکن ہے کہ وہ امریکہ کے صدر بن جائیں؟؟؟"

ہم سب جانتے اور مانتے ہیں کہ یسوع مسیح دنیا کی اب تک کی تاریخ کے اہم ترین اور قابل احترام لیڈروں میں سے ایک ہیں مگر ساتھ ساتھ ان کی حیثیت متنازعہ بھی ہے ....بہت سے لوگ انہیں اچھا جانتے ہیں،ایک بڑا طبقہ آج دنیا میں ان کی عظمت کا قائل ہے۔

آج اگر وہ روئے زمین پر ہوتے تو یہ اہم اور دلچسپ سوال پیدا ہوتا ہے کہ

کیا ایسا ممکن ہے امریکی عوام یسوع کو بطور صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ منتخب کر لیتے۔اپنا قیمتی ووٹ ان کو اس عہدہ جلیلہ تک پہنچانے میں استعمال کرتے؟؟

یہ سوال کوئی غیر حقیقی یا بناوٹی نہیں ہے۔کیونکہ خود یسوع نے ہی کہا تھا کہ وہ دنیا میں خدا کی سلطنت کی بادشاہی سنبھالنے آئے ہیں اور اس کا دائرہ حکومت ساری دنیا پر محیط ہے۔اور خود بائبل ہی آپ کو بادشاہوں کا بادشاہ اور آقاؤں کا آقا قرار دیتی ہے۔

تو لوگوں کا کیا جواب ہے کہ یسوع آج کے امریکہ کا حاکم بن سکتا ہے۔اس کا دوٹوک،ٹکا سا جواب یہی ملے گا **"نہیں۔بالکل بھی نہیں"**

اگر امریکی عوام کو ایسا فیصلہ کبھی کرنا پڑا تو ان کا بہت بڑا حصہ ناصرہ کے قصبہ کے کسی بھی یسوع کو بطور 'صدرِ امریکہ' وائٹ ہاؤس جاتا ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔

اگر بغور مطالعہ کیا جائے اور سارے معاملے کو ایک ساتھ دیکھا جائے تو امریکہ میں صدارتی انتخاب کا طریقہ کار اور امریکی عوام کی ترجیحات اور ان کی سوچ کافی حد تک جواب فراہم کرتی ہے۔یسوع کسی بھی پلیٹ فارم پر امریکی عوام سے خطاب نہیں کرسکتے ہیں ان کو اپنی بات نہیں پہنچاسکتے ہیں۔کیونکہ امریکی عوام ہر صدارتی امیدوار سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ بعض معاملات پر ان سے مکمل معاہدہ کرے۔

یعنی امریکی عوام مذہبی آزادی چاہتے ہیں (یا خود مذہب سے ہی آزادی کے خواہاں ہیں) وہ اپنے لئے چاہتے ہیں کہ خدائے واحد یا جتنے چاہیں خدا ہوں وہ خود سوچ کر تیار کریں۔امریکی عوام اسقاط حمل کے فیصلے کا اختیار اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔وہ اپنے لئے ہر ممکن تفریح کو جائز اور اسے اپنا حق خیال کرتے ہیں،اور تفریح کے وہ ذرائع یعنی فلم ، موسیقی ، کتابیں،ٹی وی خواہ تشدد سکھانے والے اور نازیبا مناظر سے ہی بھرپور ہوں۔ امریکیوں کا ایک بڑا طبقہ بالغوں میں ہر طرح کے جنسی تعلقات کی مکمل اجازت چاہتا ہے۔وہ اظہار رائے کی مکمل آزادی مانگتے ہیں ایسی آزادی جس میں کوئی بھی روک نہ ڈالے۔اپنی بیوی کو طلاق دینے کی کھلی چھٹی مانگتے ہیں۔ الغرض زندگی اور رہنے سہنے میں مکمل اور کبھی بھی مداخلت نہ دی جانے والی آزادی ان کا سب سے بڑا مطالبہ ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ امریکہ کے عوام کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ معاشرے میں سب کے لئے انصاف، معاشی اور تعلیمی میدان میں برابر مواقع دینے کے قائل ہیں مگر وہ چاہتے ہیں کہ ان سب آزادیوں اور تمام معاشرتی اقدار کی تشکیل اور تعریف وہ خود کریں گے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ امریکہ کے لوگ وہ صدر اور لیڈر چاہتے ہیں کہ جو ان کی خواہشات کے تابع چلے اور ہر اس لیڈر کو چلتا کردیں گے جو ان کی فرضی اور خیالی جنت میں مداخلت کرے یا ان کو اس سے نکالنے کی سعی کرے۔امریکی ہر درجے پر اسی سوچ کے حامل ہیں اور سوچ اور زندگی کی اس طرز کو اپنا 'مقدس حق' خیال کرتے ہیں۔

اب یسوع کا کیا پلیٹ فارم ہوگا؟اور وہ امریکی ووٹروں پر اپنا کیا اثر پیدا کرسکتا ہے؟ اس سوال کا جواب یسوع کی تعلیمات کا ادراک رکھنے والوں کے لئے سمجھنا زیادہ مشکل نہیں۔کیونکہ خود بائبل میں لکھا ہے کہ

"یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے"

(عبرانیوں باب:13 آیت:8)

پس بائبل پڑھ کر ہی یسوع کا انتخابی ایجنڈا واضح ہوجاتا ہے۔

حکومتی امور اور ترجیحات کی نئی تشکیل

سب سے پہلے یسوع کو سرکاری کاغذات میں حکومت اور عوام کے دائرہ عمل کے متعلق بعض اہم اور بنیادی تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ایسی تبدیلیاں جو حکومت کی ترجیحات اور طریقہ کار کو ہی بدل دینے والی ہونگی۔ اور یسوع کی طرف سے دیئے جانے والے نئے دستور میں افرادِ معاشرہ یعنی مرد اور عورت کی ذمہ داریاں اس طرز پر درج ہونگی کہ وہ باآسانی اپنے مقصد پیدائش کو حاصل کرسکیں اور سب لوگ اپنی مفوضہ آسمانی ذمہ داریوں کو پورا کرلیں۔یسوع اپنی انتخابی مہم کے دوران لوگوں کو یہ باور کرائیں گے کہ ان کی نئی حکومت اس طرز پر کام کرے گی کہ ساری قوم کو تیار کرے کہ وہ "خدا کی سلطنت" میں 'ابدی زندگی' بسر کرسکیں۔وہ ایک ایسا **عالمگیر نظام نو (New World Order)** اپنے لوگوں کے سامنے رکھیں گے جو ان کے اپنے ہی "باپ کے قوانین" پر مبنی ہوگا۔اور اس تصوراتی معاشرے کا پردہ اٹھائیں گے جو انصاف، امن، انسانی ترقی اور باہمی محبت کے اصولوں پر مبنی ہوگا۔یسوع کی طرف سے دیئے جانے والے نئے دستور اور ان کی حکومت کی تمام پالیسیوں کا مقصد اور منتہا یہ ہوگا کہ وہ مادی انسانوں کو روحانی منازل طے کرنے،اور اپنے اندر صفات باری تعالیٰ پیدا کرنے میں مدد کریں۔

اور بلامبالغہ یہ مقاصد ان سے بہت ہی بلند اور اعلیٰ ہیں جو ان قابل قدر آبائے قوم کے اذہان میں اس وقت تھے جب وہ 1787 میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دستور کی تشکیل میں مصروف تھے۔انسانی عقل و دانش کا مرقع...... "امریکہ کا دستور" اور تھامس جیفرسن کی "آزادی کی قرارداد' انسانوں کو محض حکومت اور معاشرے کے مقاصد کی تکمیل تک محدود کرتے ہیں..............

آج امریکہ کا دستور ہماری بالکل بھی رہنمائی نہیں کرتا ہے کہ انسان کا "مقصد حیات" کیا ہے اور کیا ہونا چاہئے۔اور بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج امریکہ میں حقوق اور آزادی کے نام پر آئین کی بعض ایسی تشریحات کی جارہی ہیں جو درست نہیں ہیں اور بہت سے لوگوں کے لئے نقصان دہ ہیں...... ہاں یہ دستورِ امریکہ کے اندر قابل افسوس سقم ہیں،ان کی تکمیل آئین کے خالقین نے بہت سے مزین اور بھرپور جملوں سے کی اور اس کے لئے بعض جملے خود بائبل سے مستعار لئے گئے۔مگر افسوس ...... کہ وہ ذہین ترین لوگ صحائف کے درست پیغام اور حکومت کے مقاصد کو پوری طرح نہ سمجھ سکے۔

امریکہ کو دستور دینے والے ان بزرگان میں سے اکثر خود کو مسیحی کہتے تھے۔مگر ان میں سے کوئی بھی یسوع کے "خدائی بادشاہت" کے اعلان سے اس حکومت کی ماہیت اور حیثیت کو نہ سمجھ سکا۔کتنے صدمے کی بات ہے کہ آج کا امریکی معاشرہ بائبل اور اس کی عمیق سچائیوں سے کتنا دور جاچکا ہے۔

یسوع کی انتخابی مہم پر لوگوں کا ممکنہ ردّعمل

صرف یہ خیال ہی بہت اہم ہے کہ امریکہ کے انتخاب کے موقع پر یسوع مسیح قوم کو ایک نیا دستور دینے کا اعلان کریں گے۔

یسوع کی انتخابی مہم کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا اور انتہائی مہلک یہ ایک نعرہ اور اعلان ہوگا کہ ہم امریکہ کے موجودہ آئین کو ختم کرکے ایک ایسا دستور لارہے ہیں جو خود یسوع کا تحریر کردہ ہے۔

اور روزمرہ زندگی کے معاملات کے متعلق یسوع کے نظریات کا عام اعلان ہی ان کے جیتنے کے مواقع کو فوری طور پر دھندلا دینے کے لئے کافی ہوگا۔

مثلاً یسوع کا حکم تھا کہ "احکامات عشرہ" ساری دنیا میں پھیلائے جائیں اور روزمرہ کے معاشرتی امور کے لئے وہ ابتدائی ضابطہ قرار دیئے جائیں۔کیونکہ لکھا ہے کہ یسوع نے کہا تھا "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں............جو ان پر عمل کرے گا اور انکی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا"(متی باب 5 آیت 17،19)

اور اس بات پر ہی یسوع کو تمام دہریوں اور ہر طرح کے منکرین خدا کے ووٹ سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں گے اور ساتھ ساتھ یسوع کے لئے عیسائیوں کے اس بہت بڑے طبقے کی حمایت بھی جاتی رہے گی جو "احکامات عشرہ" کو اپنی ذاتی زندگی کے حوالہ سے انتہائی ذاتی اور جارحانہ تصور کرتے ہیں۔

احکام عشرہ میں سے پہلے حکم "میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا" (خروج باب 20 آیت 3) کو مذہبی آزادی کی صریح پامالی قرار دیا جائے گا۔امریکہ میں ووٹ کا حق رکھنے والوں کی اکثریت کا نظریہ ہے کہ خدا کے احکامات اور قوانین کو ماننے سے چرچ اور حکومت کی باہمی تفریق مٹ جائے گی۔اب ایک طرف وہ اکثریت ہے جو اس تصور کو سب کچھ سمجھتی ہے کہ احکامات عشرہ ماننے سے انسان پرانا اور فرسودہ ہوجاتا ہے اور دوسری طرف یسوع کا یہ واضح اعلان کھڑا ہوگا کہ "اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر" (متی باب 19 آیت 17)

پھر ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ یسوع تو پکا یہودی تھا۔یعنی امریکہ کے اس نسلی اقلیتی گروہ سے تعلق رکھنے والا،جس کے خلاف آج کے امریکی معاشرے میں بہت زیادہ تعصّبات اور غیر معمولی خلاف رائے پائی جاتی ہے۔ اور یسوع کے نظریات اور روزمرہ کی زندگی کے تقریباً تمام کام، ووٹروں اور بہت سے عیسائیوں کو بھی خالص یہودیوں والے معلوم ہونگے۔مثلاً یسوع نے خود عید فصح کے روزے رکھے اور اپنے متبعین کو اس کی خاص تلقین بھی کی اور وہ ساری زندگی کرسمس ،ایسٹر اور دوسری بائبل میں غیر مذکور عبادات اور تقریبات سے دور رہا۔ اور اگر گہرا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یسوع اپنے دستور کے موافق سبت کے دن عبادت خانے بھی گیا اور اس دن کو منایا۔یعنی ہر ہفتے جمعہ کے دن غروب آفتاب سے لیکر ہفتے کو غروب آفتاب تک۔ حتیٰ کہ خود کو "سبت کا مالک" (مرقس باب 2 آیت 28) بھی قرار دیا۔اب یسوع کا یہ نمونہ ان لوگوں کو خاص طور گراں گزرے گا جو ہفتہ کے دن کی بجائے اتوار کو فوقیت دیتے ہیں۔

پھر یسوع نے دعویٰ کیا کہ وہ "ابن اللہ" ہے۔اب یہ اعلان یسوع کو صدارتی دوڑ میں مسلمان اور یہودی ووٹروں کی حمایت سے محروم کرنے والا ہے وہ اس کو گستاخانہ اور توہین آمیز تصور کریں گے اور یسوع کو کبھی بھی ووٹ نہیں ڈالیں گے۔

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ بہت سی بے نظیر خوبیاں یسوع کو ایک عظیم اور مکمل لیڈر بنانے والی بھی ہیں۔یعنی یسوع کا وقار، مہربان طبیعت، شفا کی خارق عادت قوت اور معجزہ، سب کے لئے محبت اور انسانیت کے گناہوں کے لئے جان دینے کے لئے رضامندی، یعنی ہر رنگ ،نسل اور ہر طرح کے معاشی پس منظر والوں کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے رضامندی.......... یقیناً یہ سب باتیں یسوع کو دیگر سب لوگوں سے ممتاز کرتی ہیں..........."

بالآخر مصنف یسوع کی ساری خوبیاں اور تمام قابل ذکر اوصاف گنوا کر کہتا ہے کہ **"ایک عظیم لیڈر کی تمام خوبیوں کے باوجود یسوع کبھی بھی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا صدر نہیں بن سکتا۔"**

(The GoodNews, Sept-Oct.08 page:8-9)

بقیہ رپورٹ دورۂ کینیڈا 2016ء
...............از صفحہ نمبر 20

ان کے لئے اپنے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ بہتے ہوئے آنسوؤں کو روکنا ان کے بس میں نہ تھا۔

حضور انور کی رہائشگاہ سے باہر ایک طرف نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، ریجنل امراء کرام، لوکل امراء اور مبلغین کرام کھڑے تھے۔ ان سب نے اپنے آقا کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر کینیڈا حکومت کی طرف سے وفاقی ممبر آف پارلیمنٹ Deb Schulte، صوبائی ممبر آف پارلیمنٹ اور منسٹر آف ٹرانسپورٹیشن Steven Del Duca صاحب حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

اس کے علاوہ سٹی آف وان (Vaughan) کے میئر Maurizio Bevilacqua صاحب اور پیس ویلج کے علاقے کی کونسلر Marilyn Lafrate صاحبہ بھی موجود تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل ہی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ٹورانٹو سٹار، گلوبل نیوز، سی پی 24 (CP24)، اور سی ٹی وی (CTV) کے رپورٹر اور نمائندے موجود تھے اور اپنے ہیلی کاپٹرز کے ذریعہ پیس ویلج سے براہ راست حضور انور کے استقبال کے نظّارہ کی کوریج دے رہے تھے۔ میڈیا کے دو ہیلی کاپٹرز پیس ویلج کی فضا میں مسلسل چالیس منٹ موجود رہے اور استقبال کے نظّارہ کی کوریج دیتے رہے۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر آئے۔ اس وقت تک بھی الیکٹرانک میڈیا اپنی کوریج دے رہا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ دار الامن (Ahmadiyya Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں۔ تمام گھروں پر چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کر رہا ہے۔

مسجد بیت الاسلام، مرکزی مشن ہاؤس، ایوان طاہر، جامعہ احمدیہ اور ساری بستی ہی رنگ برنگی روشنیوں سے سجی ہوئی ہے۔ بڑا ہی دلفریب اور دل لبھانے والا منظر ہے۔

اس امن کی بستی میں اور مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں ایک ہزار سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام خلفائے احمدیت اور جماعت کے بزرگان کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً احمدیہ ایوینیو، ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نور الدین کورٹ، ظفر اللہ خان کریسنٹ، عبد السلام سٹریٹ وغیرہ۔

نہایت ہی خوبصورت اور اپنی تعمیر میں منفرد حیثیت کی حامل وسیع وعریض ''مسجد بیت الاسلام'' اور اس کے اردگرد احمدیہ آبادی کو دیکھ کر قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

قریباً پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''ایوان طاہر'' تشریف لے گئے جو ان دنوں خواتین کے لئے نمازوں کی ادائیگی، اور ان کے دیگر پروگراموں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے۔

ایوان طاہر سے مسجد کی طرف آتے ہوئے راستہ میں دونوں طرف احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بچیوں کا ایک ہجوم تھا۔ ہر طرف سے حضور! حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک شور برپا تھا۔ ہر کوئی حضور انور کے دیدار سے اور ان مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ ان لوگوں کے لئے یہ خوشی ومسرّت کے لمحات تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے مسجد میں تشریف لے آئے اور کچھ دیر کے لئے رونق افروز ہوئے۔

حضور انور نے احباب سے دریافت فرمایا کہ کیا مسجد میں آخر تک آواز پہنچانے کا سسٹم ٹھیک ہے۔ نماز ظہر وعصر کے وقت آخر تک آواز ٹھیک جا رہی تھی؟

اس پر بعض احباب نے بتایا کہ وہ آخر پر بیٹھے تھے اور آواز صاف جا رہی تھی۔ اسی طرح باہر لگی ہوئی مارکی میں بھی آواز بالکل صحیح جا رہی تھی۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بعض طلباء سامنے بیٹھے ہوئے تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور دریافت فرمایا کہ آپ کو عربی زبان کون پڑھاتا ہے۔ اس پر طلباء نے بتایا کہ ہمارے استاد سیریا سے ہیں۔ محترم معتاض القزق صاحب پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اپنے استاد سے عربی میں بات چیت کیا کرو۔ اچھی طرح عربی سیکھو۔

دو طلباء کے چہرہ کو دیکھ کر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا تم دونوں ممہدہ میں ہو۔ اس پر دونوں نے عرض کیا کہ ہم ممہدہ میں ہیں۔

ایک طالبعلم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ درجہ اولیٰ میں ہے اور 19 سال عمر ہے۔ اس کی پیدائش سیّد والا ضلع شیخوپورہ پاکستان کی ہے۔

بعد ازاں مبلغ سلسلہ عبد الرشید انور صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ تو اب جامعہ میں پڑھاتے ہیں۔ آپ کی جگہ مانٹریال (Montreal) میں کون ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور وہ باقاعدہ داخلہ لے کر فرنچ زبان سیکھ رہے ہیں۔ انہیں ایک سال ہو چکا ہے اور کسی حد تک انہوں نے زبان سیکھ لی ہے۔

بعد ازاں فرحان اقبال مربی سلسلہ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ یہاں پیس ویلج کی جماعت میں بطور مربی سلسلہ متعین ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں خطبات جمعہ دیتے ہیں جس پر موصوف نے عرض کیا کہ امیر صاحب کینیڈا جب یہاں موجود نہ ہوں تو پھر میں خطبہ جمعہ دیتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب سے دریافت فرمایا کہ وہ لوگ ہاتھ کھڑا کریں جو گزشتہ تین سال کے دوران کینیڈا آئے ہیں۔ اس پر ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کافی لوگ آئے ہیں۔

ایک دوست نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ کراچی سے آئے ہیں۔ چار بچے ہیں۔ چار سال قبل بیوی آئی تھی تو ہم اب آئے ہیں۔

کراچی سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں شاہ میر وڑائچ کا بھائی ہوں جسے گزشتہ سال کراچی میں ایک قاتلانہ حملہ میں گولی لگی تھی۔ وہ صحتیاب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے زندگی عطا فرمائی۔ ہماری ساری فیملی یہاں کینیڈا آ گئی ہے۔ وہاں کراچی میں میں نے یونیورسٹی میں ڈگری کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں داخلہ لینے کی کوشش کرو اور پڑھائی کرو۔ آپ نے مزید تعلیم حاصل کرنی ہے۔

حضور انور نے یہاں پاکستان سے آنے والے نوجوانوں کو اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ آپ یہاں پڑھائی کریں۔ داخلے لیں اور تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ وہ پہلے دوبئ (Dubai) میں تھا۔ وہاں سے ایک سال قبل کینیڈا آیا ہوں اور یہاں Medical Informaties میں ڈگری کر رہا ہوں۔ اپنا ماسٹرز کر رہا ہوں۔

ایک صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ ساہیوال کے ہیں۔ پہلے وہ اپنی اہلیہ، بیٹی، داماد اور ان کے بچوں کے ساتھ ملائشیا آئے اور پھر وہاں سے اسائیلم کے پراسس کے بعد کینیڈا آئے ہیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ بیوی بیمار ہے۔ دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

سیریا سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ وہ پہلے سیریا سے ہجرت کر کے ترکی آئے اور پھر وہاں سے کینیڈا آئے۔ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے انتظام کے تحت آئے۔ یہاں جماعت نے بہت زیادہ خیال رکھا ہے۔ اس وقت ہم مسی ساگا (Mississauga) میں مقیم ہیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ وہاں مسی ساگا میں بچاس کے قریب سیرین فیملیز مقیم ہیں۔ موصوف نے بار بار حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے ہر لحاظ سے ہمارا بہت خیال رکھا ہے اور اب تک ہمیں سنبھالا ہوا ہے اور ہمارا خیال رکھ رہے ہیں۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ میری والدہ کی کمر میں تکلیف ہے وہ جُھک نہیں سکتیں۔ میری والدہ ہم بچوں کے لئے کھانا تیار کرتی ہیں لیکن انہیں کافی تکلیف ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بچے نے عرض کیا کہ وہ وقف نو ہے اور ہم چار بہن بھائی ہیں۔ حضور انور نے بچے سے پوچھا کہ تم وقف نو ہو تو بڑے ہو کے کیا بننا ہے۔ اس پر بچے نے بتایا کہ سپورٹس! اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم وہ بنو جس کا جماعت کو فائدہ بھی ہو۔ کھیلنے والے تو بہت ہیں۔ ہمیں کام کرنے والے چاہئیں۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

....

کینیڈا کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا میں آمد کا ذکر کیا ہے اور اپنی خبروں اور آرٹیکلز میں کوریج دی ہے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ٹورانٹو کینیڈا میں آمد اور میڈیا میں کوریج

روزنامہ اخبار ٹورانٹو سٹار (Toronto Star) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 3 لاکھ 57 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدی مسلمانوں کے امام کی سوموار کو آمد

دنیا بھر میں مسلمانوں کی سب سے بڑی متحد جماعت کے امام کا امن کا پیغام۔ وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی ملاقات کے ساتھ ساتھ، خلیفہ مغربی کینیڈا کا دورہ بھی فرمائیں گے۔ نیز سوموار کے دن ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب خلیفہ کا احمدیہ ایوینیو پر استقبال کریں گے۔

اِسی اخبار نے حضورِانور کی آمد کے بعد مندرجہ ذیل خبر شائع کی۔ اس میں بتایا گیا کہ بہت سے احمدی احباب نے پہلی مرتبہ اپنے امام کو دیکھ کر خاص جذبات کا اظہار کیا۔ پِیس ویلج میں بہت سارے مکانات کو خاص شوق سے سجایا گیا۔ نیز بہت سارے بچے خلیفہ کے استقبال کے موقعہ پر نغمے پڑھ رہے تھے۔ ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ احمدیوں کو دنیا کے مختلف علاقوں میں مذہب کے نام پر تکلیف دی جاتی ہے۔ لیکن کینیڈا جیسے ملک میں ایسا نہیں ہے۔

....

روزنامہ اخبار میٹرونیوز (Metro News) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 1 لاکھ 90 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

مسلمان نوجوان پُر امید ہیں کہ خلیفہ کا دورہ دہشتگردی کی روک میں مُمِد ثابت ہوگا

خلیفہ کا دورہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے 50 سالہ جشن کے موقعہ پر ہوگا۔ احمدی نوجوان مختلف تحریکوں کے تحت اپنے علاقوں میں خدمتِ خلق انجام دیتے رہے ہیں۔ ان میں فوڈ ڈرائیوز اور وقارِ عمل شامل ہیں۔ نیز احمدی نوجوانوں نے مختلف تحریکات جیسا کہ Meet a Muslim Family اور Fast With A Muslim Friend کے ذریعہ اپنے علاقوں میں امن وسلامتی قائم کی۔

....

[ٹی وی چینل سی پی 24 (CP24) جس کے سننے والے سامعین کی تعداد 4 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3/ اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:]

روحانی امام کے استقبال کے لئے مسلمان اکٹھے ہوئے

ایک ماہ کے لئے خلیفہ ٹورانٹو تشریف لائے ہیں۔ دنیا میں خلیفہ کے ایک کروڑ پیروکار ہیں۔ نیز اسلام میں خلیفہ کا مقام بمثل پوپ ہے۔ مسلمانوں کے رہنما امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار دنیا بھر میں کرتے ہیں۔ خلیفہ اپنے ایک ماہ کے دورہ کی ابتدا سہ روزہ جلسہ سالانہ کے ساتھ کر رہے ہیں۔ جلسہ کے اس موقعہ پر 25 ہزار شاملین کی امید کی جاتی ہے۔

....

ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز (CBC news online) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ مسلم امام کی آمد پر ہزاروں احمدی احباب جمع

سوموار کے روز ہزاروں احمدی احباب میپل کی ایک مسجد میں جمع ہوئے۔ اس جماعت کی مشرقی کینیڈا سے لے کر مغربی کینیڈا تک 80 جماعتیں قائم ہیں۔ نیز بتایا گیا کہ آج اسلام کو بہت غلط انداز میں دکھایا جارہا ہے، جبکہ اسلام کا دہشتگردی اور بے جا قتال سے کوئی تعلق نہیں۔ اس ضمن میں جماعت کے احباب حضور انور کو مرزا غلام احمد کے پانچویں خلیفہ اور نبی محمد ﷺ کا زندہ نمونہ مانتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اسلام کا سچا اور امن پسند پیغام پہنچایا ہے۔

....

ٹی وی چینل گلوبل نیوز (Global News) جس کے سامعین کی تعداد 5 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3/ اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

احمدی احباب اپنے اجتماعات پر نعرے لگاتے ہیں۔ ان میں مختلف نعرے ہوتے ہیں، جن میں اللہ کی شان اور خلیفہ کی سلامتی کی دعا ہوتی ہے۔ کئی ماہ سے خلیفہ کی آمد کی تیاری ہو رہی تھی، گھروں کی سجاوٹ سے لے کر سیکیورٹی کے انتظامات تک۔ جماعت احمدیہ کے احباب دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اخبار کے نمائندہ نے فن لینڈ، سویڈن، اور جمیکا کے احمدیوں سے ملاقات کی۔ نیز ایک بچے نے بتایا کہ ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں تاکہ اپنے خلیفہ کو بتائیں کہ ہم اُن سے کس حد تک محبت رکھتے ہیں۔

....

روزنامہ اخبار دی انڈو کینیڈین وائس (The Indo-Canadian Voice) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

جماعت احمدیہ کینیڈا کی خلیفہ کے استقبال کی تیاریاں

3/ اکتوبر 2016ء کو خلیفہ کا بیت الاسلام مسجد میں استقبال کیا جائے گا۔ جہاں ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے خلیفہ کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ خلیفہ کے دورے کا آغاز 3 روزہ جلسہ سالانہ سے ہوگا جس میں 25 ہزار شاملین متوقع ہیں۔

خلیفہ دنیا بھر کے شہرت یافتہ مقامات پر خطاب فرما چکے ہیں جن میں کیپٹل ہِل (Capitol Hill)، یوکے ہاؤس آف کامنز (UK House of Commons)، یورپین پارلیمنٹ (European Parliament) شامل ہیں۔ ان خطابات میں خلیفہ نے دنیا بھر میں امن وامان قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

....

ٹی وی چینل سی ٹی وی ٹورانٹو (CTV Toronto) جس کے سننے والے سامعین کی تعداد 2 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3/ اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

خلیفہ 4 سال کے بعد کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس دفعہ خاص طور پر 50 سالہ جشن تشکر پر تشریف لائے ہیں۔ ایک احمدی نوجوان نے بتایا کہ اسلام کے دیگر مسلمانوں کے پاس کوئی امام نہیں ہے جو لوگوں کو صحیح راستہ دکھائے مگر ان کے پاس یہ امام ہے۔ بہت سارے احمدی مسلمانوں نے اپنے گھروں کو سجایا ہے۔

..........(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

FOUR VACANCIES

Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker
2. Bangla Speaker
3. Urdu Speakers (2 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following FOUR posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent qualification equivalent to English Language level B2 on the CEFR.

They should have the further main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	*Likely posting*
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Urdu speaker	Research, edit preaching literature and religious periodicals	London SW18
Urdu speaker	Lead prayers and deliver sermons	Cambridge

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; enter into correspondence with members and the general public; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; attend promotional events for our faith community, conferences and social functions; and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED:

You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have language skills in Urdu and Arabic languages and as specified, in respect of the first two vacancies, with a good understanding of Indonesian or Bangla languages. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years except in the case of the third vacancy above where strong academic qualification supplemented by a minimum of 6 months' experience as a trained Minister of Religion shall be considered.

For all vacancies you must have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:

a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college; OR at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:

Stipend of £4,200/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer; travel expenses reimbursed); 25 days holidays per annum.)

Closing Date: 18 November 2016

Please apply to:

Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,

16 Gressenhall Road London SW18 5QL

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2016ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر 198)

پاکستان میں ممبران جماعت احمدیہ کو شدّت پسند طبقہ کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک عرصہ سے جاری رہنے والی اس مخالفت نے عوام الناس کو بھی متاثر کر چھوڑا ہے۔ چنانچہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے شہریوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور ان پر ہر قسم کا ظلم کرنا، ان کے اموال کو لوٹنا اور انہیں تکالیف پہنچانا عین 'اسلامی' کام سمجھا جانے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز میں بسنے والے احمدیوں کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے اور شرّ پسند عناصر کا عبرت ناک انجام کرے۔ آمین

ذیل میں مارچ، اپریل 2016ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم رمخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

خطرناک بلاسفمی کلاز بھی شامل کر دی گئی

لاہور: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کو جو ماہنامہ انصاراللہ کے پرنٹر ہیں 30/ مارچ 2015ء کے روز لاہور میں احاطۂ عدالت سے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ آپ وہاں کسی اور مقدمہ میں ضمانت قبل از گرفتاری حاصل کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ طاہر مہدی جماعت احمدیہ کے دیگر کئی رسائل کے بھی پرنٹر ہیں۔

ان کے خلاف ملّاں کے ایماء پر لاہور کے تھانہ ملّت ٹاؤن میں تعزیراتِ پاکستان دفعہ 295-A (بلاسفمی کلاز) اور دفعہ 298-C (امتناعِ قادیانیت آرڈیننس) کے تحت سراسر جھوٹا اور غلط طور پر مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔

جس تحریر کو قانون کی خلاف ورزی گردانتے ہوئے ان کے خلاف مقدمہ قائم کیا گیا ہے آج تک اس خلاف ورزی کو ثابت کرنا تو درکنار، ان کو یا ان کے کسی نمائندہ کو وہ قابلِ اعتراض تحریر دکھائی تک نہیں گئی۔

ان کی ضمانت کے لئے جب درخواست دائر کی گئی تو ایک سیشن کورٹ نے اسے مسترد کر دیا۔ وجہ؟ نامعلوم! بعد ازاں 6/ اگست 2015ء کے روز لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ سنا گیا اور ضمانت لینا تو درکنار عدالت نے انتہائی غیر منصفانہ فیصلہ سناتے ہوئے اس مقدمہ میں انسداد دہشت گردی کی دفعہ 8-W اس مقدمہ میں داخل کرنے کا حکم جاری کر دیا اور کہا کہ ان کا مقدمہ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں سنا جائے گا۔

طاہر مہدی نے سپریم کورٹ میں اپنی رہائی کی درخواست دائر کی۔ دو ججز پر مشتمل ایک بنچ نے محض مذہبی بنیاد پر ان کی ضمانت لینے سے یہاں بھی انکار کر دیا، کوئی قانونی دلیل نہ دی گئی۔

پاکستان میں عدلیہ کے انصاف کی حالت یہ ہے کہ طاہر مہدی کے نمائندہ وکیل نے عدالت میں درخواست دائر کی کہ طاہر مہدی پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کو بھی عدالتِ عالیہ میں ثابت نہیں کیا جا سکا کیونکہ اب تک کوئی ثبوت ہی پیش نہیں کیا گیا۔ اس کے باوجود انہیں ایک سال سے زائد عرصہ سے قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا رکھا جا رہا ہے۔ ان امور کے پیشِ نظر طاہر مہدی کے خلاف دائر کیا جانے والا بلا جواز مقدمہ خارج کیا جائے۔

دوسری جانب مخالف پارٹی نے انتہائی ہٹ دھرمی کے ساتھ یہ درخواست دائر کی کہ اس مقدمہ میں تعزیراتِ پاکستان دفعات 295-B جس کی سزا عمر قید اور 295-C جس کی سزا موت ہے کو بھی شامل کر دیا جائے۔

فاضل منصفوں نے طاہر مہدی کی درخواست مسترد کر کے اور ملّاں کی بلا جواز درخواست کو قبول کرتے ہوئے ان دفعات کو بھی مقدمہ میں شامل کرنے کا عندیہ دیا اور انصاف کی 'اعلیٰ ترین' مثال قائم کر دی۔

احمدیہ مسجد مخالفین کے حوالہ، ملحقہ مربی ہاؤس سر بمہر کر دیا گیا

چک 2/TDA؛ ضلع خوشاب، مارچ 2016ء: ضلع خوشاب کے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹنگ آفیسر نے چک 2/TDA ضلع خوشاب کی مقامی احمدیہ مسجد مخالفینِ احمدیت پارٹی کے سپرد کرنے کا فرمان جاری کر دیا۔ یہ مسجد 28/ اکتوبر 2015ء کو انتظامیہ کی طرف سے سِیل کر دی گئی تھی۔

اس حکمنامہ کے جاری ہونے کے بعد ملّاں پارٹی نے مسجد سے ملحقہ مربی ہاؤس پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس پر جماعتِ احمدیہ نے مٹھا ٹوانہ کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر کے پاس درخواست دائر کی کہ مربی ہاؤس کو ملّاں پارٹی سے واپس لے کر جماعت احمدیہ کے سپرد کیا جائے۔ اس پر ڈی سی او، اے سی اور ایس ایچ او موقعہ پر پہنچے جہاں پر ملّاں پارٹی بھی موجود تھی۔ ایک گھنٹہ کی گفت وشنید کے بعد انہوں نے اس مربی ہاؤس کو جماعتِ احمدیہ کو واپس دلانے کی بجائے سِیل کرنے کا فرمان جاری کر دیا۔

اس معاملہ کی تفصیلات کچھ یوں ہیں۔ 10/نومبر 2000ء کے روز ایک مشتعل ہجوم نے ملّاں اطہر حسین شاہ کی سرکردگی میں سرگودھا کے گاؤں تخت ہزارہ میں حملہ کر کے پانچ احمدیوں اور وہاں کی مقامی احمدیہ مسجد کو شہید کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد پاکستان کی عدالتوں نے اپنا روایتی نمونہ دکھاتے ہوئے فتنہ پرداز اور قاتل ہجوم کے لیڈر اطہر حسین شاہ کو سزا دینے کی بجائے چار احمدیوں کو پانچ سال قید کی سزا سنا دی۔ یہ ملّاں بعد میں قائد آباد ضلع خوشاب منتقل ہو گیا جہاں گاہے بگاہے احمدیوں کے خلاف کوئی نہ کوئی کارروائی کرتا رہتا ہے۔

اکتوبر 2010ء میں اس ملّاں نے خوشاب کے سیشن کورٹ میں یہ پٹیشن دائر کروائی کہ چک 2/TDA میں واقع احمدیہ مسجد دراصل 'مسلمانوں' کی ملکیت ہے۔ چنانچہ اسے احمدیوں سے ضبط کر کے 'مسلمانوں' کے سپرد کیا جائے۔

29/ نومبر 2012ء کو عدالت نے اس درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے اسے اس بِنا پر خارج کر دیا کہ مدعی مقامی علاقہ کا رہائشی نہیں اس لئے اس کی درخواست بے بنیاد ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ فاضل جج نے اس مسجد پر جماعتِ احمدیہ کی ملکیت کو تسلیم بھی کیا۔

اطہر شاہ نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل لاہور ہائی کورٹ میں دائر کر دی۔ اس نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ 'مسجد' صرف 'مسلمان' کی ملکیت ہو سکتی ہے۔ ریکارڈ کے لئے یہاں تحریر کرنا ضروری ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی انتظامیہ قانونی پیچیدگیوں کے پیشِ نظر علاقہ کے ریونیو کے ریکارڈ میں اس 'مسجد' کا نام 'بیت الذکر' میں تبدیل کروا چکی تھی۔ لیکن باوجود اس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ یہ مسجد 1955ء میں احمدیوں نے ہی تعمیر کی تھی اور اس وقت سے یہ انہیں کے تصرف میں رہی ہائی کورٹ نے سیشن کورٹ کے فیصلہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ملّاں اطہر شاہ کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا۔ فیصلہ میں کہا گیا کہ 'مسجد' صرف 'مسلمان' کی ہو سکتی ہے۔ اور ڈی سی او کو حکم دیا کہ وہ فریقین کے بیانات سن کر فیصلہ دے۔

اس پر ڈی سی او خوشاب ضیاء الرحمٰن نے 23/ ستمبر 2015ء کو ایک تحصیلدار کو اس بابت تحقیق کرنے اور رپورٹ دینے کا حکم دیا۔ یاد رہے کہ ضیاء الرحمٰن ملّاں فضل الرحمٰن (جمعیتِ علمائے اسلام۔ فضل الرحمٰن گروپ) کا بھائی اور جماعتِ احمدیہ کا سخت مخالف ہے۔

تحصیلدار نے اس بارہ میں جماعتِ احمدیہ کا مؤقف حاصل کرنے کی 'تکلیف' کیے بغیر 'مسلمانوں' کے حق میں رپورٹ دے دی۔ جس کے بعد ڈی سی او نے فیصلہ دیا کہ احمدیہ مسجد اور اس سے ملحقہ کوارٹر کو احمدیوں سے خالی کروا کر اسے 'مسلمانوں' کے سپرد کر دیا جائے۔

اس تکلیف دہ فیصلہ کے خلاف جماعتِ احمدیہ نے قانونی چارہ گوئی کے لئے ایڈیشنل کمشنر ریونیو سرگودھا کے پاس اپیل دائر کی۔ کمشنر نے ضابطہ کی کارروائی کرتے ہوئے فوری طور پر ڈی سی او کے فیصلہ پر عملدرآمد پر 'حکم امتناعی' جاری کرتے ہوئے فریقین کو 21/نومبر 2015ء کے روز طلب کیا۔

28/ اکتوبر 2015ء کے روز ایک اسسٹنٹ کمشنر پولیس نفری کے ساتھ گاؤں میں آیا اور اس نے کہا کہ اس کے پاس مسجد سِیل کرنے کے لئے ڈی سی او کا حکمنامہ موجود ہے۔ اسے ایڈیشنل کمشنر ریونیو سرگودھا کا جاری کردہ حکمِ امتناعی دکھایا گیا تو اس نے ڈی سی او سے رابطہ کیا جہاں سے اسے پیغام موصول ہوا کہ اس حکمِ امتناعی کو نظر انداز کرتے ہوئے مسجد کو سِیل کر دیا جائے۔ جس پر اس نے مسجد کو سِیل کر دیا۔ اب صورتحال کچھ اس طرح سے ہے کہ احمدیوں کے بزرگوں کی بنائی ہوئی مسجد حکومتی ایماء پر آئینی اور قانونی تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان سے چھین کر نام نہاد مسلمانوں کے قبضہ میں دے دی گئی ہے اور احمدیوں کے پاس نماز اور جمعہ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے مسجد نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملحقہ مربی ہاؤس بھی سِیل کر دیا گیا ہے۔

ایوانِ اقبال لاہور میں ختمِ نبوّت کانفرنس

لاہور؛ 10/ اپریل 2016ء: پاکستان سے شائع ہونے والے انگریزی اخبار The Nation کے شمارہ 10/ اپریل 2016ء میں درج ذیل خبر شائع ہوئی:

'ختمِ نبوّت کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے مقررین نے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس 1984ء کے نفاذ اور نیشنل ایکشن پلان کو چناب نگر میں جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔ قادیانی پابندی کے باوجود چناب نگر میں اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔'

رپورٹ میں بتایا گیا کہ انٹرنیشنل تحریکِ ختم نبوّت کی تنظیم نے ایوانِ اقبال میں یہ کانفرنس کروائی جس میں اس تحریک کا سربراہ عبدالحفیظ مکی، پیر نصیرالدین خاکوانی، لاہور ہائی کورٹ کا سابق جج خواجہ شریف، ممبر نیشنل اسمبلی ناصر چنیوٹی، جماعت اہلسنت کا سربراہ احمد لدھیانوی و دیگر شامل ہوئے۔

انتظامیہ کے مطابق اس موقعہ پر چالیس کے قریب لوگوں نے اسلام میں بھی شمولیت اختیار کی۔ مزید برآں جماعتِ احمدیہ کے خلاف جھوٹے طور پر پراپیگنڈا کیا گیا اور انہیں انتہائی تکلیف دہ طور پر 'ملک دشمن عناصر' کہا گیا۔

یہاں یہ بات بتانا مناسب معلوم ہوتی ہے کہ ایوانِ اقبال حکومتِ پنجاب کی ملکیت ہے۔ اس عمارت کے ایک حصہ میں فرقہ واریت سے بھرپور کانفرنس کرنے کی اجازت کا دیا جانا کچھ سوالات اٹھاتا ہے۔

دوسری جانب برطانیہ میں بریڈفورڈ کے رہائشی ایک شرّ پسند تنویر قادری نے ختمِ نبوّت والوں کے پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر ایک احمدی سیّد اسد شاہ کو گلاسگو جا کر شہید کر دیا۔ اور لندن کے جنوبی حصہ میں واقع سٹاک ویل گرین (Stockwell Green) میں قائم ختمِ نبوّت کی تنظیم کے زیرِ انتظام چلنے والی مسجد سے بھی یوسف لدھیانوی کے لکھے ہوئے پمفلٹس برآمد ہوئے جن میں احمدیوں کے قتل کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اسے 'عین ثواب' قرار دیا گیا ہے۔ قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نفرت اور شدّت پسندی کی باتوں کو ہوا دینے والی یہ تنظیم کس طرح حکومت کی پشت پناہی میں حکومتی اداروں کے زیرِ سرپرستی چلنے والی عمارتوں میں کانفرنسز کر کے نفرت کا بیوپار کر رہی ہے۔ اور حکومت کی جانب سے اسے کھلی چھٹی ہے۔

اس کانفرنس میں جو بیانات دیے گئے ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

'اگر قادیانی قبولِ اسلام کر لیں تو ہم انہیں گلے سے لگا لیں گے۔'

'نیشنل ایکشن پلان کا اطلاق چناب نگر پر بھی ہونا چاہیئے۔'

'قادیانیوں کو اپنا غیر مسلم ہونا تسلیم کر لینا چاہیے تاکہ دیگر اقلیتوں کی طرح ان کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ بصورتِ دیگر انہیں بغاوت کی سزا دی جائے۔'

'جانثارانِ ختمِ نبوّت عقیدہ ختمِ نبوّت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی دینے لئے تیار ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے 1984ء، 1974ء اور 1953ء میں قربانیاں دیں۔'

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت قاضی عبدالرحیم بھٹی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 جون 2011ء میں حضرت قاضی عبدالرحیم بھٹی صاحبؓ کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔ آپؓ 23 جون 1881ء کو حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ آف قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ دونوں باپ بیٹا 313 اصحاب میں شامل تھے۔ حضرت قاضی عبدالرحیم بھٹی صاحبؓ کا نام ضمیمہ انجام آتھم میں مندرج فہرست میں شامل ہے۔

حضرت قاضی عبدالرحیم بھٹی صاحبؓ نقشہ نویسی کا کام سیکھ کر محکمہ پبلک ورکس میں ملازم ہوگئے۔ بعدازاں قادیان میں محکمہ تعمیرات جاری ہونے پر اپنی خدمات پیش کردیں اور مستقل طور پر قادیان آگئے جہاں حضرت میر ناصرنواب صاحبؓ مہتمم تعمیرات کے ساتھ محرّر تعمیرات مقرر ہوئے اور اپنے خلوص، محنت اور غیرمعمولی فرض شناسی کی بدولت لمبے عرصہ تک تعمیراتی خدمات بجالاتے رہے۔ قادیان میں سلسلہ احمدیہ کی سب عظیم الشان مرکزی عمارتیں بنوانے کی توفیق آپ کو ملی جن میں مسجد نُور، بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور ملحقہ کوارٹرز، منارۃالمسیح اور قصرخلافت شامل ہیں۔ مسجد اقصیٰ میں کنویں اور پانی کے انتظام کو مسجد کے فرش کے نیچے لے جانے کی صورت بھی آپ ہی کے ہاتھوں ہوئی۔ اسی طرح بہشتی مقبرہ کا پُل اور کنواں بھی آپ کی نگرانی میں بنا اور حضور علیہ السلام کے مزار کی تعمیر بوقتِ تدفین کی سعادت بھی آپؓ کو ملی۔ اسی طرح خاندان حضرت اقدسؑ اور کئی جیّد بزرگوں کی طرف سے بھی تعمیراتی کام آپؓ کے سپرد کئے جاتے رہے۔

محترم چودھری عبداللطیف خانصاحب کاٹھگڑھی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19/نومبر 2011ء میں مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب کے قلم سے اُن کے والد محترم چودھری عبداللطیف خان صاحب کاٹھگڑھی کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم چودھری عبداللطیف خان صاحب کاٹھگڑھی 1916ء میں حضرت چوہدری عبدالحمید خان صاحبؓ ولد حضرت چوہدری غلام نبی خان صاحبؓ (بیعت 1903ء) کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم احمدیہ مڈل سکول کاٹھگڑھ سے حاصل کرکے 1930ء میں لاہور کے ایک سکول میں داخل ہوئے مگر تعلیم مکمل کرنے سے قبل ہی پولیس میں بھرتی ہوگئے۔ اکتوبر 1934ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ پاکستان بننے کے بعد پہلے آپ نے ککّی نوشورکوٹ میں رہائش اختیار کی۔ مگر فروری 1951ء میں اپنی برادری کے ساتھ خوشاب کے ایک گاؤں میں آباد ہوگئے جہاں آپ کو ساری برادری نے متفقہ طور پر نمبردار منتخب کیا۔

اپنے ریگستانی اور بے آب وگیاہ گاؤں کو آباد کرنے اور آبادکاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے محترم عبداللطیف خان صاحب نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ ریت کی آندھیوں کے زمانہ میں کئی کئی ہفتے تک آگ نہ جلائی جاسکتی تھی اور صرف چنے وغیرہ کھاکر گزارا کرنا پڑتا تھا۔ بھوک اور ننگ، پانی کی کمی، ذرائع نقل وحمل اور سوداسلف کی عدم دستیابی، تازہ سبزیوں سے مسلسل محرومی اور طویل پیدل سفر جیسی صعوبتوں کے باوجود یہ دَور آپ نے اپنے ساتھیوں سمیت صبر سے گزارے۔ بعد میں نہر جاری ہوئی تو فصلوں کی کاشت بھی شروع ہوگئی۔

آپ بہت ہمدرد تھے اور اکثر غریب لوگوں کا آبیانہ وغیرہ اپنی جیب سے ادا کردیا کرتے تھے۔ احمدیہ مسجد کی عمارت کو 1958ء میں مکمل کروایا جس کا سنگ بنیاد حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ نے رکھا تھا۔ 1964ء میں گاؤں میں پرائمری سکول بھی منظور کروایا۔

آپ جماعت کے وقار اور عزت کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ دعوت الی اللہ بھی کرتے رہتے۔ نماز تہجّد مسجد جاکر ادا کرتے اور اذان بھی خود دیا کرتے۔ پھر ربوہ میں اپنا مکان بنوایا اور رہائش اختیار کرلی تو یہاں بھی آپ کا دل مسجد میں ہی اٹکا رہتا تھا۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کو بہت اہمیت دیا کرتے تھے۔ اپنے سب بچوں کو ربوہ میں تعلیم دلوائی۔ آپ کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

5 فروری 1984ء کو معمولی بیماری کے نتیجہ میں آپ کی وفات ہوئی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

مکرمہ نجم النساء صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 نومبر 2011ء میں شائع ہونے والے مکرمہ الف۔ق صاحبہ کے مضمون میں اُن کی والدہ محترمہ نجم النساء صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرشید قریشی صاحب ایڈووکیٹ سابق وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ) کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

محترمہ نجم النساء صاحب 14 فروری 2011ء کو 80 برس کی عمر میں وفات پاکر ربوہ کے عام قبرستان میں مدفون ہوئیں۔ آپ تہجد گزار، دعاگو، قرآن پاک کی تلاوت کرنے والی، متوکّل، نہایت ایماندار اور ہمیشہ سچ بولنے والی تھیں۔ بے حد صابروشاکر تھیں اور کبھی کسی کا برانہ چاہتی تھیں۔ استغفار، تسبیح اور درودشریف بہت زیادہ پڑھا کرتی تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ اپنا اعمال نامہ ٹھیک ہونا چاہئے۔ چندے باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ لجنہ سے ہمیشہ تعاون کیا۔

آپ نماز کی اتنی پابند تھیں کہ 2007ء میں فالج کے نتیجہ میں جب نصف دماغ کام نہیں کرتا تھا تو بھی جس وقت خیال آتا تو نماز پڑھنی شروع کردیتی تھیں۔ اگر کہا جاتا کہ یہ نماز کا وقت نہیں تھا تو جواب دیتیں کہ یہ میرا اور میرے خدا کا معاملہ ہے۔ پھر آہستہ آہستہ حضور انور کی دعاؤں سے خداتعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرمادی۔

ہمیں تو آپ کی قبولیتِ دعا کا بہت یقین تھا لیکن غیرازجماعت بھی دعا کروایا کرتے تھے اور پورا یقین رکھتے تھے کہ آپ کی دعا سے کام ہوگیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے محلّہ میں احمدیت کی بہت مخالفت تھی لیکن اس کے باوجود پوری گلی آپ کی بہت عزت کرتی تھی۔

آنے والے وقت کے بارے میں اکثر بتادیا کرتی تھیں۔ کوئی اچھی بات نہ ہوتی تو کہتیں کہ صدقہ دو اور بہت دعا کرو۔ اپنے خاوند کی وفات سے قریباً تین چار ماہ پہلے آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ یقیناً اس پر موت وارد ہوگی۔ ایک بار مجھے فون پر صرف اتنا کہا کہ تم، تمہارا میاں اور سب بچے دشمن سے بچنے کی دعا کیا کرو۔ چند دن کے بعد ہمارے گھر کے قریب رہنے والے چند مخالفین نے ہمیں شدید پریشان کرنا شروع کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اُن سے نجات دی۔

میرا بھائی جب سری لنکا گیا تو اس کے ساتھ رہنے والے تین چار فیملیوں کے کیس Reject ہوگئے تو وہ بہت پریشان ہوگیا۔ اُس کے کہنے پر آپ نے دعا کی تو دوسرے تیسرے دن خواب میں دیکھا کہ اپنے بیٹے کو کہہ رہی ہیں کہ 'گھبرانے کی ضرورت نہیں، میرا ہاتھ تھام لو، مَیں تم کو اور تمہاری فیملی کو دریا پار کروادیتی ہوں'۔ چنانچہ صبح سب کو کہتی رہیں کہ آج مَیں نے اس کو دریا پار کروادیا ہے اور اب اس کا کیس پاس ہوجائے گا۔ دوسرے ہی دن بیٹے کا پیغام ملا کہ اُس کا کیس پاس ہوگیا ہے۔

مرحومہ کا اپنا کوئی بہن بھائی نہ تھا۔ چنانچہ دُور کے رشتہ داروں کے آنے سے بھی بہت خوش ہوتی تھیں۔ کہتی تھیں کہ مہمان اپنے ساتھ رزق لے کرآتا ہے۔

آپ نے تقریباً 32 سال کا لمبا عرصہ بیوگی میں گزارا۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا تنہا خیال رکھا۔ سب بچوں کی شادیاں کیں۔ لیکن زندگی میں بہت نشیب وفراز بھی آتے رہے۔ اپنے بڑھاپے میں اپنی بڑی بیٹی اور سب سے چھوٹے داماد کا صدمہ برداشت کیا۔ کچھ عرصے بعد دو بڑے داماد بھی وفات پاگئے۔ ہرقسم کے دکھ میں آپ نے ہمیشہ اپنے خدا کا ہی سہارا تلاش کیا۔

مکرم اعجازالحق صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 دسمبر 2011ء میں مکرمہ م۔غفار صاحبہ نے سانحہ لاہور میں شہید ہونے والے اپنے بھائی مکرم اعجازالحق صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم اعجازالحق صاحب شہید ایک صحافی تھے اور الیکٹرانک نیوز چینل سٹی 42 میں کام کرتے تھے۔ جب دارالذکر پر دہشتگردوں نے حملہ کیا تو سب سے پہلے اسی چینل کے ذریعے میڈیا تک یہ خبر پہنچی اور اعجازالحق صاحب لائیو ریکارڈنگ کرواتے ہوئے ہی زخمی ہوگئے اور ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں جام شہادت نوش کرگئے۔

شہید مرحوم کے پڑدادا حضرت منشی محمد دین صاحب آف امرتسر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کی تھی۔ اُن کے چار بیٹوں میں سے بڑے مکرم حکیم فضل حق صاحب تھے جن کے بڑے بیٹے رحمت حق صاحب تھے جو شہید مرحوم کے والد تھے۔ شہید مرحوم اپنے پانچ بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے جبکہ ایک بہن (مضمون نگار) بھی ہیں۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ 28 مئی 2010ء کی صبح ہماری ایک پھوپھی اچانک صبح کے وقت ہمارے گھر آکر کہنے لگیں کہ رات انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ہمارے خاندان کے بعض مرحوم افراد نے آکر انہیں کہا کہ تیار ہوجاؤ ہم تمہیں لینے آئے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی دانست میں زندگی میں آخری بار اپنے عزیزوں سے ملنے آگئیں۔ میرے گھر سے وہ اعجازالحق کے گھر چلی گئیں۔ اس کو پیار کیا۔ وہ کہنے لگا کہ میری ڈیوٹی کا وقت ہورہا ہے لہٰذا رات کو ملاقات ہوگی۔ لیکن اُسی دوپہر دارالذکر پر دہشتگردوں نے حملہ کیا تو اعجازالحق وہاں تھا۔ اپنے چینل کے لئے براہ راست (Live) ریکارڈنگ کرتے ہوئے پہلے وہ مینار پر موجود دہشتگرد کی فائرنگ سے شدید زخمی ہوا۔ لیکن زخمی حالت میں بھی کوریج جاری رکھی۔ زخمی حالت میں اُس کی آوازیں بھی ریکارڈ اور نشر ہوتی رہیں۔ اسی اثناء میں ایک دہشتگرد نے سیدھا برسٹ مارا جس کے نتیجہ میں وہ شہید ہوگیا۔ بعد میں چینل والوں نے اس کی مکمل تصویر کے ساتھ Live ریکارڈنگ کی فلم 10 دن تک صبح و شام نشر کی اور ساتھ تعریفی اور بہادری کے کلمات بھی نشر ہوتے رہے۔

مکرم اعجازالحق صاحب شہید جمعہ کی نماز کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ اپنی ڈیوٹی سے چھٹی لے کر قریبی احمدیہ مسجد پہنچ جاتے۔ نماز فجر پہ اپنے بچوں کو بھی ہمراہ لے جاتے۔ غیرمعمولی مزاح کی طبیعت پائی تھی اور اپنے خاندان اور دفتر کے سٹاف میں ہردلعزیز تھے۔ بہادری اور جرأت اُن کو ورثے میں ملی تھی۔ کمزوروں اور غریبوں کی مدد کرنا اُن کا شیوہ تھا۔ بچپن سے ہی خدمت خلق کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ جماعتی ڈیوٹیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ تلاوت اور قراءت بہت اچھی تھی۔ قرآن پاک کے کچھ پارے حفظ بھی کر رکھے تھے۔ اُن کی شہادت کے وقت پتہ چلا کہ انہوں نے محلّہ کے بہت سے غریب لوگوں کی ماہانہ مدد جاری کر رکھی تھی۔ باوجود اپنی کم آمدن کے وہ مستحقین اور غربا کی مدد کرتے تھے۔ محلّہ کی ایک عورت نے بتایا کہ اُس نے سود پر قرضہ لیا ہوا تھا۔ اعجازالحق شہید نے اپنی تنخواہ سے بڑی رقم یکمشت ادا کرکے مجھے اس سودی قرضہ سے نجات دلائی تھی۔ شہید مرحوم الیکٹرانک چیزوں کی مرمّت کرلیتے تھے اور اُن کی خدمت خلق کا یہ بھی ایک طریق تھا کہ غرباء کی چیزیں بلامعاوضہ ٹھیک کردیتے تھے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12 دسمبر 2011ء میں مکرمہ شگفتہ عزیز شاہ صاحبہ کا حمدیہ کلام شامل اشاعت ہے۔ اس خوبصورت نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

یہ گھنی رات میں پُرنور ستاروں کی چمک
مست کرتی ہوئی گلرنگ بہاروں کی مہک
گھبتی جاتی ہے ان آنکھوں میں یہ جنت کی جھلک
وجد میں یہ دلِ مخمور نظر آتا ہے
''جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے''

لالہ و گل سے بھری ہے کہیں یہ سطحِ زمیں
دفن انمول خزانے ہیں کہیں زیرِ زمیں
جلوہ فرما ہے ہر اک جا پہ وہی ذاتِ حسیں
اصل جلوہ وَلے مستور نظر آتا ہے
''جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے''

وہ رگِ جاں سے قریں ہے اسے ہوتی ہے خبر
ڈرنے والوں پہ سدا رکھتا ہے وہ اپنی نظر
کرتا ہے اپنے شب و روز جو ڈر ڈر کے بسر
اس کی نظروں میں وہ منظور نظر آتا ہے
''جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے''

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
October 21, 2016 – October 27, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday October 21, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars Majmooa Ishteharaat
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 57.
01:20	Reception At Baitul Ahad: Recorded on November 21, 2015.
02:30	Spanish Service
03:00	Pushto Service
03:10	Open Forum
03:45	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 141 - 157 by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 61, recorded on June 15, 1995.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 219.
06:00	Tilawat: Surah Al Maa'idah, verses 44-48 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'love for faith'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 58.
07:05	Reception At Hilton Hotel: Recorded on November 23, 2015.
08:00	Rishta Nata Ke Masa'il
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on October 15, 2016.
09:55	Indonesian Service
10:50	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat
13:45	Seerat-un-Nabi
14:35	Shotter Shondane: Recorded on May 31, 2013.
15:35	Tehrik-e-Jadid
16:00	Rishta Nata Ke Masa'il
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Reception At Hilton Hotel [R]
19:30	In His Own Words
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday October 22, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:05	Reception At Hilton Hotel Afiyat Mosque
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 220.
06:00	Tilawat: Surah Al Maa'idah, verses 49-54 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 03.
07:00	Ansar Ijtema UK Address: Rec. October 04, 2009.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 35.
09:00	Question And Answer Session
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on October 21, 2016.
12:15	Tilawat
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Ansar Ijtema UK Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 191.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday October 23, 2016

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
00:55	Al-Tarteel
01:25	Ansar Ijtema UK Address
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon
04:00	The Bigger Picture
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 221.
06:00	Tilawat: Surah Al Maa'idah, part 6, verses 55-62 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 58.
07:00	Lajna And Nasirat Class Japan: Recorded on November 19, 2015.
08:00	Faith Matters: Programme no. 191.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 31, 1996. Part 2.
10:05	Indonesian service
11:05	Friday Sermon: Recorded on May 8, 2015.
12:10	Tilawat
12:20	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on October 21, 2016.
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on May 31, 2013.
15:10	Lajna And Nasirat Class Japan [R]
16:00	Press Point: Recorded on October 23, 2016.
17:00	Kids Time: Programme no. 36.
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Lajna And Nasirat Class Japan [R]
19:30	Beacon Of Truth
20:55	Press Point [R]
21:55	Friday Sermon [R]
22:55	Question And Answer Session [R]

Monday October 24, 2016

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
01:00	Yassarnal Quran
01:25	Lajna And Nasirat Class Japan
02:15	One Minute Challenge
03:00	Friday Sermon
04:25	In His Own Words
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 197.
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Hadith
06:20	Al-Tarteel: Lesson no. 03.
06:50	Jamia Convocation: Rec. January 16, 2016.
08:10	Marhum-e-Isa: An Urdu discussion about the ointment that was applied to Hazrat Jesus (as) to heal the wounds after his crucifixion.
08:35	International Jama'at News
09:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
09:25	French Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. September 05, 1997.
10:30	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on May 20, 2016.
11:30	Seerat-un-Nabi: The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:05	Aao Urdu Seekhain
12:30	Tilawat
12:45	Friday Sermon: Rec. November 26, 2010.
13:45	Bangla Shomprochar
14:50	Seerat-un-Nabi [R]
15:20	Rah-e-Huda: Recorded on October 22, 2016.
16:55	Dars-e-Hadith [R]
17:05	In His Own Words
17:40	Al-Tarteel [R]
18:20	World News
18:40	Jamia Convocation [R]
20:00	Somali Service
20:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
20:45	Rah-e-Huda [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:25	Seerat-un-Nabi [R]

Tuesday October 25, 2016

00:00	Aao Urdu Seekhain
00:20	World News
00:40	Tilawat
00:50	Dars-e-Hadith
01:05	Al-Tarteel
01:40	Jamia Convocation
03:30	Friday Sermon
04:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 223.
06:00	Tilawat
06:20	Darse Majmooa Ishtihirat
06:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 59.
07:00	Lajna & Nasirat Class Japan: Rec. Nov. 19, 2015.
08:00	Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:45	Question & Answer Session
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on October 21, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Yoonus, verses 24-27 and 28-33.
12:05	Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 191.
14:00	Bangla Shomprochar
15:20	Spanish Service
16:05	Philosophy Of The Teachings Of Islam [R]
16:25	Noor-e-Mustafwi: The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
16:45	Braheen-e-Ahmadiyya: The book 'Braheen-e-Ahmadiyya' by the Promised Messiah (as).
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Lajna And Nasirat Class Japan [R]
19:00	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on October 21, 2016.
20:05	The Bigger Picture: Rec. February 02, 2016.
21:10	Braheen-e-Ahmadiyya [R]
21:35	Australian Service
22:05	Faith Matters [R]
23:05	Question And Answer Session

Wednesday October 26, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:45	Dars Majmooa Ishteharaat
01:05	Yassarnal Qur'an
01:25	Lajna And Nasirat Class Japan
02:05	Braheen-e-Ahmadiyya
02:40	In His Own Words
03:35	Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:00	Noor-e-Mustafwi
04:20	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 224.
06:00	Tilawat: Surah Al Maa'idah, verses 84-91 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain: Programme no. 21.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 03.
07:05	Jalsa Salana Qadian Address: Recorded on December 28, 2009.
08:10	The Bigger Picture
08:55	Question And Answer Session: Recorded on May 23, 1996.
09:55	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on October 21, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Yoonus, verses 34-50.
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on October 15, 2010.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:50	Kids Time: Programme no. 36.
16:20	Faith Matters: Programme no. 190.
17:25	Al-Tarteel: Lesson no. 03.
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Qadian Address [R]
19:25	French Service: Programme no. 34.
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:35	Muslim Scientists
21:45	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. October 22, 2016.

Thursday October 27, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	In His Own Words: Programme no. 20.
01:05	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana Qadian Address
02:40	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:15	Rohaani Khazaa'in Quiz: Programme no. 03.
03:50	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 225.
06:05	Tilawat
06:20	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 59.
07:00	Baitul Ikram Mosque: Rec. February 20, 2016.
08:05	In His Own Words
08:35	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 155 - 172 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 62, recorded on June 21, 1995.
09:55	Indonesian Service
11:00	Japanese Service
12:00	Tilawat: Surah Yoonus, verses 51-59 and 60-66.
12:10	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Rec. October 23, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on October 21, 2016.
15:05	Aaina
16:00	Persian Service
16:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Baitul Ikram Mosque [R]
19:25	Faith Matters
20:30	Aaina [R]
21:05	Open Forum [R]
21:40	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:05	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 Friday 21 October , 2016 Issue No. 43

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

لندن (برطانیہ) سے روانگی اور ٹورانٹو (کینیڈا) میں ورود مسعود

ٹورانٹو میں احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا میں آمد پر وسیع پیمانے پر میڈیا کوریج

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

03/اکتوبر 2016ء بروز سوموار

آج کا دن جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی بابرکت دن ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے لئے اپنا چھٹا سفر اختیار فرمایا۔ یہ سفر اس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے قیام کے پچاس سال مکمل ہونے پر مختلف تقریبات کا انعقاد کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے لئے پہلا سفر 21 جون تا 5 جولائی 2004ء کو اختیار فرمایا تھا۔ جبکہ دوسرا سفر 4 جون تا 6 جولائی 2005 کو ہوا تھا۔ اس کے بعد سال 2008ء میں حضور انور نے امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد 24 جون تا 6 جولائی کینیڈا کا دورہ فرمایا تھا۔

پھر سال 2012ء میں جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کے بعد 3 جولائی تا 17 جولائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا دورہ فرمایا تھا۔

سال 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے مغربی حصّہ (West Coast) لاس اینجلیز کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کینیڈا کی مغربی علاقہ کی جماعتوں وینکوور اور کیلگری کا دورہ فرمایا تھا۔ اور کینیڈا کے مغربی علاقوں کا یہ دورہ 15 مئی سے 27 مئی تک تھا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا پانچواں سفر تھا۔

اب کینیڈا کے اس چھٹے سفر کے لئے 3/اکتوبر بروز سوموار صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہیتھرو (Heathrow) ایئرپورٹ ٹرمینل 5 پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ بورڈنگ کارڈز کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم سیّد منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر جماعت یوکے)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر) اور مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص لندن) اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ، قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر سپیشل لاؤنج میں قیام فرمایا۔ بعد ازاں قریباً ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی کو جہاز کی سیڑھیوں تک لے جایا گیا۔ اور پروٹوکول آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئے۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA093 ایک بجکر تیس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے ٹورانٹو (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً سات گھنٹے دس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد ٹورانٹو (کینیڈا) کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر تین بجکر 40 منٹ پر جہاز ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (ٹورانٹو (کینیڈا) کا وقت لندن (یوکے) سے پانچ گھنٹے پیچھے ہے)

کینیڈا کی حکومت نے حضور انور کو ''سٹیٹ گیسٹ'' قرار دیا ہے۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم ملک لال خان صاحب (امیر جماعت کینیڈا)، مکرم ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب (نائب امیر کینیڈا) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ گلوبل افیئرز ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ اور اس کے علاوہ برٹش ایئرویز کی چیف ایگزیکٹو نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایئرپورٹ سیکیورٹی پولیس کے افراد بھی اس موقع پر ڈیوٹی پر موجود تھے جو پھر ایئرپورٹ سے باہر جانے تک حضور انور کے ساتھ رہے۔

امیگریشن کی کارروائی کے لئے ایک سپیشل انتظام کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ ایئرپورٹ سے باہر ٹورانٹو پولیس کا دس موٹر سائیکلز پر مشتمل ایک پورا اسکواڈ کھڑا تھا۔

چار بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے روانہ ہوئے۔ پولیس کے یہ دس موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔ دو سے تین موٹر سائیکل آگے تھے اور باقی مختلف فاصلوں پر دائیں بائیں چلتے ہوئے ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کر رہے تھے۔

ایئرپورٹ سے جماعت کے مرکز مسجد بیت الاسلام اور Peace Village کا فاصلہ تقریباً 26 کلومیٹر ہے۔ جب قافلہ یارک (York) ریجن میں پہنچا (جہاں پیس ویلج واقع ہے) یہاں کی لوکل پولیس نے ٹریفک سگنلز کو کنٹرول کر کے راستہ کلیئر کیا ہوا تھا۔ یہ پولیس والے بھی قافلہ میں شامل ہو گئے اور حضور انور کی رہائشگاہ تک قافلہ کے ساتھ رہے۔

مسجد بیت الاسلام، ایوان طاہر (جامعہ احمدیہ) اور اس کے ارد گرد ملحقہ آبادی دار الامن (Peace Village) کو اس بستی میں آباد، اس کے مکینوں نے بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے احباب و خواتین اور بچے دوپہر سے ہی Peace Village کی مختلف سڑکوں اور راستوں پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے وقت ان کی تعداد آٹھ ہزار سے بڑھ چکی تھی۔ ٹورانٹو کے علاوہ مسی ساگا، ویسٹن نارتھ، ویسٹن ساؤتھ، نارتھ یارک، ہملٹن، سسکاچوان، البرٹا، نووا سکوشیا، مینی ٹوبا اور برٹش کولمبیا کے علاقوں اور صوبوں سے بھی احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔ بعض لوگ بڑے طویل اور لمبے سفر کر کے آئے تھے۔ برٹش کولمبیا سے آنے والے احباب ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کرنے کے لئے آنے والے مہمان بھی شامل تھے۔ امریکہ، برطانیہ، جمیکا، بلیز، ایکواڈور، پیراگوئے، بولیویا، ناروے، سویڈن سے احباب جماعت یہاں پہنچے تھے۔ یہ سب احباب اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک نہ ختم ہونے والا ہجوم تھا جو اپنے محبوب آقا کے پُرنور چہرہ پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بے تاب تھا۔

قبل ازیں سال 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹورانٹو تشریف لائے تھے۔ اب قریباً چار سال بعد حضور انور کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے تھے۔ بہت سے خاندان اور فیملیز ایسی تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو براہ راست اپنے انتہائی قریب سے دیکھا تھا۔ ان کا تو ایک ایک لمحہ بے چینی سے گزر رہا تھا۔

پانچ بجکر تیس منٹ پر پولیس کے Escort میں جب حضور انور اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی Jane Street سے احمدیہ ایونیو میں داخل ہوئی تو حضور انور کی کار پر نظر پڑتے ہی ساری فضا السلام علیکم حضور، اھلاً و سھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ سڑک کے ایک طرف مرد حضرات اور دوسری طرف خواتین تھیں جو مسلسل اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے سلام اور نعروں کا جواب دے رہے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پہنچے اور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو بڑا ایمان افروز روح پرور منظر دیکھنے میں آیا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی جہاں غیر معمولی جوش کے ساتھ خلافت احمدیہ زندہ باد، خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ وہاں مرد کیا اور خواتین کیا، نوجوانوں، بوڑھوں سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ جو لوگ اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں